e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 298 Thursday , July 30 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۲۹۸) لکھنؤ، بروز جمعرات ۳۰-جولائی ۲۰۲۶ء مطابق ۱۵-صفرالمظفر ۱۴۴۸ھ صفحات-۸

گینگسٹر ایکٹ کے تحت عتیق احمد کی 110 کروڑ کی بے نامی جائیداد قرق

پریاگ راج (یواین آئی) اتر پردیش کے پریاگ راج میں مافیا عتیق احمد کے غیر قانونی امپائر کے خلاف کارروائی جاری رکھتے ہوئے پولیس نے گینگسٹر ایکٹ کے تحت اس کی تقریباً 110 کروڑ روپے کی بازاری مالیت کی بے نامی جائیداد قرق کر لی ہے۔ یہ کارروائی پولیس کمشنر کورٹ کے حکم پر کی گئی۔ پولیس کے مطابق دھومن گنج تھانے میں سال 2020 میں درج گینگسٹر ایکٹ کے مقدمے کی تفتیش کے دوران جمع کیے گئے شواہد کی بنیاد پر پولیس کمشنر کورٹ میں قرقی کی رپورٹ پیش کی گئی تھی۔ شواہد کو کافی مانتے ہوئے عدالت نے پریاگ راج کے بھیٹی تعلقہ اسد اللہ پور اور کٹھو لا غوث پور میں واقع بے نامی زمین کو قرق کرنے کا حکم دیا، جس کی تعمیل میں منگل کی دیر شام کارروائی کی گئی۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ عتیق احمد نے اپنے اثر ورسوخ اور جرائم سے حاصل کردہ رقم کے بل پر پریاگ راج کے بھیٹی تعلقہ اسد اللہ پور، کٹھو لا غوث پور، شاہا عرف پیپل گاؤں اور مندری گاؤں میں کل 12.9544 ہیکٹر زمین ایک شخص کے نام پر بے نامی طریقے سے خریدی تھی۔

آئینی عہدوں پر فائز شخصیات کے خلاف نازیبا تبصروں پر دہلی پولیس کا 'ایکس' کو خط

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی پولیس نے آئینی عہدوں پر فائز شخصیات کے خلاف قابل اعتراض اور نازیبا تبصرے والے پوسٹس کو لے کر سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' کو نوٹس بھیجا ہے۔ پولیس نے ایسے پوسٹس کو نہ صرف فوری طور پر ڈیلیٹ کرنے کو کہا ہے کہ بلکہ ان سے متعلقہ اکاؤنٹ ہولڈر کا نام اور پتہ سمیت دیگر ضروری تفصیلات بھی مانگی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق دہلی پولیس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر نازیبا تبصروں کے خلاف شکایت ملنے کے بعد یہ قدم اٹھایا ہے۔ پولیس نے 'ایکس' کو خط لکھ کر کہا کہ آئینی عہدوں پر فائز شخصیات کے خلاف توہین آمیز، گمراہ کن اور ہتک آمیز مواد شیئر کیے جا رہے ہیں۔ پولیس نے 'ایکس' سے ایسی تمام پوسٹس/ ویڈیوز کو فوری طور پر ڈیلیٹ کرنے کو کہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایسی پوسٹ کرنے والے اکاؤنٹ ہولڈر کا مکمل نام، پتہ، رابطے کی تفصیلات اور ای میل آئی ڈی جیسی مکمل رجسٹریشن کی تفصیلات بھی طلب کی گئی ہیں۔

مانسون اجلاس: ہنگامے کے درمیان اینٹی پیپر لیک ترمیمی بل لوک سبھا سے منظور

پولیس کارروائی پر راہل کا شاہ پر سنگین الزام، لوک سبھا میں ہنگامہ

تعلیمی نظام پر آرایس ایس کا قبضہ، طلبہ کا غصہ جائز، تعلیمی نظام شدید بحران کا شکار، حزب اختلاف لیڈر کا وزیر داخلہ پر حملہ، 'وہ پارلیمنٹ میں آکر بیٹھنے کی ہمت نہیں رکھتے'

اسپیکر نے راہل سے حقائق پیش کرنے کو کہا، حکمران جماعت نے راہل کے تبصرے کی شدید مخالفت، رجیجو بولے: ثبوت دو یا معافی مانگو، ہنگامے سے کارروائی متاثر

نئی دہلی (ایجنسی) لوک سبھا میں بدھ کو حکمران جماعت اور اپوزیشن میں تکرار اور ہنگامے کے درمیان پیپر لیک روکنے سے متعلق عوامی امتحان (غیر منصفانہ طریقوں کی روک تھام) ترمیم بل، 2026 زبانی ووٹ سے منظور کر لیا گیا۔ مرکزی وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے حکومت کی جانب سے بحث کا جواب دیا۔ اس کے بعد اپوزیشن کے ہنگامے اور شور شرابے کے درمیان ایوان نے بل کو مجوزہ ترامیم کے ساتھ صوتی ووٹ کے ذریعے منظور کر لیا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ قانون امتحانات میں شفافیت بڑھانے اور پیپر لیک کے خلاف سخت کارروائی کو یقینی بنانے کے لیے اہم قدم ہے، جبکہ اپوزیشن نے بل پر اپنے اعتراضات برقرار رکھے۔ اس ترمیم کے تحت پیپر لیک سے متعلق قوانین مزید سخت کر دیے گئے ہیں۔ اب پیپر لیک سے جڑے جرائم میں زیادہ سے زیادہ 10 سال قید اور 10 کروڑ روپے تک جرمانے کی سزا کا انتظام کیا گیا ہے۔

لوک سبھا میں بدھ کو پیپر لیک روکنے کے سخت التزامات والے بل پر بحث کے دوران اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے وزیر داخلہ امت شاہ پر دارالحکومت میں مظاہرین طلبہ پر گولی چلانے کے احکامات دینے کا الزام لگایا جس پر حکمران جماعت نے شدید اعتراض ظاہر کرتے ہوئے ان سے اس کی تصدیق کرنے یا ایوان سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ مسٹر گاندھی نے 'عوامی امتحان (غیر منصفانہ طریقوں کی روک تھام) ترمیم بل، 2026 پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے ایوان میں وزیر داخلہ کی عدم موجودگی کا معاملہ اٹھایا اور کہا کہ ان میں یہاں آنے کا حوصلہ نہیں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مظاہرین پر گولی چلانے کے احکامات وزیر داخلہ نے دیے تھے۔ ان کے اس تبصرے پر حکمران جماعت کی طرف سے شدید ردعمل ظاہر کیا گیا اور ہنگامہ شروع ہو گیا۔ حکمران جماعت نے ان الزامات کو بے بنیاد بتاتے ہوئے مسٹر گاندھی سے الزامات کی بنیاد بتانے کا مطالبہ کیا، جبکہ اپوزیشن اراکین نے نعرے بازی کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن لیڈر کو بولنے نہیں دیا جا رہا ہے۔

پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے مسٹر گاندھی کے تبصرے پر شدید اعتراض جتاتے ہوئے پوچھا کہ آخر اپوزیشن لیڈر اتنے سنگین الزامات کس بنیاد پر لگا رہے ہیں۔ انہیں بتانا ہوگا کہ یہ معلومات کس نے دی اور کس واقعہ یا دستاویز کی بنیاد پر وہ یہ الزام لگا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر اس طرح بغیر ثبوت کے کسی ذمہ دار شخص پر الزام نہیں لگا سکتے۔ اس دوران حکمران جماعت اور اپوزیشن کے اراکین کے درمیان شدید تلخ کلامی ہوتی رہی۔

اسی دوران سماج وادی پارٹی کے اکھلیش یادو نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر جو معاملہ اٹھا رہے ہیں حکومت کو یہ بتانا چاہئے کہ طلبہ پر گولی چلانے کا حکم کس نے اور کیسے دیا۔ مسٹر رجیجو نے کہا کہ مسٹر یادو اور راہل گاندھی کی بات میں فرق ہے۔ اپوزیشن لیڈر نے بغیر کسی بنیاد کے وزیر داخلہ پر سنگین الزامات لگائے ہیں، انہیں اس الزام کی بنیاد بتانی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ بغیر کسی حقیقت یا منطق کے ملک کے وزیر داخلہ پر اس طرح کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے کہا کہ مسٹر گاندھی کو حقائق کی بنیاد پر ہی اپنی بات کہنی چاہئے، کسی معاملے کی جانچ کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے، لیکن بغیر کسی حقیقت اور ثبوت کے کسی شخص کا نام لے کر الزام لگانا مناسب نہیں ہے۔ اس دوران مسٹر گاندھی کچھ دیر خاموش ہو گئے۔

راہل گاندھی نے حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ تعلیمی نظام پر آرایس ایس نے قبضہ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غریب خاندانوں کے بچوں سے تعلیم کے نام پر لاکھوں روپے وصول کیے جا رہے ہیں، جبکہ تعلیم کا مسلسل نجکاری کی طرف رخ کیا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اس کے باوجود بار بار پیپر لیک کے واقعات پیش آ رہے ہیں، جو انتہائی تشویشناک ہیں۔ ان کا الزام تھا کہ موجودہ تعلیمی نظام مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے اور اسی کے نتیجے میں ایسے مسائل بار بار سامنے آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ کا غصہ اور ان کا احتجاج مکمل طور پر جائز ہے، کیونکہ وہ اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے آواز اٹھا رہے ہیں۔ بحث میں حصہ لیتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ حالیہ طلبہ تحریک دراصل ملک کے نوجوانوں کے جذبات کی نمائندگی کرتی ہے۔ ان کے مطابق طلبہ کو اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے سڑکوں پر آنا پڑا، جو خود اس بات کا ثبوت ہے کہ موجودہ امتحانی نظام پر ان کا اعتماد متزلزل ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر سیاسی جماعت، خصوصاً حکمراں جماعت، کو نوجوانوں کے جذبات کو سمجھنا اور ان کا احترام کرنا چاہیے۔ راہل گاندھی نے امت شاہ کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ "اس ملک کے نام نہاد وزیر داخلہ میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ یہاں آکر پارلیمنٹ میں بیٹھیں، وہ یہاں اس لیے موجود نہیں کیونکہ وہ ڈرے ہوئے ہیں۔"

مسٹر برلا نے مسٹر گاندھی سے بیان جاری رکھنے کی درخواست کی تو انہوں نے پھر وہی دہرایا کہ گولی چلانے جیسے احکامات وزیر داخلہ یا وزیر اعظم کے حکم کے بغیر نہیں دیے جا سکتے۔ اس پر مسٹر رجیجو نے پھر اعتراض ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اپوزیشن لیڈر ایسا دعویٰ کر رہے ہیں تو انہیں بتانا ہوگا کہ کس حکم کی بنیاد پر انہوں نے یہ الزام لگایا ہے اور اگر ایسا کوئی حکم ہے تو اسے ایوان کی میز پر رکھا جائے۔ اسپیکر نے کہا کہ ایوان کے اندر اور باہر بولنے میں فرق ہوتا ہے نیز ایوان میں بغیر ٹھوس ثبوت اور حقائق کے اس طرح کے الزامات نہیں لگائے جا سکتے۔ انہوں نے مسٹر گاندھی سے اپنے الزامات کی بنیاد بتانے کو کہا اور کہا کہ اپوزیشن لیڈر کو ایوان کے ضابطے اور طریقہ کار کے مطابق اپنی بات رکھنی چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر وہ ضابطے کے مطابق اپنی بات نہیں رکھنا چاہتے تو اگلے مقرر کو موقع دیا جائے گا۔

وندے ماترم کو ملا قانونی تحفظ، راجیہ سبھا میں ترمیمی بل پاس

اپوزیشن کا واک آؤٹ، وندے ماترم کی بے حرمتی پر تین سال تک قید کی سزا کا التزام

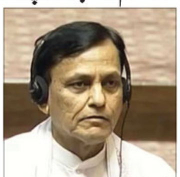

نئی دہلی (یواین آئی) قومی گیت وندے ماترم کی توہین کے لیے سزا کی التزام کرنے سے متعلق قومی وقار کی توہین کی روک تھام (ترمیم) بل کو راجیہ سبھا نے اپوزیشن کے واک آؤٹ کے درمیان بدھ کو زبانی ووٹ سے منظور کر دیا۔ اپوزیشن کے اراکین نے بل کی کچھ التزامات میں ترمیم کی تجویز دی تھی لیکن ان کے ایوان میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے انہیں پیش نہیں کیا جا سکا۔ ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نے التوا کے بعد ایوان کی کارروائی شروع کرتے ہوئے بل پر بحث شروع کرنے کو کہا۔ کانگریس سمیت اپوزیشن کے اراکین نے وزیر داخلہ امت شاہ کے ایوان میں آنے کا مطالبہ کرتے ہوئے شور شرابہ کیا اور بعد میں وہ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔ اس سے پہلے کچھ اپوزیشن جماعتوں کے اراکین نے بل پر اپنی مختصر بات بھی رکھی۔ بل پر مختصر بحث اور امور داخلہ کے وزیر مملکت نتیا نند رائے کے مختصر جواب کے بعد ایوان نے بل کو زبانی ووٹ سے منظور کر لیا۔ مسٹر رائے نے کہا کہ یہ صرف قانون سازی کی ترمیم نہیں بلکہ مجاہدین آزادی اور قومی علامتوں کے احترام کے تئیں حکومت کے عزم کا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بل کا مقصد قومی گیت کی جان بوجھ کر کی گئی توہین کے لیے سزا کی التزام کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وندے ماترم مجاہدین آزادی کی امر گاتھا کا اعلان، ملک کے وقار، مشترکہ شعور کی علامت، ہندوستانیوں کے جذبے اور عزت و وقات کا موضوع ہے۔ وزیر موصوف نے وندے ماترم کے عزم کو ایک بھارت، سریشٹھ بھارت کے عزم کے مطابق بتاتے ہوئے کہا کہ یہ وکست بھارت کا بھی عزم ہے۔ امور داخلہ کے وزیر مملکت نے کہا کہ قومی علامتوں کے احترام کا موضوع سیاست سے بالا ہونا چاہئے۔ انہوں نے کانگریس پر وندے ماترم کی مخالفت کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ وہ خوشامد کے ذریعے ملک کی توہین کرتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اور اس کی اتحادی جماعتوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ملک ان کے اس رویے کو دیکھ رہا ہے۔ وزیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ 1937 میں جواہر لال نہرو نے کانگریس صدر بننے پر وندے ماترم کو دو پیراگراف تک محدود کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے آزادی کے بعد ریڈیو پر وندے ماترم مکمل طور پر پیش کرایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ 24 جنوری 1950 کو آئین ساز اسمبلی کے صدر راجندر پرساد نے آئین ساز اسمبلی میں کہا تھا کہ وندے ماترم کا جن گن من کے برابر ہی احترام کیا جائے گا۔ یہ بل 1971 کے قومی وقار کی توہین کی روک تھام کے قانون میں ترمیم کرتا ہے۔ یہ قانون قومی پرچم، ملک کے آئین اور قومی ترانے کی توہین کے لیے سزا کی التزام کرتا ہے۔

مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کو بڑی راحت

کمشنر کے عبوری حکم کے بعد کارروائی پر روک برقرار، الہ آباد ہائیکورٹ کا مداخلت سے انکار

پریاگ راج: الہ آباد ہائی کورٹ نے بدھ کے روز سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اعظم خان کی قائم کردہ مولانا علی جوہر ٹرسٹ کی جانب سے دائر درخواست کو نمٹا دیا۔ عدالت نے کہا کہ چونکہ مرادآباد ڈویژنل کمشنر پہلے ہی یونیورسٹی کی عمارتوں کے انہدام پر عبوری روک لگا چکے ہیں، اس لیے اس مرحلے پر ہائی کورٹ کی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ جسٹس مہیش چندر ترپاٹھی اور جسٹس کنال روی سنگھ پر مشتمل بنچ کے سامنے سماعت کے دوران درخواست گزار کے وکیل نے بتایا کہ ڈویژنل کمشنر کی عدالت نے یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کے حکم پر عبوری روک لگا دی ہے۔ اس کے بعد ہائی کورٹ نے بھی یہی موقف اختیار کرتے ہوئے درخواست نمٹا دی۔ واضح رہے کہ رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے گزشتہ 15 جولائی کو علی جوہر یونیورسٹی انتظامیہ کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 40 میں سے 38 عمارتیں 15 دن کے اندر منہدم کرنے کا حکم دیا تھا۔ اتھارٹی کا دعویٰ تھا کہ یہ عمارتیں منظور شدہ نقشوں کے بغیر تعمیر کی گئی ہیں۔ یہ حکم اتر پردیش اربن پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ 1973 کی دفعہ 27(1) کے تحت جاری کیا گیا تھا، جس کی آخری تاریخ 30 جولائی مقرر کی گئی تھی۔ انہدامی حکم کے خلاف یونیورسٹی کے طلبا، اساتذہ اور دیگر افراد مسلسل دھرنا دے رہے تھے۔ تاہم مرادآباد ڈویژنل کمشنر کی جانب سے عبوری راحت ملنے کے بعد طلبہ نے اپنا احتجاج عارضی طور پر معطل کر دیا ہے۔ اب اس معاملے کی آئندہ سماعت 3 اگست کو مرادآباد ڈویژنل کمشنر کی عدالت میں ہوگی، جہاں دونوں فریقوں کے دلائل سننے کے بعد حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔

'ماحولیاتی منظوری پہلے، منصوبے پر کام بعد میں'، سپریم کورٹ کا بڑا فیصلہ

عدالت نے 2021 کے سرکاری حکم کو منسوخ کر دیا، جس میں مرکزی حکومت کو منصوبوں کے کام شروع ہونے یا اس کی تکمیل کے بعد ماحولیاتی منظوری دینے کا اختیار دیا گیا تھا۔

نئی دہلی۔(ایجنسی) ترقی اور ماحولیات کے توازن کو مدنظر رکھتے ہوئے سپریم کورٹ نے بدھ کو ایک اہم فیصلہ سنایا۔ عدالت عظمیٰ نے کہا کہ مستقبل میں کسی بھی نئے منصوبے کو شروع کرنے سے قبل ہی ماحولیاتی منظوری لینا لازمی ہوگا۔ کام شروع ہونے کے بعد منظوری نہیں ملے گی۔ ساتھ ہی عدالت نے واضح کیا کہ یہ فیصلہ صرف مستقبل میں شروع ہونے والے منصوبوں پر نافذ ہوگا۔ پہلے سے ماحولیاتی منظوری حاصل کر چکے منصوبے اس سے متاثر نہیں ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے 2021 کے سرکاری حکم کو منسوخ کر دیا، جس میں مرکزی حکومت کو منصوبوں کے کام شروع ہونے یا اس کی تکمیل کے بعد ماحولیاتی منظوری دینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ سی جے آئی سوریہ کانت کی سربراہی والے 3 ججوں کی بنچ نے کل 49 عرضیوں پر اپنا یہ فیصلہ سنایا ہے۔ یہ عرضیاں ان منصوبوں سے وابستہ تھیں، جنہوں نے ماحولیاتی قوانین کی خلاف ورزی کی تھی اور انہیں بعد میں منظوری دی گئی تھی۔

مرکزی حکومت کے 2021 کے حکم کے تحت کمپنیاں ماحولیاتی منظوری کے بغیر بھی اپنا منصوبہ شروع کر سکتی تھیں اور بعد میں حکومت سے منظوری لے لیتی تھیں۔ سپریم کورٹ نے حکومت کے اس 2021 والے حکم کو مکمل طور سے ختم کر دیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ ماحولیات کو نقصان پہنچانے کے بعد معافی مانگنے کا یہ نظام غلط ہے۔ آئندہ سے کوئی بھی کمپنی پہلے اجازت لیے بغیر اپنا کام شروع نہیں کر پائے گی۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ جن کمپنیوں یا منصوبوں کو اس پرانے قانون کے تحت پہلے ہی منظوری مل چکی ہے، وہ محفوظ ہیں اور ان کا کام چلتا رہے گا۔ ان کے اوپر اس فیصلے کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ سی جے آئی سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باغچی اور جسٹس وپل پنچولی کی بنچ نے یہ فیصلہ سنایا۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے اس معاملے میں 6 دنوں کی سماعت کے بعد یکم اپریل 2026 کو فیصلہ محفوظ رکھ لیا تھا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ مرکزی حکومت غیر معمولی صورتحال میں اور عوامی مفاد میں نوٹیفکیشن جاری کر کے محدود مدت کے لیے 'ون ٹائم ریلیف اسکیم' لا سکتی ہے۔ لیکن یہ انتظام آفس میمورنڈم کے ذریعہ نہیں بنائی جا سکتی اور نہ ہی اسے قوانین کی خلاف ورزیوں کو مستقل طور پر جائز قرار دینے کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ سپریم کورٹ اپنے خصوصی اختیار (آرٹیکل 142) کا استعمال کر کے اگر ضروری سمجھے تو کسی منصوبے کو کام کے بعد ماحولیاتی منظوری دے سکتا ہے۔

غریبوں اور محروموں کی فلاح حکومت کی اولین ترجیح ہے: سی ایم یوگی

سمرستا سنکلپ ابھیان کا آغاز، وزیر اعلیٰ نے محروم طبقات کے لیے نئی اسکیموں کا اعلان کیا

وارانسی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کے روز کہا کہ معاشرے کو بانٹنے والے وہی لوگ ہیں جن کے آئیڈیل بابر اور اورنگزیب ہیں۔ ایسے لوگ معاشرے میں تقسیم پیدا کر کے تصادم کی صورتحال پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ ہماری حکومت معاشرے کو جوڑنے کا کام کر رہی ہے۔ کاشی میں منعقدہ سمرستا سنکلپ ابھیان کے افتتاحی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کی ہر اسکیم غریبوں، محروموں اور پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے وقف ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جالندھر ہوائی اڈے کا نام سدگرو روی داس مہاراج اور ایودھیا ہوائی اڈے کا نام مہرشی والمیکی کے نام پر رکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے کو بانٹنے والے لوگ ایسے کاموں کو قبول نہیں کر سکتے۔ انہوں نے سدگرو روی داس مہاراج کو سلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے سیر گووردھن پور کی مقدس سرزمین پر آکر اس جگہ کی بحالی، بہتر رابطہ سڑک، سدگرو روی داس کے عظیم الشان مجسمے کی تنصیب اور پارک کی خوبصورتی کا عزم لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آج انہوں نے سنت نرنجن داس مہاراج سے درخواست کی ہے کہ جہاں اس وقت پروگرام کا اسٹیج بنا ہوا ہے، وہاں ایک پارک تیار کر کے اسے سدگرو روی داس مہاراج کی جائے پیدائش کے لیے وقف کیا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت نے تعمیراتی مزدوروں کی بہتری کے لیے متعدد پروگرام شروع کیے ہیں۔ تعمیراتی کارکن معاشرے کا سب سے غریب طبقہ ہیں، جو تمام برادریوں کی نمائندگی کرتے ہیں، بشمول پسماندہ، انتہائی پسماندہ، اور عام ذاتیں۔ پہلے ان کے بچوں کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ ہماری حکومت نے اس سلسلے میں ایکشن لیا ہے۔ ریاست کے 18 ڈویژنوں میں سے ہر ایک میں اٹل رہائشی اسکول بنائے گئے ہیں۔ یہاں رجسٹرڈ تعمیراتی مزدوروں کے بچے عالمی معیار کے بنیادی ڈھانچے سے آراستہ سکولوں میں جدید تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس عمل کو آگے بڑھاتے ہوئے ہر ضلع میں چیف منسٹر کمپوزٹ اسکول قائم کیے جا رہے ہیں۔ اسی طرح اٹل ریزیڈنشیل اسکولس کی طرز پر ہر ضلع میں سنت رویداس جی کے نام پر ایک رہائشی اسکول بنایا جائے گا۔

ایودھیا میں اب جلد بنے گی مسجد

معاشی مدد نہ ملنے پر 300 کروڑ کا منصوبہ گھٹ کر 5 کروڑ روپے تک پہنچا

لکھنؤ۔ ایودھیا کے دھنی پور میں مسلم طبقہ کو الاٹ 5 ایکڑ اراضی پر مسجد تعمیر کا منصوبہ ایک بار پھر رفتار پکڑتا نظر آ رہا ہے۔ 'انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن' (آئی آئی سی ایف) نے پہلے مجوزہ تقریباً 300 کروڑ روپے کے دیرینہ منصوبہ میں بڑی تبدیلی کرتے ہوئے اب تقریباً 5 کروڑ روپے کے خرچ سے مسجد کی تعمیر شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فاؤنڈیشن کا کہنا ہے کہ ترمیم شدہ نقشہ آئندہ 20 دنوں کے اندر منظوری کے لیے جمع کر دیا جائے گا۔ 'انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن' کے سربراہ ظفر احمد فاروقی کے مطابق نئی مسجد کا نام 'محمد بن عبداللہ' رکھا جائے گا۔ مسجد تقریباً 15 ہزار اسکوائر فیٹ رقبہ میں ہوگا، جبکہ اس کا احاطہ تقریباً 3500 اسکوائر فیٹ رہے گا۔ نقشہ میں ضروری تبدیلی کے بعد تعمیری عمل شروع کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔

ابتدائی منصوبہ میں صرف مسجد ہی نہیں بلکہ اسپتال، میوزیم، کمیونٹی کچن، لائبریری اور دیگر سماجی اصلاحات سے مزین ایک بڑا احاطہ تیار کرنے کا ارادہ تھا۔ اس پر ممکنہ خرچ تقریباً 300 کروڑ روپے ہونے کا اندازہ کیا گیا تھا۔ حالانکہ امید کے مطابق معاشی تعاون نہ ملنے اور کئی دیگر چیلنجز کے سبب فاؤنڈیشن نے فی الحال صرف مسجد تعمیر پر توجہ مرکوز کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔ فاؤنڈیشن کے مطابق منصوبہ کو شروع سے ہی کئی طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مسلم سماج کے ایک طبقہ نے روایتی گنبد والی مسجد کا مطالبہ کیا، جبکہ ممبئی سمیت دیگر شہروں کے صنعت کاروں اور ممکنہ فنڈ دینے والوں سے امید کے مطابق معاشی مدد نہیں مل سکی۔ ان وجوہات سے تعمیری کام لگاتار ٹلتا رہا اور بالآخر منصوبہ کی شکل بدلنی پڑی۔ فاؤنڈیشن نے بتایا کہ فی الحال ٹرسٹ کے پاس تقریباً 1.5 کروڑ روپے دستیاب ہیں۔ اسی رقم سے نقشہ منظور کرایا جائے گا اور ابتدائی تعمیری کام شروع ہوگا۔ بقیہ تقریباً 3.5 کروڑ روپے لکھنؤ، ایودھیا اور آس پاس کے اضلاع کے لوگوں سے امداد جمع کرنے کا منصوبہ ہے۔

ووٹر آئی ڈی، آدھار اور پین کارڈ ہندوستانی شہریت کا ثبوت نہیں ہیں: کلکتہ ہائی کورٹ

کولکاتہ: (ایجنسی) کلکتہ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ ووٹر شناختی کارڈ، آدھار کارڈ اور پین کارڈ ہندوستانی شہریت کا حتمی ثبوت نہیں ہیں۔ عدالت نے یہ مشاہدہ سمن مولا کی جانب سے دائر کی گئی ہیبیس کارپس کی درخواست کی سماعت کرتے ہوئے کیا۔ سمن مولا نے درخواست میں دعویٰ کیا تھا کہ ان کے رشتہ دار ناصر کو مغربی بنگال میں اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے عمل کے دوران ووٹر لسٹ سے ان کا نام ہٹائے جانے کے بعد حراستی مرکز میں بھیجا گیا تھا، جب کہ ہٹانے کے خلاف اپیل زیر التوا تھی۔ عرضی گزار نے ناصر کے ووٹر شناختی کارڈ، آدھار کارڈ، محکمہ انکم ٹیکس کی طرف سے جاری کردہ پین کارڈ اور بینک پاس بک کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ وہ ہندوستانی شہری ہے نہ کہ غیر ملکی۔ جسٹس دیبانگشو باسک اور اجے کمار گپتا کی ڈویژن بنچ نے کہا کہ ووٹر شناختی کارڈ، آدھار کارڈ اور پین کارڈ ہندوستانی شہریت کا حتمی ثبوت نہیں ہیں۔ عدالت نے کہا کہ ووٹر شناختی کارڈ صرف یہ ثابت کرتا ہے کہ کسی شخص کا نام ووٹر لسٹ میں شامل تھا۔ بنچ نے یہ بھی نوٹ کیا کہ ناصر کا نام ایس آئی آر کے عمل کے دوران ووٹرز کی فہرست سے ہٹا دیا گیا تھا۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ محض بینک اکاؤنٹ کھولنا ہندوستانی شہریت کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ بنچ نے ریمارکس دیئے، درخواست گزار اور نظر بند امیگریشن اینڈ فارنرز ایکٹ، 2025 کے تحت تجویز کردہ ثبوت پیش کرنے سے قاصر تھے۔ عدالت نے کہا کہ چونکہ نہ ہی درخواست گزار اور نہ ہی حراست میں لینے والا ناصر کی ہندوستانی شہریت کو ثابت کر سکا، اس لیے وہ حکام کے فیصلے میں مداخلت کرنے پر مائل نہیں تھا اور ہیبیس کارپس کی درخواست کو خارج کر دیا۔

صرف قانون بنانے سے نظام بہتر نہیں ہوگا: اکھلیش

سماجوادی پارٹی کے سربراہ نے پیپر لیک کے معاملے پر مرکز کو نشانہ بنایا

نئی دہلی: پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران سماجوادی پارٹی (ایس پی) نے پیپر لیک کے مسئلے اور ایودھیا رام مندر میں چندے کے مبینہ استعمال سمیت مختلف معاملات پر مرکزی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ پارٹی کے قومی صدر اور رکن پارلیمنٹ اکھلیش یادو نے کہا کہ ملک میں مسلسل سامنے آنے والے پیپر لیک کے واقعات کی ذمہ داری موجودہ حکومت پر عائد ہوتی ہے اور صرف نئے قوانین بنانے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کے دور حکومت میں سب سے زیادہ پیپر لیک کے واقعات پیش آئے ہیں، جس کے باعث نوجوانوں میں شدید ناراضگی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر سے بڑی تعداد میں طلبہ اور نوجوان اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے دہلی پہنچے ہیں اور حکومت کو ان کے سوالات کا جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے پیپر لیک مخالف ترمیمی بل پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ حکومت کو پہلے یہ واضح کرنا چاہیے کہ پہلے سے موجود قوانین کے تحت اب تک کتنے ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی اور کتنے افراد کو سزا ملی۔ ان کے مطابق صرف قانون میں ترمیم کر دینا کافی نہیں، بلکہ اس کے مؤثر نفاذ اور شفاف کارروائی کی بھی ضرورت ہے۔ اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا کہ صرف اتر پردیش میں ہی پیپر لیک کے 20 سے زائد واقعات سامنے آئے، لیکن حکومت نے یہ نہیں بتایا کہ کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مقدمات منطقی انجام تک پہنچے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب بدعنوانی میں حکومت سے وابستہ افراد کے نام سامنے آتے ہیں تو صرف قانون سازی سے مسئلے کا حل ممکن نہیں رہتا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کو پیپر لیک روکنے کے لیے کیے گئے عملی اقدامات اور ان کے نتائج عوام کے سامنے رکھنے چاہئیں۔

کمال مولا مسجد تنازع

جمعہ کی نماز سے متعلق مسلم فریق کی درخواست پر سپریم کورٹ میں سماعت آج

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے مدھیہ پردیش کے دھار ضلع میں واقع متنازع بھوج شالا کمپلیکس کے قریب جمعہ کی نماز کے لیے متبادل مقام فراہم کرنے سے متعلق مسلم فریق کی درخواست پر جمعرات کو سماعت کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ مسلم فریق نے عدالت سے شکایت کی ہے کہ ریاستی حکومت اور ضلعی انتظامیہ سپریم کورٹ کے سابقہ احکامات پر عمل درآمد نہیں کر رہے ہیں۔ بدھ کے روز سینئر وکیل حذیفہ احمدی نے چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت کی سربراہی والی بنچ کے سامنے معاملہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ عدالت کی جانب سے متبادل جگہ فراہم کرنے کی ہدایت کے باوجود انتظامیہ نے ایسا مقام مختص کیا ہے جو تقریباً 1.3 کلومیٹر دور ہے اور نماز کی ادائیگی کے لیے موزوں نہیں۔ اس پر چیف جسٹس نے مدھیہ پردیش حکومت کی جانب سے پیش ہونے والے سالیسٹر جنرل تشار مہتا سے کہا کہ وہ مسلم فریق کو متبادل مقام کی تفصیلات فراہم کریں۔ حذیفہ احمدی نے عدالت کو بتایا کہ سپریم کورٹ کے احکامات کے مطابق متبادل مقام فراہم نہیں کیا گیا، جبکہ تشار مہتا نے موقف اختیار کیا کہ انتظامیہ نے ایک دوسری جگہ کی نشاندہی کر دی ہے۔ تاہم مسلم فریق نے اس جگہ پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ یہ مقام نہ صرف کافی دور ہے بلکہ نماز کی ادائیگی کے لیے بھی مناسب نہیں۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ بھوج شالا کے قریب ایک درگاہ موجود ہے اور اس کے سامنے خالی زمین دستیاب ہے، جسے نماز کے لیے مختص کیا جا سکتا ہے۔ چیف جسٹس سوریا کانت، جسٹس جوئے مالیہ باغچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے کہا کہ اس معاملے پر جمعرات کو تفصیلی سماعت کی جائے گی۔ واضح رہے کہ 14 جولائی کو سپریم کورٹ نے مدھیہ پردیش حکومت کو ہدایت دی تھی کہ حتمی فیصلے تک متنازع مقام کے قریب ایک علیحدہ کھلی جگہ فراہم کی جائے تاکہ ہر جمعہ دوپہر ایک بجے سے تین بجے کے درمیان نماز ادا کی جا سکے۔ سپریم کورٹ اس معاملے میں مسلم فریق کی ان اپیلوں پر بھی سماعت کر رہی ہے جن میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے، جس میں متنازع بھوج شالا کمپلیکس کو دیوی سرسوتی کا مندر قرار دیا گیا تھا۔

جنگ بندی کے بعد پہلی بار ایران کا امریکی اڈوں پر حملہ

ایرانی پاسداران نے آبنائے ہرمز میں 3 آئل ٹینکروں کو روک لیا ☆ ایران نے آبنائے ہرمز کے مشترکہ علاقائی انتظام سے متعلق عمان کی تجویز خارج کردی ☆ ایران روس کے ساتھ فوجی معاونت ختم کرے: یورپ کا مطالبہ ☆ ایران کے بیانات پر وینیز ویلا کا احتجاج، ایرانی سفیر دفتر خارجہ طلب

واشنگٹن،29 جولائی (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے اعلان کردہ دوسری جنگ بندی کے بعد پہلی بار ایران نے امریکہ کے اڈوں پر حملہ کردیا ہے۔ امریکی فوج کا کہنا ہے کہ ایران کی حدود سے متعدد بیلسٹک میزائل داغے گئے جنھیں روک لیا گیا ہے۔ امریکی فوج کے مطابق پاسداران انقلاب نے مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈوں پر متعدد بیلسٹک میزائل داغے۔ امریکی میڈیا کے مطابق ایران نے اردن میں واقع امریکی اڈے کی جانب بیلسٹک میزائل داغے تھے۔ دوسری جانب روسی میڈیا کا کہنا ہے کہ ایران نے امریکی اڈوں پر میزائلوں سے حملہ کیا ہے۔ غیرملکی میڈیا کے مطابق اردن کی فضاؤں میں دھماکے سنے گئے ہیں جہاں میزائل دفاعی نظام نے ایران کی جانب سے فائر کئے گئے میزائلوں کو روکا ہے۔

☆امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی جاری ہے، ایران امریکی کارروائیوں کے جواب میں جوابی حملے جاری رکھے ہوئے ہے۔ ایرانی پاسداران نے اردن میں امریکی اڈے پر بیلسٹک میزائلوں سے حملے کیے جبکہ آبنائے ہرمز میں 3 آئل ٹینکروں کو بھی نشانہ بنا کر روک دیا۔ دوسری جانب امریکی فوج نے اردن پر داغے گئے میزائل تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ادھر اسرائیلی وزیرِ اعظم نیتن یاہو نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ہونے والی اپنی ملاقات کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں ممالک کا مشترکہ ہدف ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ دونوں فریق اس بات پر متفق ہیں کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے دیے جائیں گے، جبکہ دیگر متعدد مقاصد بھی دونوں ممالک کے درمیان مشترک ہیں۔ دوسری جانب امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی کے باعث عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں 2 ڈالرز سے زائد فی بیرل اضافہ بھی ریکارڈ کیا گیا ہے۔

☆ ایران نے آبنائے ہرمز کے مشترکہ علاقائی انتظام سے متعلق عمانی تجویز مسترد کرتے ہوئے عمانی راستے کے ایک حصے پر کنٹرول کا مطالبہ کردیا۔ غیرملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق ایران اور عمان کے درمیان آبنائے ہرمز میں بحری آمدورفت کے انتظام سے متعلق تجاویز کے تبادلے پر مزید تفصیلات سامنے آئی ہیں۔ ایرانی نائب وزیرِ خارجہ کاظم غریب آبادی نے سرکاری ٹی وی کو بتایا کہ تہران نے عمان کی اس تجویز کو مسترد کردیا ہے جس میں بحری راستوں کو دونوں ممالک کے درمیان مساوی طور پر تقسیم کرنے کی بات کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایران نے اس کے بجائے تجویز دی ہے کہ آبنائے ہرمز کے اپنی جانب والے حصے میں بحری آمدورفت کا انتظام تہران کرے، جبکہ مخالف سمت کے راستے کے ایک حصے کا انتظام مسقط کے پاس ہو، تاہم مکمل راستہ عمان کے اختیار میں نہ ہو۔ غریب آبادی نے کہا کہ عمان نے ہمیں تجویز دی تھی کہ آبنائے ہرمز میں ایک راستہ قائم کیا جائے، جس کا 50 فیصد حصہ ہماری علاقائی حدود میں اور 50 فیصد حصہ عمانی علاقائی پانیوں میں ہو۔ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے بحری جہازوں کا راستہ ایسا ہوسکتا ہے کہ وہ ایرانی پانیوں سے داخل ہوں اور عمانی علاقائی پانیوں سے نکلیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عمان کے لیے ہماری تجویز یہ ہے کہ آبنائے ہرمز میں ٹرانزٹ روٹ کا ایک حصہ ہماری علاقائی حدود میں ہو، جبکہ جو حصہ عمانی پانیوں سے گزرتا ہے، اس کا انتظام بھی ہمارے کنٹرول میں ہو۔ غریب آبادی نے خبردار کیا کہ اگر عمان نے اس منصوبے کو مسترد کیا تو آبنائے ہرمز بدستور بند رہے گی۔ علاوہ ازیں ایک ایرانی عہدیدار نے خبر رساں ایجنسی سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے جنوبی راستے جہازوں کے لیے خطرناک ہوسکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ آبنائے ہرمز کے انتظامات کا فیصلہ صرف ایران اور عمان اپنے اپنے حصوں کی بنیاد پر کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والا مکمل اندرونی راستہ اور بیرونی راستے کا ایک حصہ ایرانی کنٹرول میں ہونا چاہیے۔ اعلیٰ ایرانی عہدیدار کا کہنا تھا کہ ایران عمان کو ایک قابلِ قدر ہمسایہ سمجھتا ہے۔ آبنائے ہرمز میں عمان کا کنٹرول اس کے حصے کے مطابق ہونا چاہیے۔

☆یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کی سربراہ کاجا کالاس نے ایران سے پُرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ روس کی فوجی حمایت ختم کرے۔ یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کی سربراہ نے منگل کو کہا کہ ان کی ایرانی وزیرِ خارجہ عباس عراقچی سے بات ہوئی ہے، اور انھوں نے ایران پر زور دیا ہے کہ وہ روس کے ساتھ فوجی معاونت ختم کرے۔ کاجا کالاس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا ''آج میری ایرانی وزیرِ خارجہ عراقچی سے ٹیلی فون پر خلیج کی صورتِ حال کے ساتھ ساتھ یوکرین کے خلاف روس کی جنگ پر بھی بات ہوئی، جسے ماسکو نے حالیہ دنوں میں مزید شدت دے دی ہے۔ خلیج میں لڑائی میں آنے والا وقفہ ثالثوں کو یہ موقع دے سکتا ہے کہ وہ سفارت کاری کی طرف واپسی کا راستہ تلاش کریں اور مکمل جنگ کے دوبارہ آغاز کو روکیں۔'' کالاس نے مزید کہا ''میں نے واضح کردیا کہ تہران میں فرانسیسی سفارت کاروں کے خلاف جارحانہ کارروائی ناقابلِ قبول ہے۔ یورپی یونین کے تمام رکن ممالک نے ان اقدامات کی مذمت کی ہے۔'' انھوں نے کہا یہ حوصلہ افزا بات ہے کہ یوکرین کے وزیرِ خارجہ آندری سیبیہا نے کہا ہے کہ ان کی بھی عراقچی سے بات ہوئی ہے۔ کالاس نے مزید کہا ''ماسکو یوکرین میں شہری ہلاکتوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ کر رہا ہے، اور اسے جو بھی فوجی سامان فراہم کیا جاتا ہے، وہ مزید شہریوں کے قتل میں اس کی مدد کرتا ہے۔ یوکرین کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔''

☆وینزویلا کی وزارتِ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ کراکس نے ایرانی وزیرِ خارجہ عباس عراقچی کے ان بیانات پر احتجاج ریکارڈ کرانے کے لیے ایران کے سفیر کو طلب کیا ہے جنھیں وینزویلا نے تہذیب سے گرے ہوئے اور نامناسب قرار دیا ہے۔ وزارتِ خارجہ نے سوشل میڈیا پر جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ وینزویلا میں اسلامی جمہوریہ ایران کے سفیر کو وینزویلا کے اداروں اور حکام کے خلاف کیے گئے ہتک آمیز اور نامناسب الفاظ پر احتجاجی مراسلہ دینے کے لیے وینزویلا کی وزارتِ خارجہ میں طلب کیا گیا تھا۔ وینزویلا کے حکام نے یہ واضح نہیں کیا کہ احتجاج کس مخصوص بیان پر کیا گیا ہے تاہم، انٹرنیٹ پر گردش کرنے والی ویڈیوز سے معلوم ہوتا ہے کہ عباس عراقچی نے امریکہ کے ساتھ جاری مذاکرات کا ذکر کرتے ہوئے مبینہ طور پر کہا تھا کہ ایران وینزویلا نہیں ہے جہاں ایک شخص کو نشانہ بنایا جائے اور باقی سب خوفزدہ ہوکر پیچھے ہٹ جائیں۔ یہ سفارتی تنازع دونوں تیل پیدا کرنے والے ممالک کے درمیان ایک نایاب کھچاؤ کا اشارہ ہوسکتا ہے، جنھوں نے 1999 میں سابق آنجہانی صدر ہوگو چاویز کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد سے قریبی سیاسی اور اقتصادی تعلقات برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ امریکہ مخالف بیانیے کے لیے مشہور کراکس اور تہران نے گزشتہ تین دہائیوں میں توانائی، کان کنی، صحت اور تعلیم کے شعبوں میں معاہدوں کے ذریعے اپنے باہمی تعاون کو وسیع کیا ہے۔ سال 2020 میں، شدید اقتصادی بحران کے دوران جب کاراکاس اپنا خام تیل صاف کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو رہا تھا، ایران نے وینزویلا کو 15 لاکھ بیرل پٹرول بھیجا تھا۔ بعدازاں 2025 میں، جب امریکی پابندیوں کے باعث وینزویلا کو ادویات درآمد کرنے میں مشکلات کا سامنا تھا، تو ایران نے اسے پولیو اور ہیپاٹائٹس کی ویکسین کی 20 لاکھ سے زائد خوراکیں بھی فراہم کی تھیں۔ امریکی فوجی مداخلت کے نتیجے میں نکولس مادورو اور ان کی اہلیہ کی برطرفی کے بعد قائم ہونے والی وینزویلا کی نئی عبوری حکومت سے توقع کی جا رہی ہے کہ وہ واشنگٹن کے ساتھ قریبی تعلقات استوار کرے گی، جس کے نتیجے میں تہران کے ساتھ اس کے موجودہ روابط ازسرِنو تبدیل ہو سکتے ہیں۔ وینزویلا میں نئی حکومت کی تشکیل کے حوالے سے مذاکرات کا آغاز 1 اگست سے امریکی نگرانی میں متوقع ہے۔

رہبرِ شہید کی تربیت نے ایرانی قوم کو بے خوف اور باجرأت بنایا: خطیب حرم حضرت معصومہ

قم المقدسہ (ایجنسی)۔ حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، حرم مطہر حضرت فاطمہ معصومہؑ کے خطیب حجت الاسلام والمسلمین سید محمد حسین راجی نے کہا ہے کہ رہبرِ شہید نے اپنی قیادت کے دوران ایرانی قوم میں شجاعت، بصیرت اور مزاحمت کا جذبہ پیدا کیا، جس کے باعث آج دشمن کا خوف عوام کے دلوں میں کوئی معنی نہیں رکھتا۔ انہوں نے حرم حضرت معصومہؑ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رہبرِ شہید نے 37 برس کی قیادت میں قوم کو سیاسی شعور اور استقامت سے آراستہ کیا اور دشمن کی سازشوں کو ناکام بنایا۔ ان کا کہنا تھا کہ رہبرِ شہید نے انقلاب سے پہلے اور بعد ہمیشہ جرات واستقامت کا مظاہرہ کیا اور اپنی عملی زندگی سے قوم کو مکتبِ امام حسینؑ سے وابستہ شجاعت کا درس دیا۔ حجت الاسلام راجی نے کہا کہ امریکی دھمکیوں کے باوجود رہبرِ شہید نے ہمیشہ مضبوط مؤقف اختیار کیا اور ایران نے بھی اپنی دفاعی صلاحیت کا عملی مظاہرہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ رہبرِ شہید کی اسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ سخت حالات اور حملوں کے دوران بھی ایرانی عوام نے خوف کے بجائے ثابت قدمی اور اتحاد کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے سورۂ مائدہ کی ایک آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حقیقی مؤمن اللہ کی راہ میں جدوجہد کرتے ہیں، اہل ایمان کے ساتھ نرم اور دشمنوں کے مقابلے میں ثابت قدم رہتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہیں کرتے۔ اپنے خطاب کے اختتام پر انہوں نے کہا کہ امام خمینیؒ اور رہبرِ شہید نے ایرانی قوم کو جرات، خوداعتمادی اور مزاحمت کی ثقافت عطا کی، جبکہ مغرب زدہ عناصر عوام اور ذمہ داران میں خوف پیدا کرکے انہیں دشمن کے سامنے جھکانے کی کوشش کرتے ہیں، مگر ایرانی قوم ان عزائم کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گی۔

''میں نیویارک جارہا ہوں'' نیتن یاہو کی ممدانی کے خلاف گفتگو

نیویارک، 29 جولائی (یواین آئی) اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اعلان کیا ہے کہ وہ ستمبر میں نیویارک میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کا اپنا پروگرام منسوخ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے، حالاں کہ نیویارک کے میئر زہران ممدانی بارہا یہ مطالبہ کرچکے ہیں کہ اگر وہ شہر آئیں تو انھیں گرفتار کیا جائے۔ منگل کو وائٹ ہاؤس میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کے بعد فوکس نیوز کے پریزنٹر شان ہینیٹی کے پروگرام میں انٹرویو دیتے ہوئے نیتن یاہو نے کہا ''میں نیویارک جارہا ہوں۔'' انھوں نے مزید کہا ''میں اس منتخب عہدے دار کے سامنے سچ بولوں گا جو نفرت انگیز بیانات دیتا ہے، جو نیویارک کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے خلاف بھڑکا رہا ہے۔ وہ لوگوں کو نیویارک کے یہودیوں کے خلاف کر رہا ہے۔'' ممدانی ایک عرصے سے غزہ اور لبنان میں اسرائیلی فوج کی فوجی کارروائیوں کے دوران مبینہ مظالم پر نیتن یاہو کو تنقید کا نشانہ بناتے رہے ہیں۔ حال ہی میں انھوں نے نیتن یاہو کو جنگی مجرم اور فلسطینی عوام کے خلاف ہولناک نسل کشی کا معمار قرار دیا تھا۔ اس جنگ میں غزہ کے دسیوں ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ اگرچہ زہران ممدانی نے تسلیم کیا کہ بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کے وارنٹ کی بنیاد پر نیتن یاہو کو گرفتار کرنے کا قانونی اختیار شہری حکام کے پاس نہیں، تاہم انھوں نے وفاقی حکام پر زور دیا کہ وہ ایسا کریں۔ اس کے جواب میں نیتن یاہو نے ممدانی پر نفرت کو ہوا دینے کا الزام عائد کیا اور ان کے بیانات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہ جان بوجھ کر نیویارک کے لوگوں کو وہاں کی یہودی آبادی کے خلاف اکسا رہے ہیں۔ نیتن یاہو نے میزبان شان ہینیٹی سے کہا ''کیا ہم 1930 کی دہائی میں ہیں؟ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اتنی نفرت، اتنے جھوٹ!'' دوسری جانب صدر ٹرمپ نے مشرقِ وسطیٰ، بالخصوص لبنان میں اسرائیل کے جاری حملوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ''وہاں بہت زیادہ لوگ مارے جارہے ہیں۔'' اسی دوران نیویارک کے سابق میئر بل ڈی بلازیو نے بھی ممدانی کے اس مطالبے کی حمایت کی کہ اسرائیلی وزیر اعظم کو گرفتار کیا جائے۔ نیتن یاہو نے کہا ''آئی سی سی حزب اللہ پر فردِ جرم عائد نہیں کرتی، بہ ظاہر انھوں نے حماس پر فردِ جرم عائد کی، مگر ایک ایسے شخص پر جو پہلے ہی مر چکا ہے۔ اس لیے یہ سب جھوٹ ہے۔ یہ سراسر ایک ڈھونگ ہے۔'' اسرائیلی وزیر اعظم نے خبردار کیا کہ بین الاقوامی فوجداری عدالت 'غیر منتخب بیوروکریسی' ہے اور یہ مستقبل میں صدر ٹرمپ یا حتیٰ کہ امریکی فوجیوں کو بھی جنگی مجرم قرار دے سکتی ہے۔

عباس عراقچی کا یوکرینی ہم منصب سے بات چیت کے بعد اہم بیان

ایران کو چند ہفتوں میں چینی دفاعی میزائل نظام کی پہلی کھیپ موصول ہونے کا امکان ہے: برطانوی میڈیا

تہران، 29 جولائی (یواین آئی) ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ یوکرین کے ہم منصب نے انھیں یقین دلایا ہے کہ ایرانی جہاز پر حملہ غیر ارادی تھا عباس عراقچی نے کہا یوکرین کشیدگی نہیں چاہتا، ایران بھی کشیدگی نہیں چاہتا، لیکن ایرانی مفادات پر حملہ ناقابل قبول ہے، اور اس سے ہونے والے نقصانات کی تلافی ضروری ہے دوسری طرف یوکرین کے وزیر خارجہ نے منگل کو کہا کہ انھوں نے ایک ایرانی جہاز پر مہلک حملے کے بعد ایران پر زور دیا ہے کہ وہ کشیدگی میں اضافہ کرنے سے گریز کرے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں آندری سیبیہا نے کہا کہ ان کی ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی سے ''کھل کر بات چیت'' ہوئی، اور انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ یوکرین کی فوجی کارروائیاں صرف ''روسی جارحیت'' کے خلاف اپنے ملک کے دفاع کے لیے ہیں۔ سیبیہا نے کہا ''سفارت کاری کا تقاضا ہے کہ براہِ راست بات کی جائے، خواہ وہ کتنی ہی مشکل کیوں نہ ہو۔ میں نے اس بات پر زور دیا کہ ہمارا مقصد غیر ضروری کشیدگی سے بچنا ہے۔ میں نے ایک بار پھر واضح کیا کہ یوکرین کی تمام کارروائیاں صرف روسی جارحیت کے خلاف اپنے ملک کے دفاع کے لیے ہیں، اور ان کا مقصد کبھی بھی شہری جہازوں یا عام شہریوں کو نشانہ بنانا نہیں رہا۔'' انھوں نے مزید کہا ''یہ بات ایران کے ان بیانات پر بھی لاگو ہوتی ہے جن میں اس کے ایک شہری کی ہلاکت اور حالیہ واقعے میں نشانہ بنائے گئے ایک شہری جہاز کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارا مقصد روسی جارحیت کا مقابلہ کرنا ہے، جو تمام واقعات کی بنیادی وجہ ہے، اور تمام اشتعال انگیزیوں اور جانی نقصان کی مکمل ذمہ داری روس پر عائد ہوتی ہے۔'' یوکرینی وزیر خارجہ نے ایران پر یہ زور بھی دیا کہ وہ جوابی اقدامات سے گریز کرے اور یوکرین کے خلاف روس کی جنگ کے لیے ہر قسم کی معاونت ختم کرے۔

☆برطانوی میڈیا نے ایران کو آئندہ چند ہفتوں میں چین سے فضائی دفاعی میزائل نظام کی پہلی کھیپ موصول ہونے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے نے معاملے سے باخبر 3 ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ ایران کو آئندہ چند ہفتوں کے دوران چین میں تیار کردہ کندھے پر رکھ کر فائر کیے جانے والے فضائی دفاعی میزائل نظام کی پہلی کھیپ موصول ہونے کی توقع ہے۔ برطانوی میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکہ کے ساتھ جاری جنگ کے دوران ایران اپنے فضائی دفاع کو دوبارہ مضبوط بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق اس معاہدے کی مالیت 6 سے 7 کروڑ امریکی ڈالرز کے درمیان ہے اور اس میں 3 سے 4 سو QW-12 اور FN-16 مین پورٹیبل ایئر ڈیفنس سسٹمز (MANPADS) شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ جنگ کے آغاز کے بعد ایران کی قلیل فاصلے کے فضائی دفاع کو مضبوط بنانے کی یہ اب تک کی سب سے بڑی معلوم کوششوں میں سے ایک ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ معاہدہ ہانگ کانگ میں قائم کمپنی ژونگ چنگ باؤشانگ انٹرنیشنل انویسٹمنٹ کے ساتھ طے پایا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مذکورہ کمپنی ایرانی فریق اور چینی سپلائر کے درمیان ثالث کا کردار ادا کر رہی تھی۔ دوسری جانب چین نے اس رپورٹ کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔

نیتن یاہو کا 'ٹرمپ کارڈ' کمزور پڑنے لگا؟

امریکہ میں بڑھتی تنقید، ایران جنگ میں تعطل اور ٹرمپ کی نئی پالیسیوں نے اسرائیلی وزیر اعظم کی سیاسی برتری پر سوالات کھڑے کردیے

تل ابیب، 29 جولائی (یو این آئی) اسرائیلی وزیرِ اعظم بنیامین نیتن یاہو طویل عرصے سے امریکہ کے ساتھ اپنی قریبی سیاسی اور ذاتی تعلقات کو اپنی سب سے بڑی سیاسی طاقت کے طور پر پیش کرتے رہے ہیں، تاہم موجودہ حالات میں یہ تاثر کمزور پڑتا دکھائی دے رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ایران کے خلاف جنگ میں تعطل، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی مشرقِ وسطیٰ میں اسرائیل کو اعتماد میں لیے بغیر معاہدوں کی جانب بڑھتی دلچسپی اور امریکہ میں اسرائیل پر بڑھتی تنقید نے نیتن یاہو کے ٹرمپ کارڈ کی افادیت پر سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ یہ صورتِ حال نیتن یاہو کے لیے ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب انہیں اکتوبر کے آخر میں عام انتخابات، بدعنوانی کے مقدمات اور خطے میں جاری کئی تنازعات کا سامنا ہے۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اس ٹرمپ اور نیتن یاہو ملاقات کا مقصد نا صرف دو طرفہ تعلقات کا اظہار کرنا ہے بلکہ اسرائیلی عوام کو یہ پیغام دینا بھی ہے کہ نیتن یاہو اب بھی وائٹ ہاؤس تک خصوصی رسائی رکھتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ایران کے خلاف کارروائی سے قبل نیتن یاہو نے ٹرمپ کو اس جنگ کی کامیابی اور ایرانی حکومت کے خاتمے کے امکانات پر قائل کیا تھا، تاہم جنگ کے طویل ہونے کے بعد دونوں رہنماؤں کے تعلقات میں تناؤ کی خبریں سامنے آئیں۔ امریکی کانگریس میں بھی اسرائیلی آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے تشدد، ترکیہ کو ایف 35 طیاروں کی ممکنہ فروخت پر اسرائیلی اعتراضات اور سعودی عرب کے ساتھ امریکی جوہری تعاون کے معاہدے پر اختلافات نے نیتن یاہو کی پوزیشن کو متاثر کیا ہے۔ امریکی قدامت پسند شخصیات، جن میں ٹکر کارلسن، مارجوری ٹیلر گرین اور نائب صدر جے ڈی وینس شامل ہیں، حالیہ مہینوں میں نیتن یاہو کی پالیسیوں پر تنقید کر چکے ہیں۔ امریکی صدر ٹرمپ نے بھی ترکیہ کو ایف 35 طیاروں کی فروخت پر اسرائیلی اعتراضات مسترد کرتے ہوئے کہا کہ مجھے کوئی نہیں بتا سکتا کہ امریکا کیا فروخت کرے گا۔ اسرائیل کے سابق سفیر ایلون پنکاس کے مطابق نیتن یاہو اس دورے کے ذریعے اسرائیل میں اپنے حامیوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ان کے ٹرمپ سے تعلقات اب بھی مضبوط ہیں، جبکہ وہ یہ امید بھی رکھتے ہیں کہ ٹرمپ ایک بار پھر ان کے بدعنوانی کے مقدمات میں ان کی حمایت کریں گے۔ کنگز کالج لندن کے تجزیہ کار آہرون بریگمین کا کہنا ہے کہ نیتن یاہو اب امریکہ میں پہلے جیسی سیاسی اہمیت نہیں رکھتے اور بہت سے امریکی حلقے انہیں ایران جنگ میں امریکہ کو دھکیلنے کا ذمے دار سمجھتے ہیں۔ دوسری جانب سابق مشیر اور رائے عامہ کے ماہر مچل باراک کے مطابق نیتن یاہو نے امریکا کے ساتھ تعلقات میں قابلِ ذکر کامیابیاں حاصل کیں، لیکن حالیہ برسوں میں کئی اہم سیاسی پل بھی جلا دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھی ممکن ہے کہ ٹرمپ نیتن یاہو کو جنگی دور کا مؤثر رہنما قرار دیتے ہوئے مستقبل میں اسرائیل کے لیے کسی نئے وزیرِ اعظم کی حمایت کریں۔

یورپی یونین نے نیتن یاہو کے خلاف آئی سی سی وارنٹ کے نفاذ کا مطالبہ کیا

برسیلز، 29 جولائی (یواین آئی) یورپی کمیشن نے ایک بار پھر زور دیا ہے کہ تمام ریاستیں زیرِ التواء گرفتاری کے وارنٹس پر عمل درآمد سمیت بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ جب کہ اسرائیلی وزیرِ اعظم بنجمن نیتن یاہو کا طیارہ دوبارہ کئی آئی سی سی رکن ریاستوں کی فضائی حدود سے ہوتا ہوا امریکہ کی جانب جارہا تھا۔ منگل کو یورپی کمیشن کی دوپہر کی پریس بریفنگ میں ترجمان انوار ال عنونی نے نیتن یاہو کے مخصوص معاملے پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا اور کہا کہ ''آئی سی سی سے متعلق کوئی بھی مخصوص سوال... براہِ راست آئی سی سی سے پوچھا جانا چاہیے'' تاہم انہوں نے یورپی یونین کے موقف کو بروئے کار لاتے ہوئے واضح کیا ''ہم، بطورِ ای یو، آئی سی سی اور روم اسٹیٹوٹ میں درج اصولوں کی حمایت کرتے ہیں۔ ہم عدالت کی آزادی اور غیر جانبداری کا احترام کرتے ہیں، اور ہم، بطورِ ای یو، بین الاقوامی فوجداری انصاف کی جدوجہد میں تعاون کے لیے مضبوط عزم رکھتے ہیں'' انہوں نے 2023 میں یورپی کونسل کے نتائج کا بھی حوالہ دیا اور زور دیا ''کونسل تمام ریاستوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ زیرِ التواء گرفتاری کے وارنٹس کا فوری طور پر نفاذ سمیت وہ عدالت کے ساتھ مکمل تعاون کو یقینی بنائیں۔'' یہ بیانات اس وقت سامنے آئے جب فلائٹ ریڈار کے ڈیٹا کے مطابق نیتن یاہو کا طیارہ پیر کے روز واشنگٹن، ڈی سی جاتے ہوئے یونان، اٹلی اور فرانس کی فضائی حدود سے گزرا، جو کہ روم قانونِ اساسی کی رکن ریاستیں ہیں۔ یہ پرواز بڑی حد تک اُس گزرگاہ کی عکاسی کرتی ہے جسے نیتن یاہو نے 28 دسمبر 2025 اور 10 فروری کو امریکہ کے اپنے سابقہ دوروں کے دوران اختیار کیا تھا۔ ستمبر 2025 میں نیویارک کے ایک سفر کے دوران اُن کا طیارہ یونانی اور اطالوی فضائی حدود سے گزرا مگر فرانسیسی فضائی حدود میں داخل نہیں ہوا تھا۔ آئی سی سی نے نیتن یاہو اور سابق اسرائیلی وزیرِ دفاع یوآو گلانت کے خلاف غزہ میں اسرائیل کے مبینہ نسل کشی کے دوران کیے گئے جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے الزام میں گرفتاری کے وارنٹس جاری کیے ہیں۔ عموماً روم اسٹیٹوٹ کے تحت تعاون کی ذمہ داریاں، بشمول آئی سی سی کے مطلوبین کو گرفتار کرنے کا فرض، اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب متعلقہ فرد کسی رکن ریاست کی زمینی حدود یا اس کے دائرہ اختیار کے تحت آنے والے کسی علاقے میں بذاتِ خود موجود ہو۔

ایک طیارے نے 24 گھنٹے تواتر پرواز کرتے ہوئے نیا ریکارڈ قائم کردیا

لندن، 29 جولائی (یواین آئی) اطلاع کے مطابق اضافی ایندھن ٹینک کے حامل ایک طیارے نے پیسفک اور اٹلانٹک سمندروں کے اوپر سے گزرتے ہوئے 075,23 کلومیٹر کا راستہ بلاکسی وقفہ کے 24 گھنٹے 24 منٹ میں طے کیا۔ یہ پرواز تولوز میں واقع فیکٹری میں لینڈ کرنے کے ساتھ مکمل ہوئی۔ بتایا گیا کہ اس پرواز نے 2005 میں بوئنگ 777-200LR کے ساتھ ہانگ کانگ سے لندن تک پیسفک کے راستے 22 گھنٹے 42 منٹ کا سابقہ ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ پرواز ٹریکنگ پلیٹ فارم Flightradar24 کا کہنا ہے کہ یہ سفر پلیٹ فارم پر سب سے زیادہ مانیٹر کیے جانے والی دوسری پرواز ہے، اور اندازاً 36 لاکھ افراد نے طیارے کے روٹ کو براہِ راست دیکھا۔

الجزائر کی پارلیمنٹ نے پہلی خاتون اسپیکر کا انتخاب کیا

الجزائر، 29 جولائی (یواین آئی) ایک تاریخی اقدام میں الجزائر کی پارلیمنٹ نے منگل کی شام ایک خاتون خالدہ بوفیدیچے کو اپنا اسپیکر منتخب کیا، جس سے وہ ملک کی چوتھی اعلیٰ ترین عہدیدار بن گئیں۔ محترمہ بوفیدیچے، پیشے کے لحاظ سے الرجسٹ ہیں اور دار الحکومت الجزائر کی نمائندگی کرتی ہیں، نیشنل لبریشن فرنٹ (ایف ایل این) کی رکن ہیں، جو الجزائر کی تاریخی آزادی کی پارٹی اور موجودہ حکومت کی اتحادی ہے۔ اس ماہ کے شروع میں ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں ایف ایل این سب سے بڑی فاتح تھی، جس نے 407 میں سے 91 سیٹیں جیتیں۔ تاہم اس الیکشن میں ووٹر ٹرن آؤٹ اب تک کا سب سے کم 21 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ محترمہ بوفیدیچے اپنی پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی رکن ہیں اور پارلیمنٹ میں داخل ہونے سے پہلے مقامی سیاست میں خدمات انجام دے چکی ہیں۔ وہ ایک ایسے ایوان کی صدارت کرتی ہیں جہاں خواتین کی نمائندگی بہت کم ہے۔ اس وقت 407 رکنی پارلیمنٹ میں صرف 25 خواتین (چھ فیصد) ہیں۔ پچھلی پارلیمنٹ میں 38 خواتین ممبران تھیں جبکہ 2017 کے انتخابات کے بعد بننے والی پارلیمنٹ میں کوٹہ سسٹم کے تحت 118 خواتین ممبران پارلیمنٹ شامل تھیں۔

چین کی حوثیوں سے جہازوں کو بحیرۂ احمر میں محفوظ راستہ دینے کی درخواست

بیجنگ، 29 جولائی (یواین آئی) چین نے حوثیوں سے جہازوں کو بحیرۂ احمر میں محفوظ راستہ دینے کی درخواست کردی۔ بین الاقوامی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق چین نے حوثیوں سے براہِ راست مذاکرات کیے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا ہے کہ مذاکرات کا مقصد سعودی عرب کی بندرگاہوں سے چین جانے والے تیل بردار جہازوں کی محفوظ آمدورفت کو یقینی بنانا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حوثیوں نے 20 جولائی کو سعودی بندرگاہوں کی ناکہ بندی کرنے کا اعلان کیا تھا جس کے بعد جہاز رانی کے شعبے میں تشویش پیدا ہوئی۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ چین ان ممالک میں شامل تھا جس نے باب المندب کے راستے سے اپنے جہازوں کی محفوظ نقل و حرکت کے لیے حوثیوں سے براہِ راست رابطہ کیا۔ رپورٹ کے مطابق ایک سینئر ایرانی عہدیدار نے چین کے حوثیوں سے رابطے کی تصدیق کی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ چین یہ کوشش کر رہا ہے کہ بحیرۂ احمر کے ٹرمینلز خاص طور پر ینبع سے تیل کی برآمدات جاری رہیں تاکہ آبنائے ہرمز کی بندش کی وجہ سے رسد میں پیدا ہونے والے کمی کو پورا کیا جاسکے۔ رپورٹ کے مطابق حوثیوں نے اب تک چین جانے والے ہر جہاز کو گزرنے کے لیے انفرادی طور پر منظوری دی ہے اور اس حوالے سے ایران کو بھی آگاہ کردیا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حوثیوں نے ایک ای میل کے ذریعے بین الاقوامی شپنگ کمپنیوں کو خبردار کیا ہے کہ اگر جہاز سعودی عرب کی بندرگاہوں سے سامان لوڈ یا ڈسچارج کرتے ہیں تو ان پر حملہ کیا جا سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق باب المندب کے راستے بحیرۂ احمر میں داخل ہونے والے کچھ جہاز سیکیورٹی خدشات کی وجہ سے پہلے ہی اپنا راستہ بدل چکے ہیں۔ لائیڈز لسٹ انٹیلی جنس اور میرین ٹریفک کے شپ ٹریکنگ ڈیٹا کے مطابق نیو چیمپئن اور نیو پرائم نامی دو بڑے آئل ٹینکر خلیج عدن سے واپس کھلے سمندر کی جانب روانہ ہوگئے ہیں۔

اقتصادی اور سماجی ترقی قوم کی تعمیر کے ضروری پہلو ہیں

راجناتھ نے فوج کے سنٹرل کمانڈ ہسپتال میں 'ڈپارٹمنٹ آف ملٹری میڈیسن' کا افتتاح کیا

لکھنؤ/نئی دہلی، 29 جولائی (یو این آئی) وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے بدھ کو اتر پردیش کے لکھنؤ میں واقع سنٹرل کمانڈ ہسپتال میں ڈپارٹمنٹ آف ملٹری میڈیسن کا ورچوئل طریقے سے افتتاح کیا۔ خاص طور پر ملٹری میڈیسن پر مرکوز یہ ملک کا پہلا مخصوص تعلیمی اور آپریشنل شعبہ ہے۔

وزارت دفاع نے ایک بیان میں کہا کہ اس پہل کا مقصد جنگی وقت کی طبی تیاریوں نیز تحقیق کو فروغ دینا، دیسی اصولوں کی ترقی اور مستقبل کے جنگی میدانوں اور انسانی ہنگامی صورتحال کے لیے مہارت پیدا کرنا ہے۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف میڈیکل سروسز (آرمی) کے زیر اہتمام قائم یہ شعبہ آرمڈ فورسز میڈیکل سروسز (اے ایف ایم ایس) کی آپریشنل طبی تیاریوں کو مضبوط کرنے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ وزیر دفاع نے اس موقع پر کہا کہ اقتصادی اور سماجی ترقی قوم کی تعمیر کے ضروری پہلو ہیں، لیکن کسی بھی قوم کی خودمختاری اور پیش رفت کی اصل بنیاد اس کی فوج کی طاقت اور حوصلے میں مضمر ہے۔ انہوں نے اعتماد کا اظہار کیا کہ ڈپارٹمنٹ آف ملٹری میڈیسن فوجیوں کو جدید طبی امداد یقینی بنا کر قومی سلامتی کو مضبوط کرے گا اور ساتھ ہی فوجیوں کو یہ بھروسہ دلائے گا کہ ضرورت پڑنے پر انہیں دیکھ بھال اور مدد ملے گی۔

یہ شعبہ فوج سے متعلق صدمہ اور نقصان کا تدارک، جنگی نفسیات اور استقامت، ماحولیاتی اور آپریشنل طب، ملٹری میڈیکل لوجسٹکس، کیمیائی، حیاتیاتی، تابکاری، جوہری اور دھماکہ خیز مواد (سی بی آر این ای) میڈیکل ردِعمل، ہنگامی طب اور انتہائی دیکھ بھال، آفات میں طبی دیکھ بھال اور انسانی امداد نیز آفت سے راحت (ایچ اے ڈی آر) کے ساتھ ساتھ تحقیق، آڈٹ اور ڈیٹا تجزیہ جیسے اہم موضوعات پر توجہ مرکوز کرے گا۔ یہ ٹیکنالوجی پر مبنی جنگی میدان کی طب، سیمولیشن پر مبنی تربیت، ٹیلی میڈیسن، طویل مدتی فیلڈ دیکھ بھال اور طبی فیصلوں میں معاونت میں جدت کو بھی فروغ دے گا۔

اس شعبے کی ترقی مرحلہ وار طریقے سے کی جائے گی۔ ابتدائی مرحلے میں تعلیمی پروگراموں کے قیام اور انہیں شروع کیے جانے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ اس کے بعد ایچ اے ڈی آر اور سی بی آر این ای میڈیسن میں بہترین مراکز کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور بالآخر یہ ملٹری میڈیسن کے لیے قومی اور بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ مرکز کے طور پر تیار ہوگا۔

مسٹر سنگھ نے ملٹری میڈیسن کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ جس طرح خلائی طب زمین کے نچلے مدار میں پائلٹوں اور خلابازوں کے سامنے آنے والے چیلنجوں کا حل نکالتی ہے، اسی طرح ملٹری میڈیسن جنگ اور جنگ جیسی صورتحال کے دوران انسانی جسم پر پڑنے والے جسمانی اور ذہنی تناؤ کا مطالعہ کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے فوجی دنیا کے کچھ سب سے پیچیدہ علاقوں اور سخت ترین آب و ہوا میں تعینات ہیں، جہاں انہیں متنوع چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ نیا شعبہ ان آپریشنل ماحول کے مطابق طبی پروٹوکول تیار کرے گا۔

وزیر دفاع نے زور دے کر کہا کہ روایتی ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ موجودہ دور میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کا خطرہ بھی برقرار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی صورتحال میں یہ شعبہ تحقیق اور ترقی کے مرکز کے طور پر کام کرے گا اور تیز رفتار سے ہو رہی تکنیکی پیش رفت سے پیدا ہونے والے نئے خطرات سے نمٹنے میں قوم کو اہل بنائے گا۔

انھوں نے اس نئے ملٹری میڈیسن شعبے کو قوم کی فوجی ذہنیت میں انقلابی تبدیلی کی علامت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں مل کر اس شعبے کو دنیا کے بہترین جنگی میدان کے طبی تحقیقی مرکز٭ میں تبدیل کرنا ہوگا۔

پروگرام میں آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ، دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ، فوج کے نائب سربراہ لیفٹیننٹ جنرل سندیپ جین، سنٹرل کمانڈ کے جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف لیفٹیننٹ جنرل اے سین گپتا، ڈائریکٹر جنرل آرمی میڈیکل کور سرجن وائس ایڈمرل آرتی سرین، ایڈجوٹنٹ جنرل لیفٹیننٹ جنرل وی پی ایس کوشک اور ڈائریکٹر جنرل آرمی میڈیکل سروسز نیز آرمی میڈیکل کور کے کرنل کمانڈنٹ لیفٹیننٹ جنرل سی جی مرلی دھرن، دفاعی شعبے کے ایڈیشنل سکریٹری منیش ترپاٹھی، سنٹرل کمانڈ ہسپتال، لکھنؤ کے کمانڈنٹ میجر جنرل آلوک بھلا اور دیگر سینئر حکام موجود تھے۔

حضرت امام حسینؑ ہدایت کا چراغ اور سفینۂ نجات ہیں: مولانا کلبِ جواد

مجالس و ماتم کا سلسلہ جاری

لکھنؤ: کربلا کے شہداء کی یاد میں حیدری مسجد، بیربل ساہنی مارگ، نیو حیدر آباد میں بدھ کے روز چوتھی مجلس سے مولانا کلبِ جواد نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت امام حسینؑ ہدایت کا چراغ اور سفینۂ نجات ہیں۔ مولانا نے کہا کہ غمِ حسینؑ میں گریہ کرنا عبادت اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی سنت ہے۔ علماء نے تحریر کیا ہے کہ جب حضرت جبرائیلؑ نے حضرت امام حسینؑ کی شہادت کی خبر پیغمبرِ اسلام ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے بہت زیادہ گریہ فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ کربلا کے شہداء کی یاد میں منعقد ہونے والی یہ مجالس ہم سب کے لیے ایک عظیم نعمت ہیں۔ حضرت امام حسینؑ کا مقصد دینِ اسلام کی حفاظت، انسانیت کی بقا اور لوگوں کی ہدایت تھا۔ مولانا کلبِ جواد نے کہا کہ عزاداری ارادۂ الٰہی ہے، جسے کبھی ختم نہیں کیا جا سکتا۔ عزائے حسینؑ کی بنیاد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ اکرم ﷺ نے رکھی ہے۔ مولانا نے جب حضرت امام حسینؑ اور ان کے جانثار ساتھیوں کی شہادت کا منظر بیان کیا تو عزادار اشک بار ہو گئے۔ مجلس کے بعد انجمن دبدبۂ حیدری نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔

یادِ خطیبِ اکبر آج

لکھنؤ: کربلا کے شہداء کی یاد میں جمعرات کو امام باڑہ غفران مآب میں رات 9 بجے یادِ خطیبِ اکبر کے عنوان سے ایک مرثیہ مجلس منعقد ہوگی، جس میں شکیل حسن شمسی مرثیہ پیش کریں گے۔

کربلا امیٹھی، منشی مظفر علی میں امام حسین علیہ السلام کا چہلم 2 اگست کو

لکھنؤ: کربلا امیٹھی، منشی مظفر علی میں حضرت امام حسینؑ کا چہلم 2 اگست (18 صفر) کو منایا جائے گا۔ اس موقع پر مولانا کلبِ جواد دوپہر ایک بجے مجلس سے خطاب کریں گے، جبکہ مجلس کے بعد مختلف انجمنیں نوحہ خوانی اور سینہ زنی کریں گی۔ کربلا منشی مظفر علی، امیٹھی (گوسائی گنج) جانے کے لیے جلوس روضۂ کاظمین، کربلا چوراہا، گردھاری سنگھ کالج، منصور نگر، مہدی گنج، بجاجہ، نکھاس، حسین آباد اور یونٹی کالج سے صبح 11 بجے روانہ ہوگا۔

کربلا عباس باغ میں آج سے تین روزہ مجالس کا آغاز

لکھنؤ: کربلا کے شہداء کی یاد میں جمعرات سے کربلا عباس باغ، بالا گنج میں تین روزہ مجالس (15، 16 اور 17 صفر) کا آغاز ہوگا۔ ان مجالس سے مولانا مشاہد عالم ہر شب 30:8 بجے خطاب کریں گے۔ مجالس کا آغاز قاری امجد اور ارشد تلاوتِ قرآنِ پاک سے کریں گے، جبکہ سوز خوانی منتظر مہدی اور محب عباس انجام دیں گے۔

مجلسِ شبِ چہلم 3 اگست کو

امام باڑہ کنیز عباس (شکیل رضوی)، عباس نگر، مفتی گنج میں 3 اگست کو رات 30:8 بجے تلاوتِ قرآنِ پاک سے مجلس کا آغاز ہوگا۔ مجلس سے مولانا ارشد حسین موسوی خطاب کریں گے، جبکہ مجلس کے بعد مختلف انجمنیں نوحہ خوانی اور سینہ زنی کریں گی۔

ایڈوکیٹ حسن عسکری کا انتقال، مجلس سوئم آج بروز جمعرات

لکھنؤ۔ ۲۹/ جولائی۔ لکھنو کی جانی مانی شخصیت سید حسن عسکری ایڈوکیٹ کا ۲۸/ جولائی کو شب میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ آج کثیر مجمع کے ہمراہ مرحوم کی تشیع جنازہ کے ساتھ کربلا ملکہ جہاں عیش باغ، لکھنؤ میں ۳/ بجے تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ اور مجلس کو مولانا اشفاق سیتھلی نے خطاب کیا، واضح رہے کہ مرحوم تمام تعلیمی اداروں سے وابستہ تھے بالخصوص شیعہ کالج کی بہبودی و ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ مرحوم شیعہ پوسٹ گریجویٹ کالج کے سابق پرنسپل سید افتخار احمد نقوی کے بھائی تھے۔ مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیٹا جو امریکہ میں ملازم ہے اور ایک صاحبزادی جو بھوپال میں مقیم ہیں۔ تدفین میں عزیز و اقارب کے علاوہ چاہنے والوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ یہ اطلاع مرحوم کے بھتیجے سید باقر افتخار نقوی نے دی ہے۔

کوشامبی میں پانچویں جماعت کے دو طلباء کے درمیان پرتشدد تصادم، ایک ہلاک، دوسرا زخمی

کوشامبی: 29 جولائی (پی این ایس) ضلع کے پہاڑپور سدھوار پرائمری اسکول میں بدھ کو پانچویں جماعت کے دو طالب علموں کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی، جس کے نتیجے میں ایک طالب علم کی موت ہو گئی اور دوسرا شدید طور سے زخمی ہو گیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر لاشوں کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوا کر تفتیش شروع کر دی ہے۔ سی او چیل شیونک سنگھ کے مطابق یہ واقعہ چرواتھانہ علاقے کے پہاڑپور سدھوار پرائمری اسکول میں پیش آیا۔ پانچویں جماعت کے دو طالب علموں کے درمیان کسی معاملے پر جھگڑا ہو گیا۔ جھگڑا تیزی سے جسمانی جھگڑے میں بدل گیا۔ لواحقین کا الزام ہے کہ واقعہ کے دوران موجود ٹیچر نے بچوں کو روکنے کی کوشش نہیں کی اور خاموش تماشائی بنے رہے۔ اس جھگڑے میں ویرو کا بیٹا وبھان شدید زخمی ہو گیا۔ حالت بگڑنے پر اسے مقامی اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے پریاگ راج ریفر کر دیا۔ وبھان کی علاج کے دوران موت ہو گئی۔ معصوم بچے کی موت کی اطلاع ملتے ہی اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی بڑی تعداد میں مشتعل دیہاتیوں نے اسکول پہنچ کر ہنگامہ شروع کر دیا۔ گاؤں والوں کو آتے دیکھ کر پرائمری اسکول کے تمام اساتذہ موقع سے فرار ہو گئے۔ ہنگامہ آرائی اور طالب علم کی موت کی اطلاع ملتے ہی، سی او سیراتھو شیونک سنگھ چارواپولیس اسٹیشن فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور تحقیقات اور کارروائی کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے گاؤں والوں کو پرسکون کیا۔ پولیس نے طالب علم کی لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ سی او چیل شیونک سنگھ نے بتایا کہ طالب علم کی موت اور پرائمری اسکول میں ہنگامہ آرائی کی اطلاع ملنے کے بعد وہ جائے وقوعہ پر پہنچے اور گاؤں والوں کو سمجھایا۔ معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔

عراق میں ہوئے حملے کی علمانے سخت الفاظ میں کی مذمت

مقصد حسینی ٹرسٹ نے عراقی حکومت اور عوام سے مکمل حمایت اور یکجہتی کا کیا اظہار

لکھنؤ (پریس ریلیز) (29 جولائی، 2026) کشمیری محلہ واقع مقصد حسینی ٹرسٹ کی جانب سے کشمیری محلہ واقع ایم ایچ ہال میں بعد نماز ظہرین ایک جلسہ ادارہ کے سربراہ، عالم نگر جامع مسجد کے امام جمعہ اور شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن مولانا سید رضا حسین رضوی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی نظامت مولانا شاہد حسینی نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت ربانی سے مولانا اختر حسین نے کیا۔ جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے مولانا رضا حسین نے عراق میں اربعین کے موقع پر بدھ کی صبح کربلا صوبے میں اربعین حسینی کے مواکب اور زائرین پر ہوئے میزائل حملے کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حملے انتہائی بزدلانہ، دہشت گردانہ اور قابل مذمت ہیں۔ انہوں کہا کہ جو رپورٹیں آ رہی ہیں اس سے معلوم ہوا ہے کہ بصرہ، واسط، نینوئی اور کربلا کے صوبوں میں الحشد الشعبیؒ کی افواج کے اڈوے بھی نشانہ بنے ہیں۔ ان حملوں میں 20 لوگ کے شہید اور 32 کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ حملوں میں متعدد عراقی شہریوں کی شہادت پر تعزیت اور عراق کی حکومت اور عوام سے مکمل حمایت اور یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔ جلسہ میں مولانا رضا حسین جرولی، مولانا اختر حسین، مولانا شہاب حسین، مولانا ابوالفضل، مولانا فیصل مرزا کے علاوہ ادارہ کا عملہ موجود تھا۔ اس موقع پر سبھی علما نے متفقہ طور پر کہا کہ یہ جارحیت عراق کی قومی خودمختاری اور علاقائی سالمیت پر ایک واضح حملہ اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 2، پیراگراف 4 اور بین الاقوامی قانون کے بنیادی اصولوں کی صریح خلاف ورزی کو ظاہر کرتا ہے۔ علما نے کہا کہ ہم بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہیں کہ پروردگار سبھی زائرین حضرت امام حسین کو محفوظ رکھے۔ اس موقع پر حملے میں شہید ہوئے افراد کیلئے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی گئی۔

کربلا پر مبینہ حملے کی مذمت، مقدس روضوں کو نقصان پہنچا تو سعودی عرب اور امریکہ ذمہ دار ہوں گے: مولانا یعسوب عباس

لکھنؤ: آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا یاسوب عباس نے اپنے جاری کردہ بیان میں عراق کے مقدس شہر کربلا پر سعودی عرب اور امریکہ کی جانب سے مبینہ طور پر کیے گئے فضائی حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس حملے میں تقریباً 10 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کربلا میں واقع ائمہ کے مقدس روضوں یا شیعہ برادری کے کسی بھی عقیدتی مرکز کو نقصان پہنچایا گیا تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ مولانا یاسوب عباس نے کہا کہ سعودی عرب نے امریکہ کے ساتھ مل کر عراق میں ایران نواز ملیشیا کے ٹھکانوں پر بڑے فضائی حملے کیے، جن کے نتیجے میں متعدد زائرین کی شہادت کی اطلاعات ہیں۔ ان کے مطابق یہ زائرین اربعین کے موقع پر حضرت امام حسینؑ کا چہلم منانے کے لیے عراق کے مقدس شہر کربلا جا رہے تھے۔ انہوں نے اس کارروائی کو انسانیت کے خلاف کھلا ظلم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور اسرائیل ہمیشہ سے شیعہ مکتبِ فکر کے مخالف رہے ہیں اور اب سعودی عرب بھی ان کا سہارا لے کر شیعہ مسلمانوں سے اپنے اسلاف کی شکست اور ناکامی کا بدلہ لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان کے مطابق عراق کے مقدس شہر پر حملہ سعودی عرب کے ظالمانہ طرزِ عمل کا ثبوت ہے۔ مولانا یاسوب عباس نے الزام عائد کیا کہ سعودی عرب ایک اسلامی نہیں بلکہ دہشت گرد ملک ہے، جو اسلام کے نام پر دنیا کو گمراہ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے گناہ افراد پر ظلم کرنا اور اپنے ملک میں جوا اور شراب کو فروغ دینا اسلام کی تعلیمات نہیں بلکہ شیطانی عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیعہ مسلمان گزشتہ 1400 برس سے ظلم اور دہشت گردی کا شکار رہے ہیں اور انہی حالات میں قربانیاں پیش کرتے آئے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس کی حالیہ مثال سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی خامنہ ای اور ان کے اہلِ خانہ کی شہادت ہے، جنہوں نے انسانیت کے تحفظ کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ مولانا یاسوب عباس نے امریکہ، اسرائیل، سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر عراق کے شہر کربلا میں ائمہ کے مقدس روضوں کو نقصان پہنچا تو سعودی عرب اور امریکہ اپنی تباہی کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ آج پوری دنیا امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے معصوم بچوں اور بے گناہ افراد پر ہونے والے مظالم پر خاموش ہے، جبکہ ان کے بقول ایران واحد ملک ہے جو حضرت امام حسینؑ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ان قوتوں کے خلاف حق کی لڑائی لڑ رہا ہے۔ آخر میں مولانا یاسوب عباس نے اقوام متحدہ (یو این او) سے مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملے میں فوری مداخلت کرے۔ انہوں نے اس واقعے کو انسانیت کے خلاف کھلا قتلِ عام قرار دیتے ہوئے امریکہ، اسرائیل، سعودی عرب اور دیگر متعلقہ ممالک پر سخت پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔٭ **نوٹ:** یہ ترجمہ فراہم کردہ ہندی متن کا صحافتی انداز میں معیاری اردو ترجمہ ہے۔ متن میں شامل الزامات اور دعوے متعلقہ مقرر (مولانا یاسوب عباس) سے منسوب ہیں اور ان کی آزادانہ تصدیق اس متن میں موجود نہیں ہے۔

گائے پناہ گاہوں کو بہترین اور خود انحصار بنانے کی سمت کمیشن کی نئی پہل

ہر ضلع کے گائے پناہ گاہوں کے درمیان صحت مند مقابلہ ہوگا، بہترین گائے پناہ گاہوں کو اعزاز اور انعام سے نوازا جائے گا

لکھنؤ: 29 جولائی۔ اتر پردیش گائے خدمت کمیشن اتر پردیش میں گائے کے تحفظ کو مزید موثر بنانے اور گائے پناہ گاہوں کو منظم، بہترین، خودانحصاری اور پیداواری مراکز میں تیار کرنے کے لیے ایک ایکشن پلان تیار کر رہا ہے۔ اسی سلسلے میں، آج کمیشن کے چیئرمین جناب شیام بہاری گپتا، نائب چیئرمین جناب اتل سنگھ اور جناب مہیش شکلا اور اراکین جناب راجیش سنگھ سینگر، جناب رماکانت اپادھیائے اور جناب دیپک گوئل نے گائے کی پناہ گاہوں کی مجموعی ترقی اور کسانوں کو گائے پر مبنی قدرتی کھیتی سے جوڑنے پر تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ ہر ضلع میں گائے پناہ گاہوں کے درمیان صحت مند مقابلہ کی بنیاد پر ایک خصوصی جائزہ اور مقابلہ منعقد کیا جائے گا۔ ان میں گائے پناہ گاہوں کے نظام، سائنسی انتظام، صفائی، مویشیوں کی صحت اور غذائیت، نسل کی بہتری، دودھ کی پیداوار، عوامی شرکت اور خود انحصاری کی کوششوں پر توجہ دی جائے گی۔ نمایاں گائے پناہ گاہوں کو اعزازات اور انعامات سے نوازنے سے، ان کے کامیاب ماڈلز کو دیگر گائے پناہ گاہوں کے لیے ایک تحریک کے طور پر تیار کیا جائے گا۔ اس جائزے میں سال بھر سبز چارے کی دستیابی، بھوسے اور چوکر کا مناسب انتظام، پیداوار کی ایکسپائری تاریخ کا ذکر اور معیاری جانوروں کے چارے پر استعمال، نر اور مادہ بچھڑوں کی سائنسی درجہ بندی، نسل کی بہتری اور دودھ کی پیداوار شامل ہوگی۔ نر مویشیوں کے لیے علیحدہ بیل شیڈ اور منتخب بیلوں کے ذریعے سائنسی افزائش کے نظام کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ مویشیوں کی بہتر صحت کے لیے سک وارڈز، باقاعدہ طبی دیکھ بھال، کمزور مویشیوں اور چھوٹے بچھڑوں کی علیحدہ دیکھ بھال، کم اونچائی والے پانی کے گڑھے اور کھانے کے انتظامات کو یقینی بنانے پر زور دیا جائے گا۔ مویشیوں کی آبادی کے لیے موزوں شیڈ، صفائی ستھرائی، چونے پر مبنی پانی، باؤنڈری وال، رجسٹر، سی سی ٹی وی، اور صفائی کرنے والوں اور دیکھ بھال کرنے والوں کے لیے ضروری سہولیات بھی تشخیص میں شامل کی جائیں گی۔ کمیشن کا مقصد گائے کی پناہ گاہوں کو پیداواری اور خود کفیل یونٹوں میں ترقی دینا ہے، نہ کہ صرف تحفظ کے مراکز۔ اس مقصد کے حصول کے لیے بائیو گیس پلانٹس، گائے کے گوبر اور پیشاب کے سائنسی استعمال، نامیاتی کھادوں اور دیگر ویلیو ایڈڈ مصنوعات کو فروغ دیا جائے گا۔ مزید برآں، قریبی کسانوں کو گائے پر مبنی قدرتی کھیتی کی تربیت فراہم کرنے کے لیے انتظامات تیار کیے جائیں گے۔ اتر پردیش گائے کی خدمت کمیشن کا مقصد صحت مند مقابلہ اور بہترین انتظام کے ذریعے ریاست کے گائے پناہ گاہوں میں گائے کے تحفظ، صحت، غذائیت، صفائی اور خود انحصاری کے بہتر معیارات کو تیار کرنا اور دوسرے گائے پناہ گاہوں تک کامیاب ماڈل لے جانا ہے۔

پیپر لیک اور رام مندر چندے کے معاملے پر ایس پی کا حکومت پر حملہ

اکھلیش یادو کا الزام: صرف قانون سازی سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، شفاف کارروائی اور جواب دہی ضروری ہے

لکھنو: 29 جولائی (پی این ایس) پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران سماجوادی پارٹی (ایس پی) نے پیپر لیک کے مسئلے اور ایودھیا رام مندر میں چندے کے مبینہ استعمال سمیت مختلف معاملات پر مرکزی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ پارٹی کے قومی صدر اور رکن پارلیمنٹ اکھلیش یادو نے کہا کہ ملک میں مسلسل سامنے آنے والے پیپر لیک کے واقعات کی ذمہ داری موجودہ حکومت پر عائد ہوتی ہے اور صرف نئے قوانین بنانے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کے دورِ حکومت میں سب سے زیادہ پیپر لیک کے واقعات پیش آئے ہیں، جس کے باعث نوجوانوں میں شدید ناراضگی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر سے بڑی تعداد میں طلبہ اور نوجوان اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے دہلی پہنچے ہیں اور حکومت کو ان کے سوالات کا جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے پیپر لیک مخالف ترمیمی بل پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ حکومت کو پہلے یہ واضح کرنا چاہیے کہ پہلے سے موجود قوانین کے تحت اب تک کتنے ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی اور کتنے افراد کو سزا ملی۔ ان کے مطابق صرف قانون میں ترمیم کر دینا کافی نہیں، بلکہ اس کے مؤثر نفاذ اور شفاف کارروائی کی بھی ضرورت ہے۔ اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا کہ صرف اتر پردیش میں ہی پیپر لیک کے 20 سے زائد واقعات سامنے آئے، لیکن حکومت نے یہ نہیں بتایا کہ کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مقدمات منطقی انجام تک پہنچے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب بدعنوانی میں حکومت سے وابستہ افراد کے نام سامنے آتے ہیں تو صرف قانون سازی سے مسئلے کا حل ممکن نہیں رہتا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کو پیپر لیک روکنے کے لیے کیے گئے عملی اقدامات اور ان کے نتائج عوام کے سامنے رکھنے چاہییں۔ دریں اثنا سماجوادی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن رام گوپال یادو نے ایودھیا رام مندر سے متعلق چندے کے معاملے پر بھارتیہ جنتا پارٹی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ رام مندر کروڑوں عقیدت مندوں کی آستھا کا معاملہ ہے اور لوگوں نے بھگوان رام کے نام پر مکمل اعتماد کے ساتھ عطیات دیے تھے، اس لیے اس رقم کا استعمال صرف مندر کی تعمیر اور مذہبی مقاصد کے لیے ہونا چاہیے تھا۔ رام گوپال یادو نے کہا کہ اگر چندے کے استعمال پر سوالات اٹھ رہے ہیں تو اس کی غیر جانبدارانہ جانچ ہونی چاہیے، کیونکہ یہ کروڑوں لوگوں کے مذہبی جذبات سے جڑا معاملہ ہے۔

ہمیر پور یگانہ میں پرتشدد تصادم، 8 افراد زخمی، 6 نامزد ملزمان سمیت 12 کے خلاف مقدمہ درج

ہمیر پور: 29 جولائی (پی این ایس) جھریہ تھانہ علاقے کے تحت پہاڑا گاؤں میں واقع سدھا بابا آشرم مندر میں منگل کی رات منعقد یگنا کے دوران معمولی جھگڑا پرتشدد تصادم میں بدل گیا۔ دونوں گروپوں کے درمیان لاٹھیوں اور ڈنڈوں کا شدید تبادلہ ہوا جس کے نتیجے میں ایک فریق کے 8 افراد زخمی ہو گئے۔ زخمی فریق کی شکایت پر پولیس نے چھ نامزد اور چھ نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ اسٹیشن ہاؤس آفیسر منوج کمار پانڈے کے مطابق پہاڑا گاؤں کے سدھا بابا آشرم مندر میں 22 جولائی سے یگنا جاری ہے۔ منگل کو آخری نذرانے کے بعد دعوت کی تیاریاں جاری تھیں، جبکہ بدھ کو کنیا بھوج مقرر تھا۔ اس دوران مندر کے احاطے میں بچوں کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا جو تیزی سے تشدد میں بدل گیا۔ دونوں فریقوں میں لاٹھیوں اور سلاخوں کا زبردست تبادلہ ہوا، جس میں کمل (20)، پون (27)، راہول (25)، آکاش (18)، ادے بھان (60)، کپل (18)، پردیپ (15) اور نریش (25) زخمی ہو گئے۔ کمل کو ابتدائی طبی امداد کے بعد جھانسی میڈیکل کالج ریفر کر دیا گیا، جبکہ پون کا اورائی میں علاج چل رہا ہے۔ دیگر زخمی مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ زخمی کمل کے والد اشوک نے الزام لگایا کہ اروند، وکرم، نیلو عرف نیلیش، راہل، منگل، نوال اور گاؤں کے چھ دیگر لوگ لاٹھیوں اور پستولوں سے لیس یگنا کے مقام پر پہنچے اور یگنا کمیٹی کے ارکان پر حملہ کیا۔ حملہ آوروں نے مبینہ طور پر ان لوگوں کو بھی بچایا جنہوں نے مداخلت کرنے کی کوشش کی، انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دیں اور فرار ہو گئے۔ اشوک نے الزام لگایا کہ مرکزی ملزم نیلو عرف نیلیش جوڑیا علاقہ میں ہسٹری شیٹر ہے اور اس کا تعلق بچھو گینگ سے ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ملزمان کے خلاف پہلے ہی کئی مجرمانہ مقدمات درج ہیں۔

لکھنؤ میں بالٹی میں ڈوب کر 6 ماہ کے بچہ کی موت

لکھنو: 29 جولائی (پی این ایس) راجدھانی کے پی جی آئی تھانہ علاقہ واقع سنگر وپورم کالونی میں بدھ کی صبح ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ گھر میں کھیلتے ہوئے چھ ماہ کا بچہ پانی سے بھری بالٹی میں گر کر ڈوب گیا۔ کافی دیر تک بچہ نظر نہ آنے پر اہل خانہ نے اس کی تلاش شروع کر دی۔ اس دوران وہ بالٹی میں بے ہوش حالت میں ملا۔ اسے فوری طور پر نجی اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے جانچ کے بعد اسے مردہ قرار دے دیا۔ اس حادثہ کے بعد کنبہ میں کہرام مچ گیا۔ جوڑے کی پہلی اولاد تھی: گوسائی گنج - سلطان پور روڈ علاقہ کے کلدیپ اپنی بیوی شیوانی کے ساتھ پی جی آئی تھانہ علاقہ کے چرن بھٹہ روڈ پر واقع سنگر وپورم کالونی میں کرائے کے مکان میں رہتے ہیں۔ دونوں اپنے کنبہ کی کفالت کیلئے مزدوری کرتے ہیں۔ چھ ماہ کا شیوانش ان کا پہلا بچہ تھا۔ کھیلتے وقت شیوانش پانی کی بالٹی میں گر گیا: بدھ کی صبح کلدیپ کام پر چلے گئے جبکہ شیوانی گھر کے کاموں میں مصروف تھی۔ اسی دوران کھیلتے کھیلتے معصوم شیوانش بیڈ کے نیچے رکھی پانی سے بھری بالٹی کے پاس پہنچا اور اس میں گر گیا۔ کچھ دیر بعد جب ماں نے بچہ نہیں دیکھا تو اس کی تلاش شروع کر دی۔ تلاش کے دوران بچے کو بالٹی میں بے ہوش پڑا دیکھ کر وہ حیرت زدہ ہو گئی۔ شیوانی کی چیخ سن کر آس پاس کے لوگ موقع پر پہنچ گئے۔ پڑوسیوں کی مدد سے معصوم بچے کو فوری طور پر نجی اسپتال لے جایا گیا۔ اطلاع ملتے ہی والد کلدیپ بھی اسپتال پہنچ گیا۔ اس نے بچے کو دوسرے اسپتالوں کو بھی دکھایا لیکن ڈاکٹروں نے اسے ہر جگہ مردہ قرار دے دیا۔ حادثے کے بعد اہل خانہ میں کہرام مچ گیا جبکہ پوری کالونی میں سوگ کی فضا ہے۔

جین جی نے کیا آمریت کے منصوبے پر لگا یا بریک؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

ہندوستان کی حالیہ سیاسی تاریخ میں شاید پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ امتحانی پرچوں کے لیک ہونے جیسے بظاہر تعلیمی مسئلے نے حکومت کی سیاسی ساکھ، انتظامی جواب دہی اور جمہوری اقدار کو ایک ساتھ کٹہرے میں کھڑا کر دیا۔ یہ محض نیٹ یا دیگر امتحانات کا بحران نہیں تھا بلکہ نوجوان نسل کے اس ٹوٹتے ہوئے اعتماد کا اظہار تھا، جسے یقین ہونے لگا تھا کہ اگر تعلیم اور روزگار کے دروازے بھی بدعنوانی، انتظامی ناکامی کی نذر ہو جائیں تو احتجاج صرف حق نہیں بلکہ اخلاقی ذمہ داری بن جاتا ہے۔ نیٹ یا دیگر امتحانات کے پرچے لیک ہونے کے خلاف جنتر منتر سے شروع ہونے والا یہ احتجاج پورے انتظامی ڈھانچے کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار بن گیا جس پر ملک کا تعلیمی اور جمہوری مستقبل استوار ہے۔ اس لیے جلد ہی یہ مظاہرہ ملک گیر عوامی تحریک میں تبدیل ہو گیا۔ طلبہ، ان کے والدین، اساتذہ، سماجی کارکن اور عام شہری ایک مشترکہ مقصد کے تحت جمع ہوئے۔ سونم وانگچک کے ساتھ بچوں کی بھوک ہڑتال نے اسے اخلاقی قوت عطا کی تو سوشل میڈیا نے اس تحریک کو ملک کے کونے کونے تک پہنچا دیا۔ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ صرف ایک فرد کی سیاسی ذمہ داری کا معاملہ نہیں بلکہ اس تاثر کا انہدام بھی ہے کہ موجودہ حکومت عوامی دباؤ کے سامنے نہ جھکتی ہے اور نہ ہی سیاسی ذمہ داری قبول کرتی ہے۔ طلبہ و نوجوانوں نے وام پنتھی، سماجی انصاف، لبرل، جمہوری، سیکولرزم کے مقابلہ دائیں بازو، ہندوتوا وادی، اقلیتوں سے جھگڑا کرنے والا، کرونی کیپٹلزم، ایک شخص کی حکمرانی، الیکٹرولر آٹو کریسی، حقوق کے بجائے ڈیوٹی یعنی شہریوں کو رعایا بنانے کے بیانیہ کو بھی چیلنج کیا ہے۔ گزشتہ برسوں میں حکومت پر بار بار یہ الزام عائد کیا جاتا رہا کہ وہ عوامی احتجاج، پارلیمانی تنقید اور اپوزیشن کے مطالبات کو نظر انداز کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ ایسے ماحول میں اگر عوامی تحریک کے نتیجے میں ایک مرکزی وزیر کو جانا پڑے تو اسے معمولی واقعہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اس تحریک کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس کی قیادت کسی روایتی سیاسی جماعت کے ہاتھ میں نہیں تھی بلکہ اس کا اصل چہرہ وہ نوجوان تھے جنہیں آج جین جی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ نسل ہے جو سوشل میڈیا پر سرگرم ہے، روایتی سیاسی نعروں سے زیادہ شفافیت اور جواب دہی کی زبان سمجھتی ہے اور کسی بھی ناانصافی کے خلاف چند گھنٹوں میں قومی رائے عامہ تشکیل دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہی ڈیجیٹل طاقت اس احتجاج کی سب سے بڑی قوت بن کر ابھری۔ تاہم کسی بھی تحریک کا اصل امتحان اس کی علامتی کامیابی نہیں بلکہ اس کے عملی نتائج ہوتے ہیں۔ یہ حقیقت نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ وزیر کے استعفے کے باوجود امتحانی اصلاحات ابھی وعدوں تک محدود ہیں۔ پرچہ لیک کرنے والے تمام عناصر قانون کے شکنجے میں نہیں آئے، متاثرہ طلبہ کو مکمل انصاف نہیں ملا، کئی احتجاجی اب بھی مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں اور فاسٹ ٹریک عدالتوں کی رفتار نے بھی حکومت کے دعووں پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ اگر انصاف کا عمل سست رہے تو صرف سیاسی تبدیلی عوامی اعتماد بحال نہیں کر سکتی۔

جس وقت پارلیمنٹ میں امتحانات ترمیمی بل پاس کیا جا رہا تھا اسی وقت مہاراشٹر میں ایم پی ایس سی ڈرگ انسپکٹر بھرتی کا پیپر لیک کے الزام پر بھاری ہنگامہ چل رہا ہے۔ این سی پی (شرد پوار) کے ایم ایل اے روہت پوار نے دعویٰ کیا ہے کہ 22 مارچ 2026 کو ہوئے اس امتحان کا پیپر دو دن قبل ہی واٹس ایپ پر لیک ہو گیا تھا۔ رہا سوال فاسٹ ٹریک عدالتوں کا تو ملک بھر میں 775 فاسٹ ٹریک عدالتیں ہیں، جن میں دو لاکھ 45 ہزار 579 معاملے زیر التوا ہیں۔ 2025 کے دوران ان عدالتوں نے کل 66500 معاملوں کا نپٹارا کیا تھا۔ فاسٹ ٹریک کورٹ لوگوں کے غصہ کو وقتی طور پر شانت کرنے کا محض ایک ذریعہ ہے۔ طلبہ و نوجونوں کی تحریک کے دوران ایک افسوسناک پہلو بھی سامنے آیا۔ احتجاج کی قیادت سے وابستہ بعض نوجوان رہنماؤں کی جشن مناتے ہوئے تصاویر اور ویڈیوز نے اس تحریک کے اخلاقی وقار کو نقصان پہنچایا۔ یقیناً ہر شخص کو ذاتی زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے، لیکن عوامی تحریکوں میں قیادت کے ہر عمل کی علامتی حیثیت ہوتی ہے۔ جب ہزاروں نوجوان انصاف کی امید میں سڑکوں پر ہوں، بعض جیلوں میں قید ہوں اور کئی خاندان اپنے بچوں کے مستقبل کے لیے پریشان ہوں، تو قیادت سے زیادہ حساس رویے کی توقع فطری ہے۔ نئی نسل کو یہ سمجھنا ہوگا کہ عوامی اعتماد حاصل کرنا جتنا مشکل ہے، اسے برقرار رکھنا اس سے کہیں زیادہ دشوار ہے۔

دوسری طرف حکومت کا رویہ بھی کئی سوالات کو جنم دیتا ہے۔ اگر احتجاج نہ ہوتا تو کیا حکومت اتنی ہی سنجیدگی سے امتحانی نظام میں اصلاحات کی بات کرتی؟ اگر طلبہ سڑکوں پر نہ آتے تو کیا جواب دہی کا یہی معیار اختیار کیا جاتا؟ احتجاج ملک کے ہر شہری کا آئینی حق ہے، مگر پولس نے بچوں پر جس طرح لاٹھی چارج، واٹر کینن، آنسو گیس، پیلٹ گن اور اے کے 47 کا استعمال جس بربریت سے کیا وہ شرمناک ہی نہیں قابل مذمت ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ پولس کے ساتھ سادے کپڑوں میں بھی کچھ جوان بچوں پر لاٹھیاں چلا رہے تھے۔ یہ کون تھے ان کے بارے میں ابھی تک کچھ نہیں بتایا گیا۔ لڑکیوں کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا گیا وہ اور شرمندہ کرنے والا ہے۔ حکومت کی مرضی کے بغیر پولس خود سے اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا سکتی۔ احتجاج کو دبانے کے اس عمل نے رولٹ ایکٹ کی یاد تازہ کر دی۔ یہ سوال اس لیے اہم ہیں کہ جمہوریت میں حکومتوں کی اصل طاقت عوامی اعتماد سے آتی ہے، نہ کہ صرف پارلیمانی اکثریت سے۔ اس تحریک نے ایک اور حقیقت بھی واضح کر دی کہ آج کا نوجوان صرف ملازمت نہیں مانگ رہا بلکہ نظام کی شفافیت کا مطالبہ کر رہا ہے۔ وہ یہ سوال کر رہا ہے کہ اگر امتحان محفوظ نہیں، اگر میرٹ قابل اعتماد نہیں اور اگر ریاست جواب دہ نہیں تو پھر آئین کے مساوات کے وعدے کی عملی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کی محنت کا فیصلہ سفارش، بدعنوانی یا انتظامی ناکامی نہیں بلکہ اس کی صلاحیت کرے۔ یہی سوچ کسی بھی جمہوری معاشرے کی بنیاد ہے۔

اپوزیشن نے بھی اس تحریک میں اپنا کردار ادا کیا۔ راہل گاندھی سمیت متعدد رہنماؤں نے طلبہ کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے سڑک پر احتجاج کیا اور گرفتاری بھی دی۔ اس سے یہ پیغام ضرور گیا کہ طلبہ کے مسائل اب صرف تعلیمی نہیں بلکہ قومی سیاسی مسئلہ بن چکے ہیں۔ تاہم اپوزیشن کے لیے بھی اصل امتحان یہی ہے کہ آیا وہ اس مسئلے کو وقتی سیاسی فائدے سے آگے لے جا کر مستقل اصلاحات کی جدوجہد میں تبدیل کر پاتی ہے یا نہیں۔ یہ کہنا ابھی قبل از وقت ہوگا کہ جین جی نے آمریت کے منصوبے کو مکمل طور پر ناکام بنا دیا ہے۔ البتہ اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اس نسل نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جمہوریت میں عوامی مزاحمت اب بھی زندہ ہے۔ اس نے اقتدار کو یہ پیغام دیا ہے کہ خاموشی کو رضامندی نہ سمجھا جائے اور نوجوانوں کے مستقبل سے کھیلنے کی کوئی بھی کوشش شدید عوامی ردعمل کو جنم دے سکتی ہے۔ جمہوریت صرف انتخابات کا نام نہیں بلکہ مسلسل جواب دہی کا نظام ہے۔ جب حکومت اختلاف رائے کو سننے کے بجائے دبانے لگے، جب پارلیمنٹ میں بحث محدود ہونے لگے اور جب نوجوانوں کو اپنے بنیادی حقوق کے لیے سڑکوں پر آنا پڑے تو یہ کسی بھی جمہوری معاشرے کے لیے تشویش کا موضوع ہے۔ ایسے حالات میں نوجوانوں کا منظم، پُرامن اور آئینی احتجاج جمہوریت کو کمزور نہیں بلکہ مضبوط کرتا ہے۔

آخر میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ جنتر منتر کی تحریک نے بھارت کی سیاست میں ایک نئے دور کا آغاز کیا ہے۔ اس نے ثابت کیا کہ جین جی محض موبائل اسکرینوں کی نسل نہیں بلکہ ضرورت پڑنے پر جمہوری اقدار کے تحفظ کے لیے میدان میں اترنے والی نسل بھی ہے۔ تاہم یہ جدوجہد ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ اگر نوجوان اپنی توانائی کو مستقل عوامی نگرانی، ادارہ جاتی اصلاحات اور آئینی جدوجہد میں تبدیل کر دیتے ہیں تو وہ نہ صرف تعلیمی نظام کو شفاف بنا سکتے ہیں بلکہ کسی بھی آمریت پسند رجحان کے سامنے ایک مضبوط جمہوری دیوار بھی کھڑی کر سکتے ہیں۔ شاید یہی اس تحریک کا سب سے بڑا سبق اور ملک کی جمہوریت کے لیے سب سے بڑی امید ہے۔☆

9810371907

موجودہ حالات اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

مولانا سید اشہد رشیدی

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ملک کے موجودہ حالات مسلم اقلیت کے حوالہ سے نہایت تشویشناک ہیں، ایک طرف اگر ان کو مذہب کی بنیاد پر جانی و مالی نقصانات سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے تو دوسری طرف ان کی عبادت گاہیں اور تعلیمی ادارے بھی زد میں ہے، ایسا نہیں ہے کہ مسلمانوں پر اس سے پہلے حالات نہیں آئے ہیں اور وہ پہلی مرتبہ جانی و مالی نقصانات اٹھا رہے ہیں؛ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ کی تاریخ مصائب سے بھری پڑی ہے اور اس ملک میں بھی مسلمان مشکلات سے دوچار ہوتے رہے ہیں؛ لیکن موجودہ زمانہ میں دو باتیں ایسی سامنے آرہی ہیں کہ جو اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھیں:

(الف) پہلی بات یہ ہے کہ اس دور میں مسلمان اپنے آپ کو بالکل بے بس و بے سہارا سمجھ رہا ہے؛ کیونکہ کسی بھی سرکاری محکمہ میں اس کی کوئی سنوائی نہیں ہو رہی ہے، اور بی جے پی کا کوئی بھی لیڈر ان کی بات سننے کو تیار نہیں ہے، وہ مظلوم بھی ہے اور مجرم بھی اسی کو قرار دیا جا رہا ہے، نہ اس کی کوئی سیاسی طاقت باقی رہ گئی ہے اور نہ ہی کوئی اس کی مظلومیت کو، درد کو اور آہوں و کراہوں کو محسوس کرنے اور عدل و انصاف اور انسانیت کی بنیاد پر مدد کرنے کو تیار ہے، اس سے پہلے ملک میں اس طرح کی صورت حال کبھی پیش نہیں آئی تھی۔

(ب) ملک میں مسلم مخالف فسادات پہلے بھی ہوئے ہیں مگر اسلامی شعائر کے خلاف کھلم کھلا سرکاری سطح پر کبھی کوئی کارروائی نہیں کی جاتی تھی (اکا دکا کارروائی کسی علاقہ میں آپسی رضامندی سے کی گئی ہو تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے) اب حالات یہ ہیں کہ مساجد و مقابر اور مدارس وغیرہ کو بلڈوزر کے ذریعہ بزور طاقت منہدم کرنے کا سلسلہ ملک کے طول و عرض پر ان تمام ریاستوں میں جاری ہے جہاں بی جے پی برسر اقتدار ہے۔ گویا صرف مسلمان ہی نشانے پر نہیں ہے؛ بلکہ اسلام اور اس کے شعائر کو بھی صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے، ان حالات میں ہمیں جوش سے زیادہ ہوش میں آنے کی ضرورت ہے اور نہایت حکمت و دانائی کے ساتھ حالات کے رخ کو بدلنے کی جدوجہد میں مصروف ہو جانا وقت کا ایک اہم تقاضا ہے۔ میرے خیال میں مسلمانوں کو فی الوقت درج ذیل تین باتوں کو ہدف بنا کر اپنی تمام تر طاقت و صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے جدوجہد کا آغاز کر دینا چاہئے:

(۱) ہندو مسلم اتحاد: حکومت وقت سے ہمیں کسی طرح کی خیر کی امید نہیں ہے؛ کیونکہ وہ پارٹی جو مسلم مخالف نعرے لگا کر اقتدار تک پہنچی ہے اس سے مسلمانوں کے لئے ہمدردی یا حقوق کی پاسداری کا تصور محال ہے؛ لیکن اگر ظلم و ستم کے خلاف آواز بلند کرنے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی اٹھ کھڑے ہوں احتجاج کرنے اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے مطالبہ کو لے کر وہ مسلمانوں کے قدم سے قدم ملا کر سامنے آنے کے لئے تیار ہو جائیں تو بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے اور حالات میں خوشگوار تبدیلی آجائے گی، اس کے لئے ہمیں نفرت کے ماحول میں محبت کے پیغام کو عام کرنا ہوگا، بڑے بڑے شہروں سے لے کر گاؤں اور دیہاتوں تک ہندو مسلم اتحاد کے عنوان سے کارنر میٹنگیں کرنی ہوں گی، چھوٹے بڑے پروگرام کرنے پڑیں گے، جن میں اسٹیج سے لیکر شرکاء جلسہ تک ہر سطح پر غیر مسلموں کی بڑی تعداد کو مدعو کرنا ہوگا، اس کے بغیر موجودہ حکومت میں حالات کی تبدیلی کا تصور ایک ایسا خواب ہے جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکے گا؛ کیونکہ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کو روبعمل لانے سے پہلے فرقہ پرستوں کی طرف سے نفرت کو ہوا دی گئی اور آپسی بھائی چارہ کو آگ لگائی گئی اور جب ماحول ان کے حق میں سازگار ہو گیا تو عملی اقدامات کئے گئے؛ اس لئے اس کی طرف توجہ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ: حالات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کی ورکنگ کمیٹی منعقدہ: ۱۴-۱۵ رمئی ۲۰۲۶ء نے ملک بھر میں نفرت و فرقہ پرستی کا مقابلہ کرنے کے لئے محبت کے پیغام کو عام کرنے کا فیصلہ کیا اور یہ طے کیا گیا کہ ہندو مسلم اتحاد کے عنوان سے ایک پروگرام لکھنؤ کے کسی ہال میں رکھا جائے، جس کی انفرادیت یہ ہو کہ صرف اسٹیج پر ہی غیر مسلم دانشوران نہ ہوں بلکہ شرکائے اجلاس میں بھی ان کی تعداد مناسب ہو، اسی کے ساتھ یہ بھی طے کیا گیا کہ اس میں کسی سیاسی لیڈر کو مدعو کرنے کے بجائے تعلیمی اداروں سے جڑے اہم افراد کو مذہبی شخصیات کو اور عدالت سے وابستہ حضرات کو دعوت دی جائے، تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ یہ اپوزیشن کی سیاسی چال ہے۔ الحمد للہ جمعیۃ علماء اتر پردیش نے اس چیلنج کو قبول کیا اور ۱۸ رجولائی ۲۰۲۶ء کو حضرت مولانا سید ارشد صاحب مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند کی زیر صدارت "ہندو مسلم ایکتا سملین" کے عنوان سے ایک نہایت باوقار اور عظیم الشان اجلاس لکھنؤ کے "اٹل بہاری واجپائی کنونشن سینٹر" میں کیا۔ ہال کی کپیسٹی چار سو افراد کی تھی، جس میں ڈھائی سو سے زائد غیر مسلم تھے، توقع سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی، چنانچہ شرکاء کی کل تعداد آٹھ سو سے زائد رہی۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی اور بدھشٹوں نے بیک زبان نفرت کے خلاف آواز اٹھائی اور اخوت کے پیغام کو عام کرنے کا عہد و پیمان کیا۔ اس پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر سپریم کورٹ کی سینئر ایڈوکیٹ محترمہ اندرا جے سنگھ جی اور سنکٹ موچن ہنومان مندر بنارس کے مہنت جناب ڈاکٹر وشمبھر ناتھ مشرا نے شرکت کی، جس کی وجہ سے اس کی افادیت اور معنویت میں زبردست اضافہ ہو گیا۔

آل پارٹیز میٹنگ: ۲۴ رجولائی ۲۰۲۶ء کو محترم جناب محمد ادیب صاحب نے "انڈین مسلم فار سول رائٹ" کے بینر تلے ایک میٹنگ دہلی کے "کانسٹی ٹیوشن کلب" میں کی تھی، جس میں بہت سی مسلم تنظیموں کے نمائندوں کو بلایا گیا تھا، جمعیۃ علماء اتر پردیش کی طرف سے مجھ کو بھی دعوت دی گئی تھی، میں نے وہاں بھی جمعیۃ علماء ہند کے قومی اتحاد کے نظریہ کو پیش کیا، حاضرین نے اس کی بھرپور تائید کی۔

اتحاد کی قوت: ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا ہے کہ جب راجستھان کے جیسلمیر کے علاقہ میں مدارس و مساجد کو بلڈوز کرنے کی کارروائی شروع کی گئی اور غیر مسلم اس کے خلاف روڈ پر نکل آئے تو فی الفور اس کارروائی پر روک لگ گئی، اور فرقہ پرستی کا ننگا ناچ ناچنے والے ناکام ہو گئے، اسی طرح پیپر لیک معاملے میں متحدہ جدوجہد نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ حکومت جس کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ اس میں استعفیٰ نہیں ہوتا ہے وہ بھی جھکنے پر مجبور ہو گئی۔

(۲) تعلیم کا فروغ:- حالات کی تبدیلی میں تعلیم کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہے، جو قوم تعلیم کے میدان میں آگے بڑھ جائے اور محنت کرکے مختلف کورسیز میں اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑ دے اس کو پیچھے ڈھکیلنے والی طاقتیں ناکام ہو جاتی ہیں اور کامیابی اس کا مقدر بن جاتی ہے، ہمیں اس کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دینی چاہئے اور مسلم تعلیمی ادارہ جگہ جگہ کھولنے چاہئیں جن میں کم فیس میں معیاری تعلیم دی جائے۔

(۳) عدالتی کارروائی:- جہاں پر بھی مسلمانوں یا ان کے اداروں کے خلاف کوئی غیر قانونی کارروائی کی جائے فوراً اس کے خلاف عدالت کا دروازہ ضرور کھٹکھٹانا چاہئے اور کسی اچھے وکیل کی خدمات حاصل کرتے ہوئے پوری تیاری کے ساتھ کورٹ میں جانا چاہئے؛ کیونکہ موجودہ نازک حالات میں اگر کہیں سے انصاف کی امید لگائی جا سکتی ہے تو وہ ملک کی عدالتیں ہیں، لوور کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ تک جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جمعیۃ علماء ہند نے قانونی امداد فراہم کرتے ہوئے بہت سے مظلوموں کو انصاف دلایا ہے اور قومی اداروں کی حفاظت میں کامیابی حاصل کی ہے؛ اس لئے اس راستہ سے بھی اپنا قانونی حق حاصل کرنے کی جدوجہد برابر کرتے رہنا چاہئے۔☆☆☆

(مہتمم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی وصدر جمعیۃ علماء اتر پردیش)

تعلیمی اداروں کو سیاسی داؤں پیچ سے دور رکھنا ضروری

یونیورسٹیوں کا وجود، پیپر لیک اور نوجوانوں کے اعتماد کی بحالی ناگزیر

سید شاہ واصف حسن واعظی

ان دنوں ملک میں تعلیم، تعلیمی اداروں اور نوجوانوں کے مستقبل سے متعلق کئی ایسے معاملات زیر بحث ہیں جنہوں نے قومی سطح پر سنجیدہ سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ایک طرف اعلیٰ تعلیمی اداروں کے وجود اور تحفظ کا مسئلہ ہے تو دوسری طرف امتحانی نظام کی شفافیت، پیپر لیک جیسے سنگین واقعات اور طلبہ کے بڑھتے ہوئے اضطراب نے پوری تعلیمی صورتحال کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان تمام معاملات کو سیاسی عینک سے دیکھنے کے بجائے قومی مفاد، آئینی اصولوں اور تعلیمی ضرورتوں کے تناظر میں پرکھا جائے۔ مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کے معاملے میں مجوزہ انہدامی کارروائی پر مرادآباد کمشنر کی جانب سے عبوری روک کا فیصلہ ایک اہم پیش رفت ہے۔ اس فیصلے کو اس اعتبار سے دیکھا جانا چاہیے کہ کسی بھی تعلیمی ادارے کے مستقبل کا فیصلہ جلد بازی، سیاسی جذبات یا اختلافات کی بنیاد پر نہیں بلکہ قانون، انصاف اور آئینی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ عدالتیں اور قانونی ادارے اسی لیے قائم کیے گئے ہیں کہ ہر [illegible]

[illegible] کہ کیا ہر مسئلے کا آخری حل انہدام ہی ہے؟ کیا ایک تعلیمی ادارے کو ختم کر دینا ہی اصلاح کا واحد راستہ ہے؟ یا پھر خامیوں کو دور کرکے، ضابطوں کے مطابق لاتے ہوئے تعلیمی سرگرمیوں کو جاری رکھنا زیادہ بہتر، دانش مندانہ اور قومی مفاد کے مطابق طریقہ ہوگا؟

تعلیمی اداروں سے وابستہ معاملات میں سب سے زیادہ اہمیت طلبہ کے مستقبل کی ہونی چاہیے۔ ایک طالب علم کئی برس محنت کرکے کسی ادارے میں داخلہ لیتا ہے، اپنے خواب وابستہ کرتا ہے اور اپنی زندگی کا قیمتی وقت تعلیم کے حصول میں صرف کرتا ہے۔ ایسے میں کسی بھی فیصلے کے اثرات صرف عمارتوں تک محدود نہیں رہتے بلکہ ہزاروں طلبہ، اساتذہ، ملازمین اور ان کے خاندانوں کی زندگیوں پر بھی براہ راست مرتب ہوتے ہیں۔ اقلیتی تعلیمی ادارے ہوں یا عمومی جامعات، ان کا تحفظ درحقیقت ملک کے تعلیمی مستقبل اور آئینی تنوع کے تحفظ کے مترادف ہے۔

دوسری جانب گزشتہ کچھ عرصے سے پیپر لیک کے مسلسل واقعات نے ملک کے امتحانی نظام پر سنگین سوالات کھڑے کر [illegible]

[illegible] نظام شفاف، محفوظ اور غیر جانبدار ہے اور اس کی محنت کا فیصلہ کسی بدعنوانی یا بے ضابطگی کی نذر نہیں ہوگا۔ امتحانات میں بے ضابطگیوں اور پیپر لیک کے واقعات نے نوجوانوں میں شدید بے چینی پیدا کی۔ مختلف شہروں میں احتجاج ہوئے، حکومت سے جواب دہی کا مطالبہ کیا گیا اور امتحانی نظام میں بنیادی اصلاحات کی آواز بلند ہوئی۔ جمہوری نظام میں نوجوانوں کی آواز کو سننا حکومتوں کی ذمہ داری ہوتی ہے، کیونکہ یہی نوجوان آنے والے ہندوستان کی تعمیر کرنے والے ہیں۔ ان کا اعتماد بحال کرنا صرف سیاسی ضرورت نہیں بلکہ قومی فریضہ ہے۔ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کے مطالبات بھی اسی پس منظر میں سامنے آئے، لیکن اصل سوال کسی ایک وزیر یا ایک عہدے سے کہیں بڑا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا صرف ایک شخصیت کی تبدیلی سے امتحانی نظام کی خامیاں ختم ہو جائیں گی؟ کیا نوجوانوں کا اعتماد بحال ہو جائے گا؟ اگر بنیادی ڈھانچے میں اصلاح نہ ہو، امتحانات کی نگرانی مضبوط نہ بنائی جائے اور ذمہ دار عناصر کے خلاف سخت کارروائی نہ ہو تو صرف چہروں کی [illegible]

سوال کسی ایک یونیورسٹی، کسی ایک امتحان یا کسی ایک احتجاج کا نہیں، بلکہ پورے تعلیمی نظام کے مستقبل کا ہے

نوجوانوں کو یقین ہو کہ ان کی محنت اور صلاحیت ہی ان کی کامیابی کا معیار ہوگی، نہ کہ بدعنوان عناصر کی سازشیں۔

پیپر لیک کے خلاف ملک گیر طلبہ تحریک نے صرف امتحانی نظام کی خامیوں کو ہی بے نقاب نہیں کیا بلکہ احتجاج کے دوران پیش آنے والے بعض واقعات نے شہری آزادیوں، انسانی ہمدردی اور آئینی حقوق کے حوالے سے بھی نئی بحث چھیڑ دی۔ دہلی کے جنتر منتر پر جب ہزاروں طلبہ اپنی جدوجہد کے ایک مرحلے کو کامیابی کے احساس کے ساتھ منا رہے تھے، اسی وقت ایک ایسا شخص وہاں موجود نہیں تھا جو احتجاج کے پہلے دن سے مسلسل مظاہرین کے لیے کھانے اور پانی کا انتظام کر رہا تھا۔ یہ محمد جنید تھے، جو قانون کے طالب علم ہیں۔

اطلاعات کے مطابق محمد جنید کو جمعہ کی شب رام منوہر لوہیا اسپتال کے باہر دہلی پولیس نے حراست میں لے لیا۔ ان سے رات بھر پوچھ گچھ کی گئی اور بعد ازاں غازی آباد کے مسوری علاقے میں چھوڑ دیا گیا۔ بعد میں ایک یوٹیوب چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے وہ جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور آبدیدہ ہو گئے۔ [illegible]

یہ واقعہ سامنے آنے کے بعد اس نے صرف سوشل میڈیا ہی نہیں بلکہ قانونی اور سماجی حلقوں میں بھی توجہ حاصل کی۔ محمد جنید کے اہل خانہ نے بھی مختلف خدشات کا اظہار کیا، جس کے بعد ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (اے پی سی آر) کا ایک اعلیٰ سطحی وفد ان کی رہائش گاہ پہنچا، اہل خانہ سے تفصیلی ملاقات کی، مقدمے سے متعلق تمام پہلوؤں پر معلومات حاصل کیں اور ہر ممکن قانونی تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ اس کے بعد ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے محمد جنید کے اہل خانہ سے ملاقات کی، مقدمے سے متعلق تمام حقائق معلوم کیے اور ہر ممکن قانونی تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ وفد نے 25 جولائی کو ضلع غازی آباد کے تھانہ مسوری کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر (ایس ایچ او) سے بھی ملاقات کر کے مقدمے کے تمام پہلوؤں پر غیر جانب دارانہ، شفاف اور قانون کے مطابق تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ ایک جمہوری معاشرے میں اگر کوئی شہری محض انسانی ہمدردی کی بنیاد پر طلبہ کی خدمت کرتا ہے تو ایسے معاملات میں انصاف، شفافیت اور قانون کی بالادستی کو یقینی بنانا ریاستی اداروں کی ذمہ داری ہے۔

سوال کسی ایک یونیورسٹی، کسی ایک امتحان یا کسی ایک احتجاج کا نہیں، بلکہ پورے تعلیمی نظام کے مستقبل کا ہے۔ باشعور قومیں اپنے تعلیمی اداروں کو کمزور نہیں کرتیں بلکہ انہیں مضبوط بناتی ہیں۔ وہ اختلافات کو آئینی دائرے میں حل کرتی ہیں، اداروں کو منہدم کرنے کی بجائے ان کی اصلاح کو ترجیح دیتی ہیں، امتحانی نظام کو شفاف بناتی ہیں اور نوجوانوں کے [illegible]

9235555776

محض نام بدلنے سے نتائج نہیں بدلتے

تعلیم بنیادی طور پر اعتماد کا نام ہے۔ غیر مستطیع والدین اپنے بچوں کو سرکاری اسکول اس امید کے ساتھ بھیجتے ہیں کہ وہاں انہیں ایسی تعلیم ملے گی جو انہیں بہتر انسان، باشعور شہری اور کامیاب پیشہ ور بنائے۔ اگر تعلیمی ادارے سیاسی یا نظریاتی کشمکش کا مرکز بن جائیں تو سب سے زیادہ نقصان انہی بچوں کا ہوگا جن کا مستقبل ان اداروں سے وابستہ ہے۔ زمینی حقیقت یہ ہے کہ ہر سال لاکھوں نوجوان NEET، JEE، UPSC، BPSC اور دیگر مسابقتی امتحانات کی تیاری کے لیے پٹنہ، کوٹا، دہلی اور دوسرے شہروں کا رخ کرتے ہیں۔ ہزاروں خاندان اپنی محدود آمدنی کا بڑا حصہ کوچنگ پر خرچ کرتے ہیں۔ اگر حکومت واقعی ان اسکولوں کو ایسا معیار فراہم کر دے کہ ایک غریب گھر کا طالب علم بھی وہیں سے قومی سطح کے امتحانات میں کامیابی حاصل کر لے تو یہ تعلیمی تاریخ میں ایک سنگِ میل ثابت ہوگا۔ لیکن اس کے لیے صرف نئے بورڈ نصب کرنا یا عمارتوں کو نئے رنگ میں رنگ دینا کافی نہیں ہے۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر اسکول میں تربیت یافتہ اساتذہ، جدید لیبارٹریاں، افادی لائبریریاں، ڈیجیٹل سہولتیں، باقاعدہ تعلیمی نگرانی، شفاف احتساب اور نتائج پر مبنی نظام کو یقینی بنایا جائے۔ کیونکہ معیاری تعلیم کا تعلق علامتوں سے نہیں بلکہ کارکردگی سے ہوتا ہے۔ اگر یہی اسکول آئندہ برسوں میں انجینئرنگ، میڈیکل، سول سروسز اور دیگر قومی امتحانات میں نمایاں نتائج دینے لگیں تو ان کی نئی شناخت خود بخود عوام کے دلوں میں جگہ بنا لے گی لیکن اگر نتائج جوں کے توں رہے تو یہ سوال بدستور قائم رہے گا کہ تبدیلی صرف نام کی تھی فرسودہ نظام کی نہیں۔

بلاشبہ جمہوری نظام میں حکومتوں کو اپنی ترجیحات طے کرنے کا حق حاصل ہے، لیکن تعلیم ایسا شعبہ ہے جسے سیاسی تبدیلیوں اور نظریاتی کشمکش سے حتیٰ الامکان محفوظ رکھا جانا چاہیے۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں، پالیسیاں بدلتی رہتی ہیں، مگر تعلیمی اداروں کی غیر جانب داری، علمی وقار اور سماجی اعتبار ہمیشہ برقرار رہنا چاہیے۔ ترقی یافتہ معاشروں نے بھی اسی اصول کو اختیار کیا ہے کہ تعلیم کو سیاست سے زیادہ قومی ترقی اور انسانی وسائل کی تعمیر کا ذریعہ بنایا جائے۔ اگر یہ ادارے دیہی علاقوں کے بچوں کو قومی سطح پر کامیابی دلانے، سائنسی مزاج پروان چڑھانے، تحقیقی رجحان پیدا کرنے اور معیاری تعلیم کی مثال بننے میں کامیاب ہوتے ہیں تو یقیناً حکومت کا یہ اقدام قابلِ تحسین ہوگا۔ لیکن اگر بنیادی ڈھانچہ، تدریسی معیار، اساتذہ کی تربیت اور تعلیمی نگرانی میں مطلوبہ بہتری نہ آئی تو صرف نئی شناخت عوام کی توقعات پوری نہیں کر سکے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس پوری بحث کا محور "سرسوتی ودیا نکیتن" یا "ماڈل اسکول" کا نام نہیں بلکہ تعلیم کا معیار ہونا چاہیے۔

تعلیم کسی بھی مہذب معاشرے کی فکری، سماجی اور معاشی ترقی کی بنیاد ہوتی ہے۔ قوموں کی تعمیر و ترقی میں تعلیم کا کردار محض خواندگی تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ ایسی نسل تیار کرتی ہے جو علم، شعور، تنقیدی فکر، آئینی اقدار اور سماجی ذمہ داری کے احساس سے آراستہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی حکومتی سطح پر تعلیمی شعبے میں کوئی اہم تبدیلی یا نئی پالیسی نافذ کی جاتی ہے تو اس کی بازگشت صرف درس گاہوں تک محدود نہیں رہتی بلکہ پورے معاشرے میں ایک سنجیدہ مکالمے کا آغاز ہو جاتا ہے، کیونکہ تعلیم محض ایک شعبہ نہیں بلکہ قوموں کے مستقبل کی تشکیل کا بنیادی ذریعہ ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ قومیں ناموں سے نہیں، علم، تحقیق اور انسانی وسائل کی مضبوطی سے ترقی کرتی ہیں۔ عمارتوں کے رنگ نہیں بلکہ اساتذہ کی صلاحیت، طلبہ کی محنت، جدید نصاب، تحقیقی ماحول، سائنسی مزاج اور فکری آزادی کسی بھی تعلیمی نظام کی حقیقی شناخت ہوتے ہیں۔ اگر حکومت اسکولوں کو واقعی مثالی تعلیمی اداروں میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو یہ اقدام اپنی افادیت خود ثابت کر دے گا اور اس کی کامیابی پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہے گی۔ لیکن اگر تبدیلی صرف ناموں، بورڈوں اور رنگوں تک محدود رہی تو نہ صرف یہ بحث اپنی معنویت کھو دے گی بلکہ بہار کا تعلیمی نظام اپنے بنیادی مسائل کے ساتھ جوں کا توں کھڑا رہے گا۔ تاریخ ہمیشہ نعروں، علامتوں اور ظاہری تبدیلیوں سے نہیں بلکہ نتائج، کارکردگی اور قومی تعمیر میں تعلیم کے حقیقی کردار کی بنیاد پر اپنا فیصلہ سناتی ہے۔ یہی وہ اصل معیار ہے جس پر بہار کے ان نئے نام یافتہ ماڈل اسکولوں کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ ہوگا۔

اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر حکومت واقعی سرکاری اسکولوں کو جدید تعلیمی سہولتوں سے آراستہ کرنے، ڈیجیٹل تعلیم کو فروغ دینے اور قومی سطح کے مسابقتی امتحانات کے لیے مؤثر ماحول فراہم کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو اس کے مثبت اثرات دور رس ہوں گے۔ غریب اور دیہی علاقوں کے باصلاحیت طلبہ کو وہ مواقع میسر آئیں گے، جو اب تک صرف بڑے شہروں یا مہنگے نجی اداروں کے طلبہ کو حاصل رہے ہیں۔ کسی بھی فلاحی ریاست کا اصل مقصد بھی یہی ہونا چاہیے۔ لیکن تصویر کا دوسرا رخ بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ان اسکولوں کا بنیادی ڈھانچہ تقریباً وہی ہے، تدریسی عملہ بھی وہی ہے اور انتظامی نظام میں بھی کوئی نمایاں تبدیلی سامنے نہیں آئی۔ سرکاری تعلیمی نظام آج بھی متعدد بنیادی مسائل سے دوچار ہے۔ ہزاروں اسکول اساتذہ کی قلت، بنیادی سہولتوں کے فقدان، غیر فعال سائنس لیبارٹریوں، کمزور لائبریریوں، ڈیجیٹل وسائل کی کمی اور ناقص تعلیمی نتائج کا سامنا کر رہے ہیں۔ کئی اسکولوں میں ایک ہی استاد متعدد جماعتوں کی تدریس پر مجبور ہے، کہیں سائنس کے اساتذہ دستیاب نہیں تو کہیں ریاضی اور انگریزی کے ماہرین کی کمی ہے۔ ایسے حالات میں اگر حکومت واقعی تعلیمی انقلاب کی خواہاں ہے تو اس کی ترجیح ناموں کی تبدیلی نہیں بلکہ نظامِ تعلیم کی اصلاح ہونی چاہیے۔ کیونکہ محض نام بدلنے سے نتائج نہیں بدلتے۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر اور ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

بورخیس۔ ایک ٹیڑھا لکھاری

محمود احمد قاضی

یہ جو دنیا ہے اس میں ہم جیسے بندے بھی ہوتے ہیں جو دنیا میں آتے ہیں اور مَر جاتے ہیں کیوں کہ یہ آتے ہی مرنے کے لیے ہیں اور کچھ دوسرے ہیں جو ایک شان سے آتے ہیں، زندہ رہنے کے لیے آتے ہیں، وہ زندہ رہتے ہیں اور جب مرتے ہیں تو بھی نہیں مرتے کہ ان کا نام ان کا کام ہمیشہ کے لیے وقت کی پیشانی پر ثبت ہو جاتا ہے۔ غور کیا جائے تو وہ دیکھنے میں ہم جیسے ہی ہوتے ہیں۔ دو کان، ناک، دو آنکھیں، دو پیر، شکم کا ایک دوزخ بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ ذہن کی دولت سے بھی مالا مال ہوتے ہیں اور اس مال ہی کو وہ ساری زندگی خرچ کرتے رہتے ہیں اور یہ مال ہے کہ ختم ہی نہیں ہوتا۔ یا یہی وہ موڑ ہے وہ علاقہ ہے جہاں وہ ہم جیسے نکموں سے علاحدہ قرار پاتے ہیں ان کی کیمسٹری کچھ اور ہی نکلتی ہے۔

دنیا کا جو سماجی نظام ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے، ایک عظیم قسم کا ڈراما ہے، رپھڑ ہے۔ اگر تو اسے جوں کا توں قبول کر لیا جائے تو پھر تو راوی چین ہی چین لکھتا ہے۔ آپ آئے آپ نے زندگی جیسے تیسے کر کے گزاری اور مر لیے۔ سب کچھ خلاص، چھٹی اور جو سوچنے لگتے ہیں اصل میں مصیبت وہ مول لیتے ہیں۔ آگاہی تو ان کے لیے عذاب بن جاتی ہے۔ وہ یہ عذاب ایک درویشانہ استغنا کے ساتھ برداشت کرتے ہیں۔ سقراط، گیلیلیو ایسی ہی کیمسٹری رکھنے والے بندے تھے۔ پھر بیسویں صدی آ گئی پگ پگ چلتے وقت کے دھارے تھکتے نہیں، اسی لیے آئن سٹائن آیا اور بورخیس نے بھی جنم لیا۔ وہ ایسے جیا کہ مر کر بھی نہیں مرا۔ وہ اب تک سب سے زیادہ دل چسپی سے پڑھا جانے والا پُرش ہے۔ کیا چیز ہے یہ ارجنٹائنی! ویسے تو آج کا ینگ لیجنڈ گارسیا مارکیز بھی ایک لاطینی امریکی ہی ہے لیکن یہ بورخیس جناب اس کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ اسے لیجنڈری ورثے، اساطیر، روایات سے پیار بھی ہے اور وہ ساتھ ہی ساتھ انھیں نیگیٹ بھی کیے جاتا ہے کہ ہونا اور نہ ہونا بھی تو اُس کا فیشن ہے۔ اُس کے کردار ہیں بھی اور نہیں بھی۔ وہ خود ہے بھی اور نہیں بھی۔ اُس کا خدا بھی کبھی تو ہے اور کبھی بالکل ہی نہیں ہوتا۔ خدا سے وہ مسلسل چھیڑ چھاڑ کیے جاتا ہے۔

اُس کے پاس ایک ہی کہانی ہے جو مختلف کہانیوں میں بٹی ہوئی ہے۔ اُس کے کرداروں کے حلیے، مہاندرے، ردِعمل عمومی ہیں لیکن اتنے ہی خاص منفرد اور مختلف بھی۔ وہ ان کے ہاتھ میں ایک چاقو تھما دیتا ہے۔ وہ اس سے ایک شخص کو مار دیتے ہیں۔ اُس کی کئی کہانیاں تو شروع ہی مرے ہوئے بندوں کے بیان سے ہوتی ہیں۔ اُس کی کہانی شروع ہی تب ہوتی ہے جب کہ وہ مر چکے ہوتے۔ وہ انھیں پھر سے زندہ کرتا ہے اور ان کے ذریعے وہ مرنے سے پہلے کی اور بعض اوقات مرنے کے بعد کی کہانی بیان کرنے لگتا ہے۔ "اُس نے اپنی موت سے پہلے یا بعد میں اپنے آپ کو خدا کے حضور پایا..." کہانی "Every Thing and Nothing)۔ اور جب اُس کا کوئی کردار کسی دوسرے کو مار دیتا ہے تو بعض اوقات وہ کہتا ہے:

"اُس نے اپنے خون آلود چاقو کو گھاس پر صاف کیا اور پیچھے مُڑ کر دیکھے بغیر مکانوں کے ابھار کی طرف آہستہ سے چل دیا۔ اُس نے اپنا جائز مشن مکمل کر لیا تھا۔ وہ کوئی نہیں تھا۔ زیادہ مناسب انداز میں کہا جائے تو یہ کہ وہ ایک اجنبی بن گیا تھا۔ اس زمین پر اس کا کوئی اور مشن نہیں تھا مگر اُس نے ایک شخص کو مار دیا تھا" (کہانی "The End")

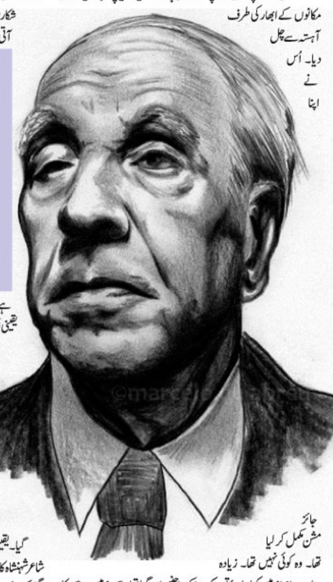

دنیا میں اور بھی بہت سے لکھاری ایسے ہیں جنھوں نے ایبسرڈٹی پہ بہت کچھ لکھا لیکن وہ ایسا کرتے ہوئے محض اور محض ایبسرڈٹی یعنی لایعنیت کا خود بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ بورخیس کے ہاں صورتِ حال قطعی تبدیل ہوتی نظر آتی ہے۔ وہ اس لایعنیت سے معنویت کے اکھوے کو پھوٹنے دیتا ہے۔ وہ ایک ایسا تذبذب اور شک پیچھے چھوڑ دیتا ہے کہ یقین اور بے یقینی ایک دوسرے سے یوں گلے ملتے ہیں کہ وہ حقیقت بھی بن جاتے ہیں بل کہ حقیقت سے زیادہ ایک بڑی حقیقت۔ بڑے کینوس کی حقیقت۔ یہ کام صرف بورخیس جیسا جینیئس ہی کر پاتا ہے ورنہ مٹی کا ڈھیر تو مٹی کا ڈھیر ہی ہوتا ہے۔

"کچھ لوگ ہیں کہانی کو مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی دو چیزیں ایک جیسی نہیں ہو سکتیں۔ ان کا کہنا ہے کہ شاعر کو تو محض ایک نظم پڑھنی تھی جب کہ محل اس کے آخری الفاظ کی ادائی کے ساتھ ہی منظر سے مٹ گیا، غائب ہو گیا اور ختم ہو گیا۔ یقین مانیے، ایسے اسطورہ ادبی تخیلات سے زیادہ کچھ نہیں ہوتے۔ شاعر شہنشاہ کا غلام تھا اور وہ اِسی غلامی میں مر گیا۔ اس کی نظم اس کے لیے بھلا دی گئی کیوں کہ وہ فراموش کر دیے جانے کے ہی قابل تھی اور اُس کی نسل کے لوگ ابھی تک متلاشی ہیں لیکن وہ اس کائنات سے متعلق لفظ ڈھونڈ نہیں پائیں گے"۔

(کہانی "Pavelile of the Palace")

"میں نہیں جانتا کہ ہم دونوں میں سے یہ صفحہ کون لکھ رہا ہے"

(کہانی Borges and I)

زندگی جیسے زگ زیگ چلتی ہے وہ بھی ایسے ہی چلتا ہے۔ وہ سیدھا نہیں ہے اور سیدھا نہیں چلتا نہ ہمیں سیدھے سیدھے چلنے کی تلقین کرتا ہے کہ وہ تلقین شاہ بالکل نہیں ہے۔ وہ تو 'جو ہے' اس کو 'جو نہیں ہے' سے ایسے ملاتا ہے، آپس میں مدغم کرتا ہے کہ حقیقت حقیقت نہ رہتے ہوئے بس ایک اور طرح کی اصلی اور صحیح حقیقت بن جاتی ہے۔ وہ جھوٹ لکھتا ہے اور سچ کہتا ہے۔ وہ کہانیاں خود گھڑتا ہے، بناتا ہے جو کہ ایک فکشن نگار کا اصل وصف ہونا چاہیے۔ بہ شرطِ کہ اُس کی دنیا کوئی ماورائی دنیا نہ ہو کہ اسی دنیا سے ایک آرٹسٹ نئی دنیا میں تخلیق کر سکتا ہے۔

اگر ایک آرٹسٹ بے چین ہے، مضطرب ہے تو وہ یقیناً سچا بھی ہے۔ وہ اِریٹیٹڈ ہے اسی لیے تو وہ ہمیں بھی اریٹیٹ کر سکتا ہے، خود متحیر ہو سکتا ہے اور دوسروں کو بھی اسی تجربے میں شامل کر سکتا ہے کہ وہ حیرت میں مبتلا ہو کر بھی حیرتی نہیں رہتے بل کہ ایک اور نئی دنیا کا دَر اُن کے سامنے وا ہو جاتا ہے۔ ایک ایسی دنیا جس کی سرحدیں پھر انھی کی دنیا سے آ ملتی ہیں اور آشنائی اور ناآشنائی کا یہ ایک مسلسل عمل ہمیں بے عملی اور دوغلے پن کا شکار نہیں ہونے دیتا۔ ہم بے چہرہ ہوتے ہوئے بھی اپنا چہرہ کھو نہیں پاتے بل کہ چہروں پر سجے مکھوٹے اترتے چلے جاتے ہیں۔ لباس تک ہمارے بدنوں سے یوں اترتے ہیں کہ اب عریانی ہی ہمارا لباس ٹھہرتی ہے۔ یہ وہ ملبوس ہے جو مستقل ہے پائے دار ہے کیوں کہ اصل اصل ہے اور نقل نقل۔

بورخیس ایک ٹیڑھا لکھاری ہے اور متنازع بھی اور یہی چیز اُسے دوسروں سے ممتاز کر جاتی ہے۔ وہ 'گول گپّا' ہرگز نہیں۔ وہ ہمیں وہ کچھ بتاتا ہے جس کے بتانے کی واقعی ضرورت رہتی ہے۔ وہ کچھ چھپا بھی لیتا ہے تو واقعی اُس کے چھپانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُس چھپنے اور سامنے آنے کے بیچ میں سے وہ اپنا آپ ہم پر ظاہر کر جاتا ہے۔ بعض اوقات تو ہماری انگلیوں کی پوریں تک شل ہونے لگتی ہیں۔ اپنی لکھتوں کا ایک انتخاب جو اس نے خود کیا اور اس کا نام ہی اُس نے "ذاتی انتخاب" رکھا ہے کے مطابق اسے اپنی کہانیاں "The Golem" "The Circular Ruins"، یا "Chess" پسند ہیں اور ساتھ ہی وہ حوالہ دیتا ہے۔

to thisCove hold that art is expression"
or to a deformation of this,exigency
we owe the worst literature of our,exigency
"time۔

اور اُس کے اپنے الفاظ ہیں:

know that my gods grant me no move"
1961 ,August 16 ."than allusion or mention
(J.L.B)

تو جناب یہ ہے ہمارا بورخیس۔ یہاں اُس سے متعلق صرف چند ایک پہلو ہی سامنے آئے ہیں اور یہاں ضرورت بھی شاید اتنی ہی تھی کہ مکمل بورخیس کے لیے تو یقیناً ایک علاحدہ سے کتاب مرتب کرنی پڑے گی۔ اس نابغہ، اس یگانہ شرفیت کے اتنے رنگ ہیں، اتنے پہلو ہیں کہ ہم اُس کی اپنی تخلیق کردہ دنیا کی "بھول بھلیوں" میں گم ہوتے نظر آتے ہیں۔ تاریخ ہر آدمی، زمین اور موت کے ساتھ "بھول بھلیاں" بھی اُس کا ایک فیشن ہے۔ وہ تاریخ میں رہتے ہوئے ماورائے تاریخ بھی تو ہے۔

☆☆☆☆

بورخیس ایک ٹیڑھا لکھاری ہے اور متنازع بھی اور یہی چیز اُسے دوسروں سے ممتاز کر جاتی ہے۔ وہ 'گول گپّا' ہرگز نہیں۔ وہ ہمیں وہ کچھ بتاتا ہے جس کے بتانے کی واقعی ضرورت رہتی ہے۔ وہ کچھ چھپا بھی لیتا ہے تو واقعی اُس کے چھپانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُس چھپنے اور سامنے آنے کے بیچ میں سے وہ اپنا آپ ہم پر ظاہر کر جاتا ہے۔ بعض اوقات تو ہماری انگلیوں کی پوریں تک شل ہونے لگتی ہیں۔ اپنی لکھتوں کا ایک انتخاب جو اس نے خود کیا اور اس کا نام ہی اُس نے "ذاتی انتخاب" رکھا ہے کے مطابق اسے اپنی کہانیاں "The Golem" "The Circular Ruins"، یا "Chess" پسند ہیں اور ساتھ ہی وہ حوالہ دیتا ہے۔

خاتمہ

بورخیس

نیچے کی طرف ڈھلواں لیٹے ہوئے ریکابیرن نے ادھ کھلی آنکھوں سے رتن کھجور بیل سے بنی ترچھی چھت کو دیکھا۔ دوسرے کمرے سے، بڑے بے ڈھنگے انداز میں، گٹار بجانے کی آواز آ رہی تھی۔ نظر نہ آنے والا یہ آلۂ موسیقی، ختم ہوتے لیکن پھر سے بنتے، لامحدود پیچ و خم پر مبنی چھوٹی سی بھول بھلیاں جیسا تھا۔

بہ تدریج وہ حقیقت کی جانب پلٹا۔ روزمرہ کی ان تفصیلات کی طرف، جو اَب تبدیل نہیں ہو سکیں گی۔ اُس نے ٹانگوں کو ڈھانپتے ہوئے کھردرے اُون سے بنے پانچو Poncho (ایک اصلاً جنوبی امریکی لباس) میں لپٹے اپنے خاصے بڑے بے کار وجود کی طرف غم گیں ہوئے بغیر دیکھا۔ باہر کھلی ہوئی کھڑکیوں کے پار میدان تھا اور سہ پہر پھیلی ہوئی تھی۔ وہ سویا رہا تھا لیکن آسمان ابھی تک روشنی سے بھرا ہوا تھا۔ بائیں ہاتھ سے ٹٹولتے ہوئے آخرکار اُس نے چارپائی سے لٹکتی ہوئی "تانبے کی گھنٹی" کو چھو لیا۔ اُس نے گھنٹی کو دو تین بار بجایا۔ دروازے کی دوسری طرف سے تاروں کے آپس میں ٹکرانے کی مدھم آواز اس تک مسلسل پہنچتی رہی۔ گٹار بجانے والا ایک نیگرو تھا جس نے ایک رات اپنی گائیکی کے فن کا مظاہرہ کیا تھا۔ اُس نے کچھ اور گٹار بجانے والوں کی سنگت میں ایک اجنبی کو گائیکی کے مقابلے کی دعوت دی تھی۔ اپنی بہترین صلاحیتوں کو بہ رُوئے کار لانے کے باوجود وہ جنرل سٹور میں منڈلاتا رہا جیسے وہ کسی کا منتظر ہو۔ اُس نے بہت سا وقت گٹار بجاتے ہوئے صرف کیا لیکن دوبارہ اُس نے گانے کی ہمت نہیں کی۔ شاید اس کی شکست نے اُسے تلخ بنا دیا تھا۔ دوسرے گاہک اُس کے اس بے ضرر ساز کے عادی ہو گئے تھے۔ ریکابیرن یعنی دکان کا مالک گٹار مقابلے کی اس گائیکی کو کبھی بھلا نہیں پائے گا

اپنی کھاٹ پر بیٹھے ہوئے ریکابیرن نے اس خاتمے کو دیکھا۔ ایک حملہ ہوا اور نیگرو پیچھے کی طرف گرا اُس کے پاؤں لڑکھڑا گئے۔ دھوکا دینے کے انداز میں وہ اپنے مخالف کے چہرے پر حملہ آور ہوا اور ایک بڑا وار کرتے ہوئے اُس نے اجنبی کی چھاتی کو چیر دیا۔ پھر ایک اور زخم لگایا جو کہ دکان کا مالک واضح طور پر نہ دیکھ سکا اور فیرو اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکا۔ نیگرو ساکت کھڑا اپنے دشمن کو موت کی تکلیف کو سہتے ہوئے دیکھنے لگا۔ اُس نے اپنے خون آلود چاقو کو گھاس پر صاف کیا اور پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر وہ مکانوں کے ابھار کی طرف آہستہ سے چل دیا۔ اُس نے اپنا جائز مشن مکمل کر لیا تھا وہ کوئی نہیں تھا۔ زیادہ مناسب انداز میں کہا جائے تو یہ کہ وہ ایک اجنبی بن گیا تھا۔ اس زمین پر اس کا کوئی اور مشن نہیں تھا مگر اس نے ایک شخص کو مار دیا تھا۔

کیوں کہ اس سے اگلے دن ہی جب وہ خچر کی کمر پر لدے بوجھ کو درست کر رہا تھا تو اس کے جسم کا دایاں حصہ اچانک مردہ ہو گیا اور اُس کی زبان بند ہو گئی۔ ناولوں کے ہیروؤں کی بدنصیبی پر تھوڑا سا ترس کھاتے ہوئے ہم اپنی بدنصیبیوں پر بہت زیادہ ترس کھانے لگتے ہیں۔ ریکابیرن بھی ایسی استقامت کا حامل نہیں تھا جس نے اپنے فالج کو اس طرح قبول کر لیا تھا جس طرح اس سے پہلے اُس نے امریکا کی غیر مہذب تنہائی کو کیا تھا۔ جان وروں کی طرح اپنے حالات کا عادی ہوتے ہوئے اس نے اس وقت آسمان کی طرف دیکھا اور چاند کے گرد موجود ارغوانی ہالے کو بارش کی پیشین گوئی سمجھا۔

ہندوستانی خدوخال والے ایک لڑکے (غالباً اس کے بیٹوں میں سے ایک تھا) نے دروازے کو آدھا کھولا۔ ریکابیرن نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اس سے پوچھا کہ کیا دکان میں کوئی شخص موجود تھا۔ خاموش طبع لڑکے نے نپے تلے اشاروں میں بتایا کہ وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ (نیگرو بہ ہر حال اس شمار میں نہیں آتا تھا) لاچار آدمی اکیلا رہ گیا۔ اُس نے ایک ہاتھ سے مختصر دورانیے کے لیے گھنٹی بجائی جیسے اُس کے پاس حکم چلانے کی کوئی طاقت ہو۔

اس دن کے ڈوبتے سورج کے نیچے میدان تقریباً ایک خیالی چیز لگ رہا تھا جیسے کہ خواب میں دکھائی دیتا ہے۔ افق پر نقطے کی طرح کچھ جھلملانے لگا پھر یہ اتنا بڑا ہو گیا کہ وہ ایک گھڑسوار میں تبدیل ہو گیا۔ وہ آیا اور پھر بلڈنگ کی طرف آتا ہوا محسوس ہوا۔ ریکابیرن نے چوڑے کنارے والا ہیٹ، لمبا سیاہ پانچو اور چتکبرا گھوڑا دیکھا لیکن اُسے اُس آدمی کا چہرہ نظر نہیں آیا۔ آخرکار گھڑسوار نے سرپٹ دوڑتے ہوئے گھوڑے کی باگیں کھینچیں اور وہ دلکی چال چلنے لگا۔ کوئی دو سو گز دوری پر وہ تیزی سے مڑ گیا۔ ریکابیرن اب اسے دیکھ تو نہیں سکتا تھا لیکن اُس نے اُسے بولتے ہوئے سنا۔ اُس نے اُسے نیچے اترتے ہوئے گھوڑے کو جنگلے کے ساتھ باندھتے اور مضبوط قدموں کے ساتھ دکان میں داخل ہوتے ہوئے محسوس کیا۔

نیگرو نے اپنی آنکھیں گٹار پر سے نہ ہٹاتے ہوئے جیسے کہ وہ وہاں کچھ تلاش کر رہا ہو ملائمت سے کہا۔

"مجھے یقین تھا سینیور۔ میں آپ پر بھروسا کر سکتا تھا"

دوسرے آدمی نے کھردری آواز میں جواب دیا۔

"اور میں تم پر کر سکتا ہوں۔ کالے آدمی"۔ میں نے تمھیں بہت دنوں تک انتظار میں رکھا لیکن اب میں یہاں موجود ہوں۔

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی پھر نیگرو نے جواب دیا۔

"مجھے انتظار کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ میں نے سات سال تک انتظار کیا ہے"

کسی جلدی کے بغیر دوسرے نے وضاحت کی۔

میں سات سال سے زیادہ عرصے تک اپنے بچوں سے ملے بغیر رہا۔ میں نے اُس دن ہی انھیں دیکھا تھا لیکن میں ہر وقت لڑنے والا شخص نظر نہیں آنا چاہتا۔

"میں محسوس کر سکتا ہوں، میں سمجھتا ہوں جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں"۔ نیگرو نے کہا "مجھے آپ پر یقین ہے کہ آپ نے انھیں اچھی حالت میں چھوڑا تھا"۔

اجنبی جس نے بار میں ایک نشست سنبھال لی تھی ایک گہری ہنسی ہنسا۔ اُس نے رم کا آرڈر دیا۔ اُس نے گہری رغبت سے اسے نوش کیا لیکن اسے بالکل ختم نہ کیا۔

"میں نے انھیں کچھ ایسا مشورہ دیا ہے" اُس نے برملا کہا۔ "یہ بے موقع ہرگز نہیں اور پھر اس پر کچھ خرچ بھی نہیں ہوتا۔ میں نے اور چیزوں کے ساتھ انھیں یہ بھی بتا دیا ہے کہ ایک شخص کو دوسرے کا خون نہیں بہانا چاہیے"۔

ایک سُست سُر نیگرو کے جواب سے سبقت لے گیا۔

"آپ نے بہت اچھا کیا۔ اس طرح وہ ہم جیسے نہیں ہوں گے"

"کم از کم وہ میری طرح تو نہیں ہوں گے" اجنبی نے کہا اور پھر اُس نے مزید اضافہ کیا جیسے وہ اونچی آواز کے ساتھ کچھ چبا رہا ہو۔

"تقدیر نے مجھے مارنے پر مجبور کر دیا اور اب ایک بار پھر اس نے میرے ہاتھ میں چاقو دے دیا ہے"۔

نیگرو نے، جیسے کہ اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو، ایک صاحب نظر کی طرح کہا۔

"خزاں دنوں کی بڑھوتری کو مختصر کر دیتی ہے"

"جتنی روشنی رہ گئی ہے وہ میرے لیے کافی ہے" اجنبی نے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا۔

اس نے نیگرو کے بالمقابل کھڑے ہوتے ہوئے اکتاہٹ کے ساتھ کہا۔

"اس گٹار کو چھوڑو۔ آج ایک اور طرح کا راگ تمھارا منتظر ہے"۔

دونوں آدمی دروازے کی طرف بڑھے۔ باہر نکلتے ہوئے نیگرو منمنایا۔

"شاید آج یہ سب کچھ مجھ پر اتنا ہی بھاری ہوگا جیسا کہ یہ پہلی بار ہوا تھا"

دوسرے نے سنجیدگی سے جواب دیا

"پہلی بار اس کا تم پر کوئی بوجھ نہیں تھا۔ اصل بات یہ تھی کہ تم دوسری بار کے لیے منتظر تھے"

وہ اکٹھے چلتے ہوئے مکانوں سے کچھ دور چلے گئے۔ میدان میں ایک مقام اتنا ہی اچھا تھا جتنا کہ کوئی دوسرا اور چاند چمک رہا تھا۔ اچانک انھوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ وہ رک گئے اور اجنبی نے مہمیز کو علاحدہ کرنا شروع کر دیا۔ انھوں نے پہلے ہی اپنے پانچوؤں کو اپنی کلائیوں کے گرد باندھنا شروع کر دیا تھا۔ تب ہی نیگرو نے کہا۔

"اس سے پہلے کہ ہم الجھ جائیں میں آپ سے ایک عنایت کا خواست گار ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مڈبھیڑ میں آپ اپنی بھرپور صلاحیتوں کا اظہار کریں جیسے کہ آج سے سات سال پہلے آپ نے میرے بھائی کو مارتے وقت کیا تھا"

مارٹن فیرو نے شاید پہلی بار اس گفت گو کے دوران نفرت کی آمیزش کو محسوس کیا تھا۔ اُس نے اپنے لہو میں ایک مہمیز سی محسوس کی۔ وہ بھڑ گئے اور تیز دھار لوہے نے نیگرو کے چہرے کو نشانہ بنایا۔

سہ پہر کا ابھی ایک گھنٹا ہی گزرا تھا کہ لگا میدان کچھ کہنے کو تھا۔ یہ کبھی کچھ نہیں کہتا یا شاید یہ بے حد و حساب کہتا ہے یا شاید ہم ہی سمجھ نہیں پاتے یا ہم سمجھ تو لیتے ہیں لیکن یہ موسیقی کی طرح قابلِ تشریح نہیں ہوتا۔

اپنی کھاٹ پر بیٹھے ہوئے ریکابیرن نے اس خاتمے کو دیکھا۔ ایک حملہ ہوا اور نیگرو پیچھے کی طرف گرا اُس کے پاؤں لڑکھڑا گئے۔ دھوکا دینے کے انداز میں وہ اپنے مخالف کے چہرے پر حملہ آور ہوا اور ایک بڑا وار کرتے ہوئے اُس نے اجنبی کی چھاتی کو چیر دیا۔ پھر ایک اور زخم لگایا جو کہ دکان کا مالک واضح طور پر نہ دیکھ سکا اور فیرو اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکا۔ نیگرو ساکت کھڑا اپنے دشمن کو موت کی تکلیف کو سہتے ہوئے دیکھنے لگا۔ اُس نے اپنے خون آلود چاقو کو گھاس پر صاف کیا اور پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر وہ مکانوں کے ابھار کی طرف آہستہ سے چل دیا۔ اُس نے اپنا جائز مشن مکمل کر لیا تھا وہ کوئی نہیں تھا۔ زیادہ مناسب انداز میں کہا جائے تو یہ کہ وہ ایک اجنبی بن گیا تھا۔ اس زمین پر اس کا کوئی اور مشن نہیں تھا مگر اس نے ایک شخص کو مار دیا تھا۔

☆☆☆

ہر کوئی مگر کوئی نہیں

بورخیس

اُس کے بغیر میں کوئی نہیں تھا (حتیٰ کہ اس عہد کی تصاویر بھی اسے کسی دوسرے سے مختلف پیش کرتی تھیں) اور اُس کے الفاظ کے پیچھے (جو کہ نمائشی، اشتعال دلانے والے اور مبالغہ آمیز تھے) کچھ نہیں تھا سوائے ایک جزوی طور پر ٹھنڈے خواب کے، جس کو کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ پہلے پہل اُس نے سوچا کہ ہر کوئی اُس جیسا ہی تھا۔ لیکن ایک کامریڈ نے جسے اُس نے اپنے خالی پن کا حوالہ دیا تھا اُس سے مایوس ہوتے ہوئے اُس پر اُس کی غلطی ظاہر کی تھی اور اُسے احساس دلایا تھا کہ کسی بھی فرد کو اپنی نوع سے مختلف نہیں ہونا چاہیے۔ ایک موقعے پر اس پر کھلا کہ اُسے اپنی مشکل کا حل کتابوں میں ڈھونڈنا چاہیے اور اس طرح اُس نے تھوڑی سی لاطینی سیکھی اور یونانی میں بھی کچھ سدھ بدھ حاصل کی جس کا مشورہ اُسے ایک ہم عصر نے دیا تھا۔ بعد میں اُس نے سوچا کہ اسے وہ کچھ ڈھونڈنا چاہیے جو اُس نے انسانیت کے اساسی رسم و رواج کی تکمیل میں پایا تھا۔ اس طرح اس نے جون کے ایک لمبی سہ پہر میں قیلولے کے اوقات میں Anne Hathaway سے آغاز کیا۔ وہ اپنی عمر کے بیسویں سال کے آس پاس لندن آ گیا۔ جبلی طور پر، اُس نے پہلے ہی اپنے آپ کو "کوئی" سمجھنے کی عادت کی تربیت دے ڈالی تھی۔ اس لیے یہ دریافت نہیں کرنا چاہیے کہ وہ "کوئی" نہیں تھا۔ لندن میں اُس نے پہلے سے تعین شدہ پیشے کو چنا یعنی ایک ایکٹر کا پیشہ جو کہ سٹیج پر لوگوں کے ہجوم کے سامنے 'کسی اور' کے ہونے کا رول ادا کرتا ہے اور لوگ بھی اُسے 'کوئی اور' ہی سمجھنے لگتے ہیں۔ اُس کے فنِ اداکاری نے اُسے ایک اطمینان بخشا تھا اور یہ اب تک پہلا اطمینان تھا جو اُسے حاصل ہوا تھا۔ اور پھر ایک بار جب نظم کی آخری لائن کو بہت سراہا گیا اور آخری مردہ شخص کو بھی سٹیج سے ہٹا لیا گیا تو اس نے مصنوعی پن کے نفرت انگیز ذائقے کو بھی چکھ لیا۔ وہ فیریکس یا ٹیمبرلین کی صورت میں سٹیج چھوڑتا اور دوبارہ 'کوئی نہیں' بن جاتا۔ پس اُس نے مغلوب ہوتے ہوئے دوسری المیہ کہانیوں اور دوسرے سورماؤں کو تصور میں لانا شروع کر دیا۔ اور اس طرح جب کہ اس کا جسم لندن کے مے کدوں اور قحبہ خانوں میں اپنے جسمانی مقدر کے تابع تھا وہ روحانی سطح پر کاہن کی پیشن گوئی کو خاطر میں نہ لانے والا سیزر تھا۔ دل لگی کے کھیل سے شدید نفرت کرنے والی جولیٹ اور جادوگرنیوں سے جو تباہی و بربادی (Fates) بھی تھیں خلیج زار پر اُن سے گفت گو کرنے والا میک بتھ بھی تھا۔ کوئی اور شخص اس کی طرح کبھی اتنے زیادہ آدمیوں جیسا نہیں ہوا تھا۔ مصری دیوتا (Proteus) پروٹیئس کی طرح جو ہر کسی کے روپ میں اپنے آپ کو ظاہر کر سکتا تھا۔ وقتاً فوقتاً وہ اپنی اداکاری کے کسی مبہم سرے پر ایک اعتراف کرتا جس کے متعلق اسے یقین تھا کہ اس کی کبھی رمزکشائی نہیں ہو سکتی تھی۔ رچرڈ کہتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں بہت سے کردار ادا کرتا ہے اور آئی آگو "I ago" متجسس انداز میں کہتا ہے "میں جو ہوں وہ نہیں ہوں"۔ ہونے کے بنیادی واحد پن، خواب دیکھنے کے عمل اور اداکاری نے اس کی ذات کو کئی مشہور جملوں کے حوالے سے متحرک کیا۔

وہ بیس سال تک اس طے شدہ فریبِ نظر پر عمل پیرا رہا۔ لیکن ایک صبح وہ معدے کی گرانی، اور اُن بادشاہوں کی طرح جو بالآخر تلوار سے مر جاتے ہیں اور اُن بدقسمت عاشقوں کی طرح جو مائل اور منحرف ہوتے ہوئے ترنم ریز ہو کر مر جاتے ہیں، کے خوف میں مبتلا ہوا۔ عین اُسی دن اُس نے اپنا تھیٹر بیچ دیا۔ ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ اپنے آبائی گاؤں میں واپس چلا آیا جہاں اُس نے اپنے لڑکپن کے درختوں اور دریاؤں کو بازیاب کیا۔ اُس نے ان درختوں اور دریاؤں کا تعلق اُس بلند مرتبہ اساطیری سراب اور لاطینی کہاوت سے نہ جوڑا جسے فن کی دیوی Muse نے جشن کے طور پر منایا تھا۔ اسے 'کوئی' تو ہونا تھا پس وہ ایک ریٹائرڈ ناظمِ تفریحات بن گیا جس نے اپنی قسمت آزمائی: اور جسے قرض دینے، قانونی مقدمات دائر کرنے اور معمولی سودخوری میں دل چسپی تھی۔ یہ کردار میں ہی تھا یعنی اس کردار میں کہ اُس نے آخری بے روح وصیت لکھوائی اور وصیت نامہ جیسے کہ ہم جانتے ہیں اُس نے جان بوجھ کر اس میں سے رقت انگیز یادداشت اور ادبی تاثر کو شامل نہیں کیا تھا۔ اس کی پس پائی کے بعد لندن کے دوست اُس سے ملنے آیا کرتے تھے اور وہ ان کے لیے ایک بار پھر شاعر کا کردار ادا کیا کرتا تھا۔

تاریخی طور پر ہمیں مزید پتا چلتا ہے کہ اُس نے اپنی موت سے پہلے یا بعد میں اپنے آپ کو خدا کے حضور میں پایا اور کہا: "میں، جو کہ بہت سارے آدمیوں کی صورت میں رہنے میں ناکام رہا ہوں، صرف ایک آدمی بن کر رہنا چاہتا ہوں یعنی صرف خود۔" ایک بگولے میں سے خدا کی آواز گونجی: "میں 'کوئی اور' نہیں ہوں۔ میں نے اسی طرح دنیا کا خواب دیکھا تھا جیسے کہ اے میرے شیکسپیئر! تم نے، اپنی اداکاری کا خواب دیکھا تھا۔ میرے خواب کی ہیئتوں میں سے ایک تمھاری تھی جو میری طرح بہت سی ہیں اور "کوئی" بھی نہیں۔

محل کی حکایت

بورخیس

اُس دن پہلے شہنشاہ نے اپنے محل میں سے شاعر کی نمائش کا اہتمام کیا۔ جب وہ باغ کی ڈھلان سے چمک دار آئینوں اور گنجلک جونیپر ۱ کی باڑ جس کی مشابہت بھول بھلیوں جیسی تھی کی طرف چل رہے تھے۔ وہ اپنے پیچھے ایک ایک کر کے مغربی طرز کی ایسی مہتابیاں ۲ چھوڑے جا رہے تھے جو تقریباً لامتناہی ایمفی تھیٹر کی گریڈائن ۳ کی طرح تھیں۔ پہلے تو ایسے لگا جیسے وہ باہمی رضامندی سے کوئی کھیل کھیل رہے ہوں۔ لیکن بعد میں وہ کسی بدگمانی یا اندیشے کے بغیر نیچے کی طرف جانے والے اُن سیدھے راستوں کے مسلسل نازک موڑوں اور چھپی ہوئی گولائیوں میں گم ہو گئے۔ آدھی رات کو سیاروں کے مشاہدے اور ایک بروقت اور موزوں کچھوے کی قربانی دینے کی وجہ سے ان کی اس بہ ظاہر طلسمی اقلیم سے گلوخلاصی ہوئی لیکن وہ آخر تک اپنے آپ کو گم ہو جانے کے احساس سے نہ چھڑا سکے۔ بعد میں وہ خواب گاہوں، انگنائیوں، لائبریریوں اور آبی گھڑی سے مزین ڈرائنگ روموں میں سے گزرے اور ایک صبح انھوں نے ایک بُرج سے ایک پتھر کا آدمی تخلیق کیا جو اُن سے ہمیشہ کے لیے کھو گیا۔ چندن کی لکڑی سے بنے ڈونگے میں انھوں نے سب سے درخشاں دریاؤں کو یا صرف ایک ہی دریا کو کئی بار پار کیا۔ شاہی جلوس گزرتا تو لوگ زمین بوسی کرتے لیکن ایک دن وہ ایک ایسے جزیرے پر پہنچے جہاں ایک شخص نے ایسا نہ کیا کیوں کہ اُس نے کبھی "آسمانی بیٹے" کو نہیں دیکھا تھا اور جلاد کو اس کا سر قلم کرنا پڑا۔ ان کی آنکھوں نے کالے بالوں والے سروں، کالے رقصوں اور سونے کے پیچیدہ نقابوں کو لاتعلقی سے دیکھا جو حقیقی تھا، خود کو اُس سے جو خواب میں دیکھا گیا تھا، گڈمڈ کرتا تھا بل کہ اس سے بھی زیادہ جو خواب کی ہیئتوں میں سے ایک تھا وہی حقیقی تھا۔ یہ ناممکن معلوم ہوتا تھا کہ زمین باغوں، آبی گزرگاہوں، فنِ عمارت گری اور شان و شوکت کی دوسری ہیئتوں کے علاوہ کوئی چیز ہو۔ ہر سو قدم پر ایک بُرج ہوا کو کاٹتا تھا۔ آنکھوں کو اُن کا رنگ ایک جیسا لگتا تھا حالاں کہ پہلا پیلا اور آخری قرمزی تھا۔ اُن کی درجہ بندی بہت نازک اور سیریز بہت لمبی تھی۔

آخری برج کی بنیاد کے قریب اُس شاعر نے (جو اُن تمام عجائبات سے جو سب کے لیے ایک عجوبہ تھے بے تعلق سا لگتا تھا) ایک مختصر نظم پڑھی جسے آج ہم ایک زندہ رہنے والی نظم کے طور پر یاد کرتے ہیں اور جیسا کہ خوش اسلوب مورخین اکثر کہتے ہیں کہ شاعر نے اس نظم کو موت اور ابدیت کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس کا متن گم ہو چکا ہے۔ کچھ کے نزدیک یہ نظم صرف ایک سطر پر مشتمل تھی جب کہ دوسرے کہتے ہیں کہ یہ صرف ایک لفظ پر مبنی تھی۔ حتمی اور ناقابلِ یقین بات یہ ہے کہ یہ بے حد وسیع محل اس نظم میں اپنی باریک ترین جزئیات کے ساتھ موجود تھا۔ شان دار ظروف چینی اور اُن کے ڈیزائن۔ صبح صادق کی روشنی اور شام کے دھندلکے، اژدھوں، دیوتاؤں اور فانیوں کے اس شان دار سلسلہ شاہی کا یہ خوش باش یا بدقسمت باشندہ جو کہ اس کے ناقابلِ پیمائش ماضی میں آباد رہا تھا... ہر کوئی خاموش تھا لیکن شہنشاہ بے ساختہ بول اٹھا "تم نے مجھے میرے محل سے محروم کر دیا ہے" اور جلاد کی تلوار نے شاعر کی گردن اڑا دی۔

کچھ لوگ اس کہانی کو مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی دو چیزیں ایک جیسی نہیں ہو سکتیں۔ ان کا کہنا ہے کہ شاعر کو تو محض ایک نظم پڑھنا تھی جب کہ محل اس کے آخری الفاظ کی ادائی کے ساتھ ہی منظر سے مٹ گیا، غائب ہو گیا اور ختم ہو گیا۔ یقین مانیے ایسے اسطورہ ادبی تخیلات سے زیادہ کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔

شاعر شہنشاہ کا غلام تھا اور وہ اسی غلامی میں مر گیا۔ اُس کی نظم اس لیے بھلا دی گئی کیوں کہ وہ فراموش کر دیے جانے کے ہی قابل تھی۔ اس کی نسل کے لوگ ابھی تک متلاشی ہیں لیکن وہ اس کائنات سے متعلق لفظ ڈھونڈ نہیں پائیں گے۔

(۱) ایک قسم کی صنوبری، سدابہار جھاڑی
(۲) بالکنیاں
(۳) سیڑھیوں یا نشستوں کی قطار در قطار کا ایک سلسلہ

(بشکریہ: ادبی دنیا)

طلبا پر بربریت کیلئے وزیر داخلہ ذمہ دار، راہل کا سنگین الزام

راہل گاندھی نے کہا کہ "میں نے کئی بار اسپیکر سے گزارش کی اور بی جے پی کے سینئر لیڈران سے بھی کہا، لیکن پھر بھی مجھے بولنے نہیں دیا گیا، انھیں اعتراض تھا کہ میں نے امت شاہ کا نام لیا تھا

نئی دہلی (ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے آج پریس کانفرنس کرا ایک بار پھر لوک سبھا میں انھیں بولنے کی اجازت نہ دیے جانے کا سنگین الزام عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ دہلی میں مظاہرین طلبا پر 5 طریقوں سے بربریت ہوئی، اس کے لیے امت شاہ ذمہ دار ہیں۔ جب اس بارے میں لوک سبھا میں بات رکھنے کی کوشش ہوئی تو موقع ہی نہیں دیا گیا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ "میں نے اسپیکر سے کئی بار گزارش کی اور بی جے پی کے سینئر لیڈران سے بھی کہا، لیکن پھر بھی مجھے بولنے نہیں دیا گیا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "میں نے امت شاہ کا نام لیا تھا۔ طلبا پر بربریت کے لیے امت شاہ ذمہ دار ہیں۔ اس پر مجھ سے معافی کے لیے کہا گیا۔ میں بی جے پی اور آر ایس ایس سے کبھی معافی نہیں مانگوں گا۔" پریس کانفرنس میں میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ "جیسا کہ آپ نے آج دیکھا، لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد کو بولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ حکومت کے دیگر اراکین کو بولنے کی اجازت دی گئی، لیکن مجھے بولنے نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ میں نے امت شاہ کے بارے میں کچھ کہا تھا۔ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ طلبا کے خلاف کی گئی بربریت کے ذمہ دار امت شاہ ہیں۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "مجھے یہ یقین دہانی بھی کرائی گئی کہ اگر میں معذرت کرلوں تو مجھے اپنی بات جاری رکھنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں کبھی بھی، کسی بھی صورت میں بی جے پی، آر ایس ایس یا ان سے وابستہ کسی بھی شخص سے معافی نہیں مانگوں گا۔ دوسری بات یہ کہ حزب اختلاف کے قائد کی حیثیت سے ملک کے اہم مسائل اٹھانا میرا حق ہے۔"

کانگریس رکن پارلیمنٹ نے واضح لفظوں میں کہا کہ ان کے نزدیک آج سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ دہلی کی سڑکوں پر طلبا کے ساتھ بربریت کی گئی۔ انھوں نے بربریت کے 5 طریقوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "ان پر پیلیٹ گنوں سے فائرنگ کی گئی۔ ان پر صرف عام لاٹھیاں نہیں برسائی گئیں بلکہ کیل لگی لاٹھیوں اور برقی شاک دینے والے ڈنڈوں کا بھی استعمال کیا گیا۔ خواتین و بچوں کی پٹائی کی گئی اور سادہ وردی والوں نے بھی طلبا کی پٹائی کی۔" وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "مظاہرین کے خلاف چہرہ شناخت کرنے والی ٹیکنالوجی (فیشیل ریکگنیشن) استعمال کی جا رہی ہے۔ انہیں دوبارہ آواز اٹھانے سے روکنے کے لیے بجرنگ دل کو متحرک کیا جا رہا ہے تاکہ انہیں خوف زدہ کیا جا سکے۔" امت شاہ کو ہدف تنقید بناتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ وہ مظاہرین طلبا پر بربریت کے ذمہ دار ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ "صرف دو ہی امکانات ہیں۔ وزیر داخلہ امت شاہ نے پیلیٹ گنوں کے استعمال، لاٹھی چارج اور برقی شاک دینے والے ڈنڈوں کے استعمال کا حکم دیا تھا۔ یا پھر امت شاہ کو معلوم ہی نہیں تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ ان کی نااہلی ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "دونوں ہی صورتوں میں انہیں اپنے عہدے سے جانا چاہیے۔"

راہل گاندھی نے پارلیمنٹ میں امت شاہ کی غیر حاضری کا بھی ذکر اپنی پریس کانفرنس میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ "آج امت شاہ لوک سبھا میں نہیں آئے، کیونکہ وہ قصوروار ہیں۔ اگر قصوروار نہیں ہوتے تو ایوان میں آ کر جواب دے دیتے۔ اس لیے ہم کہہ رہے ہیں کہ انہیں وزیر داخلہ کے عہدہ سے ہٹنا ہوگا۔" انھوں نے عزم ظاہر کیا کہ "ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ جن طلبا کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا، انہیں انصاف ملے۔ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ جن لوگوں نے ہمارے طلبا پر پیلیٹ گنوں سے فائرنگ کی، انہیں سزا ملے۔ اپوزیشن طلبا کو یہ یقین دہانی کراتی ہے کہ اس معاملے میں جوابدہی ضرور طے کی جائے گی۔" حزب اختلاف کے قائد نے وزیر اعظم کو کچھ مشورے بھی دیے۔ انھوں نے کہا کہ "امت شاہ کو برطرف کریں۔ سپریم کورٹ کی نگرانی میں ایک آزاد اور بااختیار اعلیٰ سطحی کمیٹی سے تحقیقات کرائیں۔ کم از کم اخلاقی طور پر اس واقعے کی ذمہ داری قبول کریں۔" وہ کچھ حقائق سامنے رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ "طلبا پر تشدد دہلی پولیس اور آر اے ایف (ریپڈ ایکشن فورس) نے کی ہے۔ یہ دونوں ہی وزارت داخلہ کو رپورٹ کرتے ہیں۔"

راہل گاندھی نے میڈیا اہلکاروں کے سامنے اپنے اس خط کا بھی ذکر کیا، جو انھوں نے چند روز قبل مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو لکھا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ "میں نے 25 جولائی کو وزیر داخلہ امت شاہ کو چٹھی لکھ کر 2 سوالات پوچھے تھے۔ پہلا، کیا آپ نے طلبا پر 'لیتھل فورس' استعمال کرنے کا حکم دیا؟ دوسرا، سادے کپڑوں میں طلبا کو لاٹھیوں سے مارنے والے لوگ کون تھے؟ لیکن سوالوں کا کوئی جواب نہیں ملا۔" آخر میں وہ کہتے ہیں کہ "آج نہیں تو کل طلبا کو انصاف ضرور ملے گا۔ ایسی صورت میں مودی حکومت کو ہمارا مشورہ ہے کہ امت شاہ کو وزیر داخلہ کے عہدہ سے ہٹایا جائے اور دہلی میں طلبا پر کی گئی بربریت کی سپریم کورٹ کی نگرانی میں ایک خودمختار اعلیٰ اختیار یافتہ کمیٹی سے جانچ کرائی جائے۔"

سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کو کوئلہ بلاک الاٹمنٹ معاملہ میں ملی 'سپریم' راحت، سمن رد کرنے کا فیصلہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے 29 جولائی کو کوئلہ بلاک الاٹمنٹ معاملہ میں اہم فیصلہ سناتے ہوئے سابق وزیر اعظم آنجہانی ڈاکٹر منموہن سنگھ کو سمن جاری کرنے سے متعلق خصوصی سی بی آئی عدالت کے 2015 کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ عدالت نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ ٹرائل کورٹ کے پاس سی بی آئی کی کلوزر رپورٹ کو مسترد کرنے اور ان کے خلاف نوٹس لینے کی کوئی بنیاد موجود نہیں تھی۔ چیف جسٹس جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باغچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے سابق وزیر اعظم کی اپیل منظور کرتے ہوئے انہیں کلین چٹ دینے والی سی بی آئی کی کلوزر رپورٹ کو قبول کرلیا اور معاملے سے متعلق کارروائی ختم کردی۔ قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ کا انتقال دسمبر 2024 میں ہو چکا تھا، اس کے باوجود سپریم کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے حکم کے جواز کی جانچ کرنے کا فیصلہ کیا، کیونکہ اس میں ان کے خلاف کئی منفی تبصرے کیے گئے تھے۔ آنجہانی سابق وزیر اعظم کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل کپل سبل نے کہا کہ منموہن سنگھ کے انتقال کے بعد اگرچہ تکنیکی طور پر یہ اپیل غیر موثر ہو گئی تھی، لیکن ٹرائل کورٹ کے تبصروں پر غور کرنا ضروری تھا۔

ایڈووکیٹ کپل سبل نے سماعت کے دوران بنچ سے درخواست کی کہ سابق وزیر اعظم کے خلاف کیے گئے تبصرے حذف کیے جائیں۔ اس پر چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ مقدمے کا تصفیہ کیا جا سکتا ہے، جس پر سبل نے جواب دیا کہ اس معاملے میں ٹرائل کورٹ نے نوٹس لیا تھا اور منفی تبصرے کیے تھے، جنہیں حذف کیا جانا چاہیے۔ سی بی آئی کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل آر ایس چیما نے بتایا کہ متعلقہ مقدمات میں بعض دفعات کی آئینی حیثیت سے متعلق مسائل اب بھی زیر التوا ہیں۔ سینئر وکیل ابھشیک منو سنگھوی نے بھی اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ کم از کم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے معاملے میں کیے گئے تبصرے تو حذف کیے جا سکتے ہیں۔ بہرحال، سپریم کورٹ نے اپنے حکم میں درج کیا ہے کہ اپیل کنندہ کے افسوسناک انتقال کے باعث اس اپیل کو غیر موثر قرار دے کر نمٹایا جا سکتا تھا، لیکن خصوصی جج کی جانب سے مقدمے کا نوٹس لینے اور اپیل کنندہ کو سمن جاری کرنے کے پہلو پر غور کرنے کے لیے ہم نے سی بی آئی کی جانب سے داخل کی گئی دونوں کلوزر رپورٹس کا جائزہ لیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ "تحقیقی ایجنسی کی رپورٹ قبول کرنے سے متعلق اس عدالت کے مسلسل طے شدہ اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جج کے پاس سی بی آئی کی کلوزر رپورٹ کو مسترد کرنے اور مقدمے کا نوٹس لینے کی کوئی وجہ موجود نہیں تھی۔"

ہزاری باغ میں بنے گی جھارکھنڈ کی پہلی اوپن جیل، ہائی کورٹ میں حکومت نے پیش کی ترقیاتی رپورٹ

رانچی، (یو این آئی) جھارکھنڈ ہائی کورٹ میں اوپن کریکشنل انسٹی ٹیوٹ (اوپن جیل) کے قیام سے متعلق معاملے کی بدھ کے روز سماعت ہوئی۔ چیف جسٹس ایم ایس سونک اور جسٹس راجیش شنکر پر مشتمل بنچ نے معاملے کی سماعت کی۔ اس دوران ریاستی حکومت کی طرف سے ایڈووکیٹ مینک وبھور نے موقف اختیار کرتے ہوئے اوپن جیل اسکیم کی ترقیاتی رپورٹ عدالت کے سامنے پیش کی۔ معاملے کی اگلی سماعت اب 10 ستمبر کو ہوگی۔ حکومت نے عدالت کو بتایا کہ ہزاری باغ میں اوپن جیل کے قیام کے لیے 32 ایکڑ سرکاری زمین کی نشاندہی کر لی گئی ہے۔ اس پروجیکٹ سے متعلق تمام طریقہ کار کی ذمہ داری آئی اے ایس افسر وندنا ڈاڈیل کو سونپی گئی ہے۔ ساتھ ہی اسکیم کی نگرانی اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے ایک ہائی پاور کمیٹی تشکیل دے کر اس میں متعلقہ افسران کا تعین بھی کر دیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے یہ بھی بتایا کہ مجوزہ اوپن کریکشنل انسٹی ٹیوٹ میں خاتون قیدیوں کے لیے الگ اور خصوصی انتظامات کیے جائیں گے۔

اسرو-آئی سی آر بی بھرتی 2026

اسسٹنٹ سمیت 244 آسامیوں پر بھرتی، درخواست کی آخری تاریخ 16 اگست

نئی دہلی۔(ایجنسی) انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) کے ذیلی شعبے اسرو سنٹرلائزڈ ریکروٹمنٹ بورڈ (آئی سی آر بی) نے بھرتیوں کے لیے سرکاری نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ اس نوٹیفکیشن کے تحت اسرو کے مختلف مراکز، زونل دفاتر، ڈپارٹمنٹ آف اسپیس (ڈی او ایس) کے برانچ سکریٹریٹ اور ڈی او ایس کے خودمختار اداروں میں اسسٹنٹ سمیت 244 آسامیوں پر اہل امیدواروں سے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ اسرو میں نکلی 244 آسامیوں میں اسسٹنٹ کی 113، جونیئر پرسنل اسسٹنٹ کی 81، اپر ڈویژن کلرک کی 22، اسٹینوگرافر کی 10، ڈپارٹمنٹ آف اسپیس (ڈی او ایس) کے خودمختار اداروں کے لیے اسسٹنٹ کی 17 اور جونیئر پرسنل اسسٹنٹ کی ایک آسامی شامل ہے۔ یہ بھرتیاں اسرو کے مختلف مراکز اور زونز کے لیے کی جارہی ہیں، جن میں احمد آباد، بنگلورو، حسن، حیدرآباد، مہندر گیری، نئی دہلی، سری ہری کوٹا اور ترواننت پورم شامل ہیں۔

ان تمام آسامیوں کے لیے آن لائن درخواست کا عمل 27 جولائی کو صبح 10 بجے شروع ہو چکا ہے، جبکہ درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ 16 اگست مقرر کی گئی ہے۔ ایسے میں اہل اور خواہش مند امیدوار اسرو کی سرکاری ویب سائٹ پر جا کر مقررہ آخری تاریخ تک یا اس سے قبل آن لائن رجسٹریشن مکمل کرتے ہوئے اپنا درخواست فارم کامیابی کے ساتھ جمع کرا سکتے ہیں۔ درخواست دینے والے امیدواروں کے پاس کسی تسلیم شدہ ادارے یا یونیورسٹی سے متعلقہ عہدے کے مطابق کم از کم 60 فیصد نمبروں کے ساتھ گریجویشن، کمرشیل یا سکریٹریل پریکٹس میں ڈپلومہ، اسٹینو ٹائپسٹ یا اسٹینوگرافر کے طور پر کم از کم ایک سال کا تجربہ، کمپیوٹر کے استعمال میں مہارت اور انگریزی شارٹ ہینڈ میں کم از کم 60 الفاظ فی منٹ کی رفتار جیسی مطلوبہ اہلیت ہونی چاہیے۔ امیدواروں کی زیادہ سے زیادہ عمر 28 سال مقرر کی گئی ہے، جس کا تعین درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ حالانکہ ریزرو زمرے سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو ضابطے کے مطابق زیادہ عمر کی حد میں رعایت دی جائے گی۔ اہل امیدواروں کا انتخاب تحریری امتحان، اسکل ٹیسٹ، میرٹ لسٹ اور دستاویزات کی جانچ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ اس کے بعد منتخب امیدواروں کو 'پے میٹرکس' کے لیول 4 کے مطابق ابتدائی طور پر ماہانہ 25500 روپے تنخواہ دی جائے گی۔ اپلی کیشن فارم بھرنے والے امیدواروں کو اپنے زمرے اور متعلقہ عہدے کے مطابق مقررہ درخواست فیس آن لائن ادا کرنی ہوگی۔ اسسٹنٹ، اپر ڈویژن کلرک (اسرو اور خودمختار اداروں)، جونیئر پرسنل اسسٹنٹ اور اسٹینوگرافر (اسرو اور خودمختار اداروں) کے عہدوں کے لیے اپلی کیشن فیس 500 روپے مقرر کی گئی ہے، جبکہ اسسٹنٹ/ اپر ڈویژن کلرک اور جونیئر پرسنل اسسٹنٹ/ اسٹینوگرافر کے مشترکہ درخواست فارم کے لیے 1000 روپے فیس ادا کرنی ہوگی۔

مرکزی حج کمیٹی کی تشکیل میں مزید تاخیر ناقابلِ فہم

عازمینِ حج کے مفاد میں فوری اقدام کیا جائے: مولانا محمد عارف عمری

ممبئی: جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے نائب صدر مولانا محمد عارف عمری نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرکزی حج کمیٹی آف انڈیا کی تشکیل میں جاری غیر معمولی تاخیر کا فوری نوٹس لیتے ہوئے نئی حج کمیٹی تشکیل دی جائے، تاکہ عازمینِ حج کو درپیش مسائل کے حل اور حج انتظامات کی نگرانی کا مؤثر نظام قائم ہو سکے۔ انہوں نے اپنے ایک صحافتی بیان میں کہا کہ حج کمیٹی آف انڈیا ایک اہم قانونی اور انتظامی ادارہ ہے، جس پر ملک بھر کے لاکھوں عازمینِ حج کے مفادات کے تحفظ اور بہتر انتظامات کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس اہم ادارے کی تشکیل میں مسلسل تاخیر نہ صرف تشویش ناک ہے بلکہ اس سے حج انتظامات کی شفافیت اور جوابدہی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ مولانا عمری نے کہا کہ مرحوم حافظ نوشاد اعظمی، جو حج کمیٹی آف انڈیا کے فعال رکن تھے، ہمیشہ عازمینِ حج کے مسائل کو اجاگر کرتے اور انتظامی خامیوں کی نشاندہی کرتے تھے۔ ضرورت پیش آنے پر وہ قانونی چارہ جوئی کے ذریعے بھی عازمین کے حقوق کا دفاع کرتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حج انتظامات کا مؤثر احتساب کرنے والی مضبوط آواز موجود نہیں رہی، جس کی وجہ سے کئی اہم مسائل توجہ کے منتظر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حج کمیٹی آف انڈیا عازمین سے سفر سے کئی ماہ قبل انتظامات کے نام پر بڑی رقم وصول کرتی ہے، لیکن اس کے باوجود متعدد انتظامی شکایات سامنے آتی ہیں۔ حج کی ادائیگی کے بعد عازمین سے اضافی رقم کا مطالبہ بھی سوالیہ نشان ہے، جس کی شفاف وضاحت ضروری ہے۔ مولانا عمری نے مکہ مکرمہ میں حجاج کی رہائش گاہوں پر مطبخ کی سہولت ختم کیے جانے پر بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس فیصلے کے نتیجے میں حجاج کو روزانہ کھانے کے حصول کے لیے باہر جانا اور طویل قطاروں میں انتظار کرنا پڑتا ہے، جس سے خصوصاً بزرگ، خواتین اور بیمار عازمین کو شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہ پابندی سعودی حکومت کی ہدایات کے تحت نافذ کی گئی ہے تو نجی حج ٹور آپریٹروں کے لیے اس سے استثنا کی وجوہات بھی واضح کی جانی چاہئیں۔ بصورت دیگر حج کمیٹی کو متبادل کیٹرنگ سسٹم نافذ کرنے پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے، جیسا کہ منیٰ میں کامیابی سے اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستانی مسلمان ہمیشہ حج کمیٹی سے بہتر، شفاف اور باوقار خدمات کی توقع رکھتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ مرکزی حج کمیٹی کی جلد از جلد تشکیل عمل میں لائی جائے، اس میں باصلاحیت، تجربہ کار اور عوامی مسائل سے واقف افراد کو نمائندگی دی جائے اور حج انتظامات کو مزید مؤثر، منظم اور جوابدہ بنایا جائے۔ آخر میں مولانا محمد عارف عمری نے مرکزی حکومت سے اپیل کی کہ عازمینِ حج کے مفاد کو مقدم رکھتے ہوئے مرکزی حج کمیٹی کی فوری تشکیل کا اعلان کیا جائے اور حج سے متعلق تمام انتظامات کو مزید بہتر اور شفاف بنانے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔

احمد آباد طیارہ حادثہ معاملہ پر مرکز نے پارلیمنٹ کو دی اہم جانکاری

فیول کنٹرول سوئچ میں نہیں تھی خرابی

نئی دہلی۔(ایجنسی) مرکزی حکومت نے بدھ کے روز پارلیمنٹ کو مطلع کیا کہ گزشتہ سال 12 جون کو احمد آباد ہوائی اڈے پر حادثے کا شکار ہونے والے ایئر انڈیا کے بوئنگ 787 ڈریم لائنر طیارے کے فیول کنٹرول سوئچ سسٹم میں کوئی خرابی نہیں پائی گئی ہے۔ حکومت نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ آریجنل ایکوپمنٹ مینوفیکچرر (او ای ایم) نے فیول کنٹرول سوئچ کی نئے سرے سے جانچ کی ہے اور سیکل میں پورے تھرسٹ کنٹرول ماڈیول کی اہم جانچ جاری ہے۔ راجیہ سبھا میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے شہری ہوابازی کے وزیر مملکت مرلی دھر موہول نے کہا کہ یہ جانچ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ایوی ایشن (ڈی جی سی اے) کی ہدایت پر کی جارہی ہے۔ یہ جانچ پرواز کے قابل ہونے کی مسلسل جانچ کا حصہ ہے، جو اس سال فروری میں اس نوعیت کے طیاروں کو گراؤنڈ کیے جانے کے بعد شروع کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ "فیول کنٹرول سوئچ کی تفصیلی جانچ جس میں اس کے لاکنگ ڈیٹینٹس کی ساختی مضبوطی کا بھی جائزہ لیا گیا، میں کوئی غیر معمولی بات سامنے نہیں آئی۔" موہول نے جانچ کے نتائج کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ "او ای ایم کے پلانٹ میں پورے تھرسٹ کنٹرول ماڈیول کی جانچ جاری ہے۔" انھوں نے واضح کیا کہ اب تک کی جانچ میں فیول کنٹرول سوئچ میں کسی بھی قسم کی خرابی نہیں ملی ہے، تاہم پورے تھرسٹ کنٹرول ماڈیول کی جانچ ابھی جاری ہے اور تفتیش کار اس کے حتمی نتائج کا انتظار کر رہے ہیں۔ مرکزی وزیر نے پارلیمنٹ کو یہ بھی بتایا کہ طیارہ حادثہ تحقیقاتی بیورو (اے اے آئی بی) کی حتمی رپورٹ میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڑے فضائی حادثات کی جانچ ایک مسلسل ارتقا پذیر عمل ہے اور اے آئی-171 طیارہ حادثے کی تحقیقات اب اپنے آخری مرحلے میں پہنچ چکی ہیں۔ حکومت نے ان قیاس آرائیوں کو بھی مسترد کر دیا کہ اے اے آئی بی نے حادثے سے متعلق اپنی حتمی رپورٹ جاری کرنے میں تاخیر کی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ بڑے فضائی حادثات کی تحقیقات کسی مقررہ مدت کی پابند نہیں ہوتیں بلکہ قائم شدہ تحقیقاتی طریقہ کار کے مطابق آگے بڑھتی ہیں۔ مرکزی وزیر نے ایوان میں کہا کہ "حادثے کی تمام ممکنہ وجوہات اور اس میں کردار ادا کرنے والے تمام عوامل کی جانچ کی جارہی ہے۔"

'یہ نشی کانت دوبے نہیں، بلکہ نیچ کانت دوبے ہیں'

آر جے ڈی رکن پارلیمنٹ نے دیا جواب

پٹنہ (ایجنسی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے رکن پارلیمنٹ سدھاکر سنگھ نے جواہر لال نہرو کے خلاف بی جے پی رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے کے تبصرے پر اعتراض کیا ہے۔

سدھاکر سنگھ نے کہا، "نشی کانت دوبے ایک بدعنوان شخص ہیں اور مجرموں سے ملے ہوئے ہیں۔" آر جے ڈی رکن پارلیمنٹ سدھاکر سنگھ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے گفتگو کر رہے تھے۔ سدھاکر سنگھ نے سخت تبصرہ کرتے ہوئے کہا، "وہ نشی کانت دوبے نہیں، بلکہ نیچ کانت دوبے ہیں۔ ان کا ایک واحد کام ہندوستان کی جمہوریت کو کمزور کرنا ہے۔ وہ پارلیمنٹ میں کسی بھی سنگین مسئلے پر بات نہیں کرتے، اس کے بجائے وہ ہندوستان کی آزادی کے لیے لڑنے والے عظیم لیڈران کی شان میں غیر شائستہ الفاظ ادا کرتے ہیں اور ان کی شبیہ خراب کرتے ہیں۔ وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔"

سدھاکر سنگھ نے کہا کہ "نشی کانت دوبے بدعنوانی میں ملوث ہیں۔ ان کے خلاف درجنوں ثبوت موجود ہیں۔ وہ مجرموں سے ملے ہوئے ہیں۔ آنے والے دنوں میں آپ دیکھیں گے کہ ہم ان کے خلاف کئی اہم ثبوت اور حقائق پیش کریں گے۔" پیپر لیک معاملے پر سدھاکر سنگھ نے کہا کہ "بی جے پی کی حالت خراب ہو گئی ہے۔ بہار میں طلباء تحریک اور طلباء پر پولیس کی فائرنگ، ساتھ ہی بھرت تیواری کے انکاؤنٹر کی وجہ سے حکومت کی شبیہ کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ دوسری جانب آپ دیکھیں کہ بانکی پور ضمنی انتخاب میں بی جے پی پیچھے ہو گئی ہے۔ آر جے ڈی ایک مضبوط اپوزیشن ثابت ہوئی ہے۔ وہاں آر جے ڈی امیدوار کی جیت یقینی ہے۔" اینٹی پیپر لیک بل پر انہوں نے کہا کہ "پیپر لیک کے خلاف پہلے سے ہی قانون موجود تھا۔ اس میں ترمیم کا مطالبہ کس نے کیا؟ کیا طلباء نے کہا تھا کہ قانون میں ترمیم کیجیے۔" انہوں نے الزام لگایا کہ "دراصل حکومت کارروائی کرنا نہیں چاہتی ہے۔ حکومت بدعنوانوں اور پیپر لیک کرنے والوں کو بچانے کے لیے بھٹکا رہی ہے اور پارلیمنٹ کا وقت برباد کر رہی ہے۔ حکومت قانون میں جوابدہی طے کرنا نہیں چاہتی۔ سی بی آئی نے 17-18 پیپر لیک معاملوں میں کسی ایک شخص کو بھی سزا نہیں دی۔ اس لیے نئے قانون سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" انہوں نے آگے کہا کہ "نئے قانون میں 50 لاکھ کی جگہ 5 کروڑ لکھ دینے اور سزا 4 سال سے بڑھا کر 8 سال کر دینے سے کیا ہوگا۔ حکومت نے 4 سال سزا بھی کسے دلائی ہے۔"

پیپر لیک احتجاج: کولکاتا تشدد کیس میں 16 ملزمان کو 500 روپے کے مچلکوں پر ضمانت

کولکاتا: (ایجنسی) نیٹ یو جی 2026 پیپر لیک کے خلاف کولکاتا میں ہونے والے احتجاج کے دوران گرفتار کیے گئے 16 افراد کو بڑی راحت دیتے ہوئے چیف میٹروپولیٹن مجسٹریٹ کی عدالت نے 500-500 روپے کے ذاتی مچلکوں پر ضمانت دے دی ہے۔ تاہم عدالت نے واضح کیا کہ اس مقدمے کی تفتیش بدستور جاری رہے گی اور ضمانت کا مطلب کیس کا خاتمہ نہیں ہے۔ یہ تمام گرفتاریاں 24 جولائی کو کولکاتا میں نیٹ پیپر لیک کے خلاف نکالے گئے احتجاجی مارچ کے بعد عمل میں آئی تھیں۔ اس مظاہرے کا انعقاد بائیں بازو کی طلبہ تنظیموں نے کیا تھا۔ احتجاج کے دوران بعض مقامات پر تشدد اور توڑ پھوڑ کے واقعات پیش آئے، جس کے بعد پولیس نے متعدد افراد کو حراست میں لے لیا تھا۔ گرفتار افراد میں خوانچہ فروش، مچھلی کاٹنے والے مزدور، چھوٹے تاجر، بے روزگار نوجوان اور مقامی سیاسی کارکن بھی شامل تھے۔ سماعت کے دوران دفاعی وکلا نے عدالت کو بتایا کہ مرکزی حکومت نے جنتر منتر پر چلائی گئی طلبہ تحریک کے منتظمین کو یقین دہانی کرائی ہے کہ نیٹ پیپر لیک کے خلاف ملک بھر میں احتجاج کرنے والوں کے خلاف درج مقدمات واپس لینے کی کارروائی کی جائے گی۔ وکلا نے سپریم کورٹ اور مرکزی حکومت کے درمیان اس اتفاق رائے کا بھی حوالہ دیا، جس کے مطابق پرامن احتجاج میں شریک طلبہ کے خلاف سخت کارروائی نہ کرنے کی بات کہی گئی تھی۔ تاہم انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ یہ رعایت ایسے افراد پر لاگو نہیں ہوگی جن کا مجرمانہ ریکارڈ موجود ہو۔

عدالت نے سماعت کے دوران تفتیشی افسر سے دریافت کیا کہ آیا گرفتار افراد کا کوئی مجرمانہ پس منظر ہے۔ اس پر تفتیشی افسر نے بتایا کہ 16 میں سے پانچ افراد کے خلاف پہلے بھی مقدمات درج رہے ہیں۔ دفاعی وکلا نے اس پر سوال اٹھایا کہ کیا ان مقدمات میں کسی عدالت نے انہیں مجرم قرار دیا تھا۔ اس سوال کا واضح جواب نہ ملنے پر مجسٹریٹ نے تمام 16 ملزمان کو 500-500 روپے کے ذاتی مچلکوں پر ضمانت دے دی۔

استاذ کی ڈانٹ کو خودکشی کے لیے اکسانا قرار نہیں دیا جا سکتا: راجستھان ہائی کورٹ

جے پور (ایجنسی) راجستھان ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں کہا کہ اساتذہ کے ذریعہ طلبہ کو ڈسپلن میں رکھنے کے لیے ڈانٹنا خودکشی کے لیے اکسانے کے برابر نہیں مانا جا سکتا۔ عدالت نے 2005 کے بیکانیر طالبہ خودکشی معاملہ میں 2 اساتذہ سمیت 3 ملزمان کے خلاف انڈین پینل کوڈ (آئی پی سی) کی دفعہ 305 کے تحت طے شدہ الزامات کو منسوخ کر دیا۔ جسٹس کلدیپ ماتھور نے روی بھٹناگر سمیت دیگر کی فوجداری نظر ثانی درخواستوں کو منظور کرتے ہوئے یہ فیصلہ سنایا۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ کسی استاذ کے ذریعہ طالب علم کو باقاعدگی سے اسکول آنے، پڑھائی پر توجہ دینے، کلاس میں ڈسپلن برقرار رکھنے یا خراب کارکردگی پر ڈانٹنے - پھٹکارنے جیسی عام تادیبی کارروائی کو تب تک خودکشی کے لیے اکسانا نہیں مانا جا سکتا، جب تک کہ خودکشی کے لیے اکسانے یا جان بوجھ کر مدد کرنے کا واضح اور ٹھوس ثبوت نہ ہو۔ اسی بنیاد پر ہائی کورٹ نے بیکانیر کے ایڈیشنل سیشن جج نمبر 6 کے ذریعہ 9 فروری 2021 کو الزامات طے کرنے کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ واضح رہے کہ مذکورہ معاملہ بیکانیر کے ایک اسکول کی 12 ویں جماعت کی طالبہ سے متعلق ہے، جس نے 19 اکتوبر 2005 کو پھانسی لگا کر خودکشی کر لی تھی۔ طالبہ نے مبینہ طور پر ایک خودکشی نوٹ چھوڑا تھا، جس میں اسکول کے اساتذہ پر اذیت دینے، بے عزت کرنے اور اسکول سے نکالنے کی کوشش کرنے کے الزامات عائد کیے گئے تھے۔ تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ طالبہ باقاعدگی سے کلاسوں میں حاضر نہیں ہوتی تھی اور پڑھائی پر بھی مناسب توجہ نہیں دے رہی تھی۔

پی او کے میں بدامنی پر فاروق عبداللہ کا سوال، پی ایم مودی اور جے شنکر کی خاموشی پر تنقید

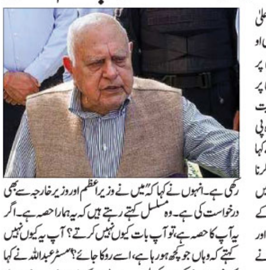

سری نگر، (یو این آئی) نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے بدھ کے روز پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر (پی او کے) میں بدامنی اور اس کے نتیجے میں ہونے والی متعدد ہلاکتوں پر وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر کی مبینہ خاموشی پر سوالات اٹھائے ہیں۔ مسٹر عبداللہ نے نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن سے اپیل کی کہ وہ پی او کے کا دورہ کرے اور وہاں کے حالات کا جائزہ لے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ادارے کو اس علاقے کا دورہ کرنا چاہیے، لوگوں کے مسائل کو سمجھنا چاہیے اور انہیں حل کرنے کی سمت میں کام کرنا چاہیے۔ فاروق عبداللہ نے کہا کہ میں نے اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن سے درخواست کی ہے۔ انہیں وہاں جانا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ لوگوں کے مسائل کیا ہیں۔ انہیں ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔" انہوں نے مزید کہا کہ انہیں حیرت ہے کہ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے پی او کے کے معاملے پر کیوں خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "میں نے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے بھی درخواست کی ہے۔ وہ مسلسل کہتے رہتے ہیں کہ یہ ہمارا حصہ ہے۔ اگر یہ آپ کا حصہ ہے، تو آپ بات کیوں نہیں کرتے؟ آپ یہ کیوں نہیں کہتے کہ وہاں جو کچھ ہو رہا ہے، اسے روکا جائے؟" مسٹر عبداللہ نے کہا کہ انہوں نے حکومت کی طرف سے پی او کے میں رونما ہونے والے واقعات کی مذمت کرنے والا کوئی بیان نہیں سنا ہے۔ انہوں نے کہا، "وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ ہمارا حصہ ہے۔ وہ ایسا کہتے ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر یہ ہمارا حصہ ہے، تو وہ اس پر بات کیوں نہیں کرتے؟ وہ اس پر بات نہیں کر رہے ہیں۔ قابلِ ذکر ہے کہ معاشی اور سیاسی شکایات کو لے کر پی او کے میں جون سے احتجاجی مظاہرے تیز ہو گئے ہیں۔ حالیہ دنوں میں یہ بدامنی مزید بڑھ گئی ہے۔ رپورٹوں کے مطابق، پیر اور منگل کو ہونے والے مظاہروں کے دوران سیکیورٹی فورسز کی فائرنگ سے کم از کم 30 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

مسٹر عبداللہ نے اس دوران جنتر منتر پر دیے گئے اپنے بیانات کے لیے پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی کی معافی پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ان سے جب محترمہ محبوبہ مفتی کے اس اعلان کے بارے میں پوچھا گیا کہ پی ڈی پی دفعہ 370 (آرٹیکل 370) کی بحالی کے لیے احتجاجی مظاہرے کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے، تو مسٹر فاروق نے کہا کہ یہ ان کا فیصلہ ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ ان کا کام ہے، وہ جو چاہیں کر سکتی ہیں۔"

سپریم کورٹ نے اینیمیشن فلم مہا پربھو جگن ناتھ پر روک لگانے سے کیا انکار

نئی دہلی، (یو این آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو اینیمیشن فلم مہا پربھو جگن ناتھ کی ریلیز کو روکنے کا مطالبہ کرنے والی عرضیوں کو مسترد کر دیا۔ جسٹس بی وی ناگرتنا اور جسٹس آر مہادیون کی بنچ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا جس میں کہا گیا تھا کہ بھگوان جگن ناتھ کو اینیمیشن (کارٹون) کے طور پر پیش کرنا قابلِ اعتراض ہے۔ بنچ نے زبانی تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر کچھ لوگوں کے جذبات مجروح ہونے کی وجہ سے فلموں پر روک لگائی جانے لگی، تو رامائن اور مہابھارت پر مبنی فن پارے اور تخلیقات بھی نہیں بنائی جا سکیں گی۔ جسٹس بی وی ناگرتنا نے کہا کہ عدالتیں صرف اس لیے تخلیقی آزادی پر پابندی نہیں لگا سکتیں کیونکہ کچھ لوگوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اس طرح کے نقطہ نظر کا مطلب ہندو دیوی دیوتاؤں اور رامائن و مہابھارت کی تمام تصاویر اور نقاشیوں پر پابندی لگانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ادب، ٹیلی ویژن، مجسمہ سازی اور اینیمیشن میں تخلیق کاری موجود ہے اور انفرادی حساسیت کی بنیاد پر فنکاروں کو یرغمال نہیں بنایا جا سکتا۔ جسٹس آر مہادیون نے یہ بھی توجہ دلائی کہ فلم کو سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (سی بی ایف سی) نے منظوری دی ہے۔ عدالت نے اپنے 17 جولائی کے اس حکم میں ترمیم کرنے سے صاف انکار کر دیا، جس میں پروڈیوسروں کو پوری میں بھگوان جگن ناتھ کی رتھ یاترا مکمل ہونے کے بعد 28 جولائی کو فلم ریلیز کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

اے ایم یو کے جے این میڈیکل کالج میں عالمی یومِ ہیپاٹائٹس کے موقع پر سائنسی اجلاس

اسکریننگ کیمپ اور عوامی بیداری مہم منعقد

علی گڑھ، 29 جولائی: جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج (جے این ایم سی)، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں عالمی یوم ہیپاٹائٹس کے موقع پر ہیپاٹائٹس سے بچاؤ، بروقت تشخیص، آگہی اور علاج کے تسلسل کو مضبوط بنانے کے مقصد سے مختلف پروگرام منعقد کئے گئے۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے موضوع "ہیپاٹائٹس: آیئے اسے بہتر طور پر سمجھیں" کے تحت منعقدہ اس پروگرام میں سائنسی اجلاس، طبی عملے کے لیے مفت ہیپاٹائٹس بی قوتِ مدافعت اسکریننگ کیمپ، خون عطیہ کرنے والوں سے رابطے کا خصوصی اقدام اور مریضوں کے لیے عوامی بیداری مہم شامل تھی۔ پروگرام کا افتتاح فیکلٹی آف میڈیسن کے ڈین پروفیسر محمد خالد کی سرپرستی میں ہوا، جبکہ اس کا انعقاد جے این میڈیکل کالج کے پرنسپل و چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور گیسٹروانٹرولوجی لیبارٹری کے انچارج پروفیسر انجم پرویز کی رہنمائی میں کیا گیا۔ حاضرین کا خیر مقدم کرتے ہوئے شعبہ میڈیسن کے چیئرمین اور پروگرام کے آرگنائزنگ چیئرمین پروفیسر خواجہ سیف اللہ ظفر نے کہا کہ مریضوں، طبی عملے اور وسیع تر سماج کے لیے ہیپاٹائٹس سے متعلق معلومات کو آسان اور قابلِ فہم بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ وائرل ہیپاٹائٹس کے خاتمے کے قومی ہدف کے حصول کی رفتار کو تیز کیا جا سکے۔ سائنسی اجلاس کا آغاز شعبہ کمیونٹی میڈیسن کے ڈاکٹر محمد یاسر زبیر کی جانب سے ہندوستان میں وائرل ہیپاٹائٹس کی وبائی صورتِ حال کے جائزے سے ہوا۔ انہوں نے ملک میں اس بیماری کے بوجھ کو 2030 تک اس کے خاتمے کے عالمی ہدف کے تناظر میں پیش کیا۔ اس کے بعد شعبہ مائیکرو بایولوجی کی فیکلٹی ممبر اور ہاسپٹل انفیکشن کنٹرول کمیٹی (ایچ آئی سی سی) کی ممبر سکریٹری پروفیسر فاطمہ خان نے خون کے ذریعے منتقل ہونے والے وائرس سے پیشہ ورانہ خطرات، متاثر ہونے کے بعد احتیاط اور علاج اور ہیپاٹائٹس بی سمیت دیگر خون سے منتقل ہونے والے انفیکشن سے طبی عملے کے تحفظ کی حکمت عملی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ شعبہ میڈیسن کے ڈاکٹر ایم اویس اشرف نے وائرل ہیپاٹائٹس کے خاموشی سے جگر کے سیروسس اور جگر کے سرطان تک پہنچنے کے عمل پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بہت سے مریض اس وقت تک کسی واضح علامت کا اظہار نہیں کرتے جب تک بیماری سنگین مرحلے میں داخل نہ ہو جائے۔ انہوں نے بروقت تشخیص اور مناسب وقت پر اینٹی وائرل علاج کی اہمیت پر زور دیا۔ شعبہ امراضِ نسواں کی ڈاکٹر بشریٰ فاطمہ نے حمل کے دوران ہیپاٹائٹس، قبل از زچگی اسکریننگ، ماں سے بچے میں وائرس کی منتقلی کی روک تھام اور حاملہ خواتین کی نگہداشت پر روشنی ڈالی، جبکہ شعبہ اطفال کے ڈاکٹر ظفر عالم نے بچوں میں وائرل ہیپاٹائٹس کی تشخیص، حفاظتی ٹیکہ کاری اور علاج کے مختلف پہلوؤں پر اظہارِ خیال کیا۔ ہیپاٹائٹس کے خاتمے کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے عنوان پر ایک پینل مباحثہ بھی منعقد ہوا، جس کی صدارت ڈاکٹر ایم اویس اشرف نے کی۔ مختلف شعبوں کے اساتذہ نے اس میں شرکت کرتے ہوئے ہیپاٹائٹس کی جانچ کو مزید مؤثر بنانے، ٹیکہ کاری کی شرح میں اضافہ، پیشہ ورانہ تحفظ کو مضبوط کرنے اور ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے علاج کے تسلسل کو یقینی بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ عوامی صحت کے ایک دیگر اقدام کے تحت ڈاکٹر ایم اویس اشرف نے جے این ایم سی کے بلڈ بینک کے تعاون سے ایسے رضا کار خون عطیہ کنندگان کی نشاندہی کی جن میں خون عطیہ سے قبل معمول کی جانچ کے دوران ہیپاٹائٹس بی یا ہیپاٹائٹس سی کی رپورٹ مثبت آئی تھی۔ ان افراد سے ذاتی طور پر رابطہ کیا گیا، انہیں مشاورت فراہم کی گئی اور ماہر ہیپاٹولوجسٹ کی نگرانی میں مزید معائنے اور علاج کے لیے گیسٹروانٹرولوجی و ہیپاٹولوجی کلینک میں ان کا اندراج کیا گیا۔ اس موقع پر گیسٹروانٹرولوجی و ہیپاٹولوجی او پی ڈی میں مریضوں اور ان کے تیمارداروں کے لیے خصوصی بیداری سیشن بھی منعقد کیا گیا۔ ڈاکٹروں نے آسان اور عام فہم زبان میں ہیپاٹائٹس بی اور سی کی وجوہات، ان کے پھیلاؤ کے طریقوں، علاج کا مکمل کورس پورا کرنے اور باقاعدہ طبی معائنے کی اہمیت پر زور دیا، نیز حاضرین کو نیشنل وائرل ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام (این وی ایچ سی پی) کے تحت دستیاب مفت تشخیصی و طبی سہولیات سے بھی آگاہ کیا۔

پروگرام کا اختتام ڈاکٹر محمد ثاقب عالم کے کلمات تشکر پر ہوا۔ تقریب کے ایک اہم حصے کے طور پر جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج و ہاسپٹل کی ہاسپٹل انفیکشن کنٹرول کمیٹی (ایچ آئی سی سی) نے شعبہ مائیکرو بایولوجی کے اشتراک سے طبی عملے کے لیے مفت اینٹی۔ایچ بی ایس اینٹی باڈی ٹائٹر اسکریننگ کیمپ منعقد کیا۔ اس میں 200 ڈاکٹروں، نرسوں، ریزیڈنٹ ڈاکٹروں، انٹرنز، لیبارٹری عملے کے اراکین اور دیگر مریضوں کی نگہداشت سے وابستہ کارکنوں نے شرکت کی۔ خون کے نمونے حاصل کیے گئے اور ان کا تجزیہ کیا گیا اور جن افراد میں حفاظتی اینٹی باڈیز کی سطح ناکافی پائی گئی انہیں بوسٹر ویکسین اور مناسب طبی معائنے کے حوالے سے مشاورت فراہم کی گئی۔ اس موقع پر ہاسپٹل انفیکشن کنٹرول کمیٹی کی ممبر سکریٹری پروفیسر فاطمہ خان نے کہا کہ طبی عملے کا تحفظ نہ صرف ان کی اپنی صحت کے لیے ضروری ہے بلکہ مریضوں کی حفاظت اور طبی مراکز میں خون سے منتقل ہونے والے انفیکشن کی روک تھام کے لیے بھی بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوت مدافعت کی باقاعدہ جانچ، بروقت ٹیکہ کاری اور انفیکشن کنٹرول کے اصولوں پر سختی سے عمل اسپتال میں انفیکشن سے بچاؤ کے مؤثر پروگرام کے بنیادی ستون ہیں۔ اسکریننگ کیمپ کو فیکلٹی آف میڈیسن کے ڈین پروفیسر محمد خالد، میڈیکل کالج کے پرنسپل و چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پروفیسر انجم پرویز، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پروفیسر نیر آصف اور شعبہ مائیکرو بایولوجی کے چیئرمین پروفیسر عادل رضا کی سرپرستی حاصل رہی۔

اگر عقیدہ کمزور ہو جائے تو اعمال بھی متاثر ہونے لگتے ہیں: مفتی شہباز قاسمی

گناہوں سے بچے رہنا بھی رزق میں برکت کا سبب بنتا ہے: مفتی عمر خالد قاسمی

کانپور: اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی انفرادی، خاندانی اور اجتماعی زندگی کی ہر پہلو سے رہنمائی کرتا ہے۔ ایک مضبوط اور صالح معاشرہ اسی وقت وجود میں آتا ہے جب اس کے افراد کا عقیدہ درست، ایمان مضبوط اور کردار پاکیزہ ہو۔ اسی لئے اسلام نے سب سے پہلے تحفظ عقائد پر زور دیا، کیونکہ صحیح عقیدہ تمام نیکیوں اور اعمال صالحہ کی بنیاد ہے۔ اگر عقیدہ کمزور ہو جائے تو عبادات، اخلاق اور اعمال بھی متاثر ہونے لگتے ہیں۔ آج کے دور میں مختلف فتنوں، باطل نظریات، سوشل میڈیا کی گمراہ کن مہمات اور بے دینی کے بڑھتے ہوئے رجحانات نے مسلمانوں، خصوصاً خواتین اور نوجوان نسل کے ایمان و عقائد کو چیلنج کیا ہے۔ ایسے حالات میں ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن وسنت، صحابہ کرامؓ اور اکابر امت کے مسلک کو مضبوطی سے تھامے، مستند علماء سے دینی مسائل سیکھے اور ہر ایسے عقیدے و عمل سے بچے جو شریعت اسلامیہ کے خلاف ہو۔ اسی طرح اصلاح معاشرہ بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ایک پاکیزہ معاشرہ اسی وقت تشکیل پاتا ہے جب اس کے افراد حسن اخلاق، سچائی، امانت داری، حیا، پردہ، عدل، احترام والدین، حسن سلوک اور باہمی محبت جیسی اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔ مذکورہ خطاب مفتی محمد شہباز عالم قاسمی استاذ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور نے شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام منعقدہ ایک روزہ اجتماع خواتین بعنوان تحفظ عقائد و اصلاح معاشرہ زیر سرپرستی مجاہد ملت قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ و قاری عبد القدوس ہادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت و نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش بمقام نواب گنج پرانا کانپور میں کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ گھروں میں دینی ماحول قائم کرنا، بچوں کی صحیح اسلامی تربیت کرنا، نماز، تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی کی پابندی کرنا، نیز فضول رسومات، اسراف، بے حیائی اور معاشرتی برائیوں سے اجتناب کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ خواتین معاشرے کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں، وہ ایک ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے آنے والی نسلوں کی معمار ہوتی ہیں۔ اگر خواتین دینی تعلیم، صحیح عقیدہ، حیا، پردہ اور اسلامی اخلاق سے آراستہ ہوں تو پورا خاندان اور معاشرہ سنور جاتا ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ خواتین دینی اجتماعات میں شرکت کریں، علم دین حاصل کریں اور اپنی زندگی کو قرآن وسنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح عقیدہ اپنانے، باطل افکار سے محفوظ رہنے، اپنے گھروں اور معاشرے کی اصلاح کرنے، دین اسلام پر استقامت کے ساتھ چلنے اور آنے والی نسلوں کو ایمان و تقویٰ کی دولت سے مالا مال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس موقع پر مفتی عمر خالد قاسمی امام مسجد حاجی عنایت حسین مرحوم قلی بازار کانپور نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق رزق کا حقیقی عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ البتہ بعض نیک اعمال ایسے ہیں جو اللہ کی رحمت اور رزق میں برکت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ بیوی اگر اپنی ازدواجی زندگی کو شریعت کے مطابق گزارے تو اس کے نیک اعمال شوہر اور پورے گھر کے لئے خیر و برکت کا سبب بن سکتے ہیں۔ سب سے اہم عمل یہ ہے کہ بیوی اللہ تعالیٰ کی اطاعت، پانچ وقت کی نماز، تلاوت قرآن، ذکر و دعا اور استغفار کی پابندی کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استغفار کو تنگی سے نجات اور کشادگی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح بیوی اپنے شوہر کی جائز امور میں اطاعت کرے، اس کے مال و عزت کی حفاظت کرے، فضول خرچی سے بچے اور قناعت اختیار کرے، شکر گزاری اور صبر بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اضافے کا ذریعہ ہیں۔ بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کیلئے کثرت سے دعا کرے، اور اللہ تعالیٰ سے حلال، پاکیزہ اور بابرکت رزق کی درخواست کرے۔ گھر میں دینی ماحول قائم کرنا، حلال کمائی پر اکتفا کرنا اور گناہوں سے بچنا بھی رزق میں برکت کا سبب بنتا ہے۔

محمد احسان نے اپنی پہلی کوشش میں ٹی جی ٹی میں کامیابی حاصل کی

جس سے علاقے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی

امبیڈکر نگر: محنت، لگن اور ایک واضح مقصد کے ساتھ محمد احسان ولد فیض اللہ بسکھاری علاقے کے سندھا محگواں کے رہنے والے، نے اپنی پہلی کوشش میں ہی اتر پردیش کے تربیت یافتہ گریجویٹ ٹیچر (TGT) کے امتحان میں سائنس میں کامیابی حاصل کر کے علاقے کا نام روشن کیا ہے۔ اس کی کامیابی سے اس کے خاندان اور پورے علاقے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ محمد احسان نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سندہ کے مدرسہ اقراء اسلامیہ پرائمری اسکول سے حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی مزید تعلیم سید بشیر نیشنل انٹر کالج، بسکھاری میں مکمل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے نونگر میں ایک عوامی خدمت مرکز چلانا شروع کیا لیکن استاد بننے کا ان کا خواب ہمیشہ زندہ رہا۔ اس مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے وہ پریاگ راج پہنچے اور پوری لگن اور محنت کے ساتھ TGT امتحان کی تیاری کی۔ ان کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں وہ اپنی پہلی کوشش میں ہی سائنس اسٹریم میں کامیاب ہوئے۔ ایم او احسان نے کہا، "اگر کوئی زندگی میں واضح مقصد رکھتا ہے اور پوری ایمانداری اور استقامت کے ساتھ اس کے لیے کام کرتا ہے تو کامیابی ناگزیر ہے۔ یہ کامیابی میرے والدین کی مہربانیوں، میرے اساتذہ کی رہنمائی اور خدا کے فضل کا نتیجہ ہے۔ میں تعلیمی میدان میں پوری لگن کے ساتھ کام جاری رکھنا چاہتا ہوں۔" ادھر احسان کے والد فیض اللہ نے کہا کہ آج کا دن ہمارے لیے بہت خوشی کا دن ہے۔ ہم نے ہمیشہ اپنے بیٹے کو محنت اور ایمانداری سے کام کرنا سکھایا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس کی محنت رنگ لائی گئی۔ محنت کرنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ اس کی والدہ نے جذباتی انداز میں کہا، "ہم نے ہمیشہ اپنے بیٹے کی کامیابی کے لیے دعائیں کیں۔ اللہ نے ہماری دعاؤں کا جواب دیا۔ ہمیں اپنے بیٹے پر فخر ہے اور اس کی خواہش ہے کہ وہ سخت محنت جاری رکھے اور برادری کا نام روشن کرے۔" جیسے ہی مو احسان کے انتخاب کی خبر علاقے میں پہنچی تو مبارکبادوں کا سلسلہ شروع ہو گیا، خیر خواہوں اور مکینوں نے مٹھائیاں چڑھا کر خوشی کا اظہار کیا اور ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ اس موقع پر جاوید احمد صدیقی، رضوان احمد خان، گنگا رام، ماسٹر تنویر عالم، محمد انیس صدیقی سمیت کئی معززین موجود تھے۔ جاوید احمد صدیقی نے محمد احسان کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ان کی کامیابی علاقے کے نوجوانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ محمد احسان مستقبل میں تعلیمی میدان میں بہترین کام کر کے ضلع اور ریاست کا نام روشن کریں گے۔

علماء اور ذاکرین کا محمد علی خاں مرحوم کی حویلی میں روایتی انداز میں استقبال

امروہہ (نامہ نگار): شہر امروہہ میں عشرۂ اربعین کی مناسبت سے نامور علماء کرام اور ذاکرین عظام تشریف لائے ہوئے ہیں۔ حسب روایت یہ مقررین شہر کی مختلف امام بارگاہوں میں مختلف عنوانات کے تحت بیان پیش فرما رہے ہیں جنکو سننے کے لیے بڑی تعداد میں فرزندان توحید مجلس میں شرکت فرما رہے ہے۔ آج ان علماء کرام کے احترام و اکرام میں امروہہ کی دیرینہ روایات اور تہذیب و ثقافت کے قدیمی انداز کو برقرار رکھتے ہوئے مرحوم محمد علی خاں کی حویلی میں ایک پروقار استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا، جہاں بیرونِ شہر سے تشریف لائے ہوئے جلیل القدر علماء کرام کا روایتی جوش و خروش و عقیدت اور احترام کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ اس تقریب میں مولانا گلزار جعفری تاراگڑھ، مولانا امام حیدر ممبئی، مولانا شبیر حسن خان اکبر پور، مولانا تحقیق حسین زیدپور، مولانا فیض عباس لکھنوی، مولانا جعفر رضا چھولس سادات وغیرہ نے تبادلہ خیال پیش کیا۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے تشریف لائے ہوئے علماء کرام نے امروہہ کی علمی اور ادبی فضاء کی بے حد سراہنا کی۔ علماء کا کہنا تھا کہ امروہہ نہ صرف مذہبی لحاظ سے ایک خاص مقام رکھتا ہے، بلکہ اس کا ادبی ماحول، فکر و فن اور شستہ زبان کی روایت بھی دنیا بھر میں ممتاز ہے۔ یہاں کی فضاء میں شعر و ادب اور علمی ذوق رچا بسا ہے، جس نے ہر دور میں عظیم مفکرین، شاعروں اور ادیبوں کو جنم دیا ہے۔ تقریب کے دوران حویلی کے در و دیوار امروہہ کی صدیوں پرانی مہمان نوازی اور تہذیبی پاسداری کا منظر پیش کر رہے تھے۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ محمد علی خاں کی حویلی میں منعقدہ یہ استقبالیہ اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ امروہہ کے عوام آج بھی اپنی درخشندہ روایات، ادبی و مذہبی قدروں اور علمی سرپرستی کو پوری گرم جوشی کے ساتھ زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اس دوران مہمانان نے رفعت علی خاں لائبریری کا بھی دورہ کیا اور یہاں قدیمی تاریخی کتب سے فیض حاصل کیا۔ منتظمین کی جانب سے شوکت علی خاں سبھی کا شکریہ ادا کیا۔ اس دوران پروفیسر ناشر نقوی، امداد عابدی، مولانا ڈاکٹر شہوار حسین، سراج مہدی، مولانا اعجاز حسین، سید اباد حسین، عظمت علی خاں، استاد مرثیہ خواں سید حسن امام حسن، محمد علی افضال، خورشید حیدر زیدی، شان مجتبیٰ، ڈاکٹر چندن نقوی، سید رضا کمال، حسین حیدر نقوی، سید ہادی تقوی، تاجدار نقوی، غفران مہدی نجمی، عاصم رضا اششو، سہیل مرتضیٰ، حسین حیدر حسینی، نقی مہدی وغیرہ کے ساتھ دیگر افراد بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔

رام مندر ٹرسٹ میں پہلی بار سکریٹری کی تقرری، جگدیش آفلے کو ملی ذمہ داری

ایودھیا: 29 جولائی (پی این ایس) ایودھیا میں رام مندر میں حالیہ انتظامی تبدیلیوں کے درمیان، شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ نے ایک بڑا فیصلہ لیا ہے۔ چیف ایگزیکٹیو آفیسر (سی ای او) کی تقرری سے پہلے، ٹرسٹ نے پہلی بار سکریٹری کا عہدہ تخلیق کیا ہے، اور یہ ذمہ داری جگدیش افلے کو سونپی ہے۔ جگدیش آفلے کی تقرری کا باضابطہ اعلان 2 ستمبر کو ٹرسٹ میٹنگ میں کیا جائے گا۔ انہیں اسٹیٹ بینک آف انڈیا (SBI) میں ٹرسٹ کا مجاز دستخط کنندہ بھی مقرر کیا گیا ہے، جس سے کھاتوں کے انتظام میں تعطل کا خاتمہ ہوا ہے۔ مہاراشٹر کے شہر پونے کے رہنے والے جگدیش افلے پیشے سے انجینئر ہیں اور بچپن سے ہی راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے IIT بمبئی سے الیکٹریکل انجینئرنگ میں B.Tech اور M.Tech کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے یورپ اور امریکہ میں کئی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے لیے کام کیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہندوستان واپس آنے پر، رام مندر کی تعمیر شروع ہوتے ہی انہوں نے بغیر تنخواہ کے پروجیکٹ مینیجر کی ذمہ داری سنبھالی۔ تب سے وہ ایودھیا میں رہ رہے ہیں اور مندر کی تعمیر اور ٹرسٹ کے کاموں میں شامل ہیں۔ ٹرسٹ نے پہلے ہی ایک سی ای او، سکریٹری اور ترجمان مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ٹرسٹ کے عبوری جنرل سکریٹری کرشنا موہن کے مطابق سی ای او کے عہدہ کے لیے تقریباً 5,200 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان درخواستوں کی جانچ ریٹائرڈ جج پرمود کوہلی کی سربراہی میں ایک کمیٹی کر رہی ہے، اس لیے اس عمل کو مکمل ہونے میں وقت لگے گا۔ اس لیے سب سے پہلے سکریٹری مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جگدیش افلے کو مجاز دستخط کنندہ کے طور پر مقرر کرنے کے بعد، ٹرسٹ کے بینک اکاؤنٹس معمول پر آ گئے ہیں۔ اس سے پہلے، دستخط کنندہ کی عدم موجودگی سے تقریباً 1,000 ملازمین کی تنخواہوں اور آؤٹ سورسنگ ایجنسیوں کو ادائیگیوں پر اثر پڑا تھا۔ تاہم، ایس بی آئی نے پہلے واضح کیا تھا کہ بینک اور ٹرسٹ کے درمیان کوئی تنازعہ نہیں ہے۔

مفت طبی کیمپ، خدمتِ انسانیت اور اتحادِ انسانیت

انسانی خدمت اہم کار خیر ہے: پیر جی حسین احمد

سہارنپور (احمد رضا) رہبر ملت حضرت الحاج پیرجی حافظ حسین احمد صاحب قادری مجددی حفظہ اللہ کی زیر سرپرستی مدرسہ فیض العلوم خانقاہ بوڑیہ کی جانب سے تمام اہلِ علاقہ، خواہ وہ کسی بھی مذہب، ذات یا برادری سے تعلق رکھتے ہوں، محبت و اخوت کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ رُدراکش ملٹی اسپیشلٹی اسپتال، جگادھری کے تعاون سے تین روزہ مفت طبی کیمپ منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ کیمپ اس حقیقت کا عملی پیغام ہے کہ بیماری نہ مذہب دیکھتی ہے اور نہ خدمتِ انسانیت کسی مذہب کی محتاج ہوتی ہے۔ ہمارا مقصد صحت، بھائی چارہ، باہمی احترام اور قومی یکجہتی کو فروغ دینا ہے۔

اس کیمپ میں ماہر ڈاکٹروں کے ذریعہ درج ذیل سہولیات مکمل طور پر مفت فراہم کی جائیں گی۔۔۔۔ مفت طبی مشورہ ۔عمومی صحت کا معائنہ۔۔ بلڈ پریشر کی جانچ

بلڈ شوگر ٹیسٹ۔۔۔ ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق مفت ادویات۔۔۔۔۔ مقام:۔۔۔۔۔ مدرسہ اسلامیہ قاسمیہ فیض العلوم خانقاہ بوڑیہ۔۔۔۔۔ صبح 9:00 بجے بتاریخ 30 جولائی 2026: خواتین کے لئے

31 جولائی 2026: مردوں کے لئے

02 اگست 2026: بچوں کے لئے اور تمام ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی اور دیگر برادرانِ وطن سے درخواست ہے کہ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ تشریف لا کر اس مفت طبی سہولت سے فائدہ اٹھائیں اور محبت، ہم آہنگی اور خدمتِ خلق کے اس خوبصورت پیغام کو عام کریں۔ "مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا، انسانیت کا رشتہ سب سے بڑا رشتہ ہے" آئیں ہم سبھی مل کر ایک صحت مند، پرامن اور متحد معاشرے کی تعمیر کریں۔

ٹانڈہ میں انجمن محبانِ مصطفیٰ کا استقبالیہ پروگرام

فخرِ عالم خان، تھانہ انچارج سنیل کمار پانڈے اور ڈاکٹر محمد عاطف انصاری کی شال پوشی و گلپوشی

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) سماجی ہم آہنگی، بھائی چارے اور عوامی خدمت کے جذبے کو فروغ دینے کے مقصد سے انجمن محبانِ مصطفیٰ قصبہ پٹھم کی جانب سے ٹانڈہ کے معروف تاج ترہا پر ایک شاندار اعزازی و استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب میں ضلع پریس کلب امبیڈکر نگر کے آڈیٹر اور سوچنا نیوز کے مدیر فخرِ عالم خان کو شال اوڑھا کر اور گلپوشی کے ذریعے اعزاز سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ علی گنج تھانہ انچارج سنیل کمار پانڈے، قصبہ چوکی انچارج راجیش یادو اور معروف معالج ڈاکٹر محمد عاطف انصاری کا بھی پرتپاک استقبال اور اعزاز کیا گیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد عاطف انصاری نے کہا کہ معاشرے کی جانب سے ملنے والا اعزاز عوامی خدمت کے جذبے کو مزید مضبوط کرتا ہے اور خلوص کے ساتھ کام کرنے کی نئی توانائی بخشتا ہے۔ علی گنج تھانہ انچارج سنیل کمار پانڈے نے کہا کہ علاقے میں امن، قانون کی بالادستی اور باہمی بھائی چارہ برقرار رکھنا پولیس کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ آئندہ تہوار باہمی تعاون اور خوشگوار ماحول میں منائیں۔ اس موقع پر فخرِ عالم خان نے انجمن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اپنے لوگوں کی جانب سے ملنے والا احترام ہمیشہ یاد رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ صحافت کے ذریعے عوامی مسائل کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کے فروغ کے لیے اپنی خدمات جاری رکھیں گے۔ تقریب میں انجمن محبانِ مصطفیٰ کے صدر محمد حسین (ماسے بھائی)، نائب صدر شکیل احمد (سبھاسد)، سکریٹری محمد نسیم، خزانچی احمد علی، سماجی کارکن محمد عامر، محمد عمر منّا، محمد اسرار گڈن، عرفان، محمد حنیف، ببّو رائن، شاہ عالم، اسرار احمد سمیت بڑی تعداد میں دیگر معزز شہری موجود رہے۔

30 گھنٹے گزرنے کے بعد بھی نہیں لگا بچی کا کوئی سراغ، اہل خانہ کا برا حال

این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف، فائر بریگیڈ اور میونسپل کی ٹیمیں تلاش میں مصروف

بلند شہر 29 رجولائی (پریس ریلیز) منگل کو بلند شہر میں بھوتیشور مندر کے پاس بارش کے دوران پیش آئے حادثے میں گہرے نالے میں گر کر بہہ جانے والی 11 سالہ طالبہ چارو کشیپ کا 30 گھنٹے بعد بھی کوئی سراغ نہیں لگ سکا ہے۔ انتظامی عملہ، فائر بریگیڈ سمیت این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف اور مقامی پولیس کی ٹیمیں مسلسل متعدد مقامات پر بچی کی تلاش میں مصروف ہیں۔ لیکن بچی کا کوئی سراغ نہ لگنے کی وجہ اہل خانہ کا رو رو کر برا حال ہے۔ عوامی نمائندوں نے بھی بچی کے اہل خانہ سے ملاقات کر کے انہیں ہر ممکن مدد کا یقین دلایا ہے۔ غور طلب ہے کہ رنکو کشیپ کی بیٹی 11 سالہ چارو کشیپ منگل کی دوپہر اسکول سے واپس آتے ہوئے تیز بارش سے بچنے کے لیے ایک دکان پر رکی تھی۔ اچانک وہ پھسل کر گہرے نالے میں بہہ گئی۔ اس کے بعد سے طالبہ کی تلاش کے لیے ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ لاپتہ طالبہ کے والد رنکو کی شکایت کی بنیاد پر سشیلا پبلک اسکول کی پرنسپل بشرا دختر جاوید، اسکول منیجر کلدیپ ولد راجکمار گری اور اسکول کی ملازمہ سرویش اہلیہ برج راج کے خلاف لاپرواہی کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس علاوہ متعلقہ نالے کی صفائی سمیت دیگر خامیاں اجاگر ہونے کے معاملے میں ڈی ایم کے حکم پر لاپرواہ صفائی انسپکٹر راجندر سنگھ، ورشا رانی، جے ای کپل موہن اور امت کمار کے خلاف معطلی کی کارروائی کی گئی ہے۔ ڈی ایم کمار ہرش اور ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ نے بتایا کہ ریسکیو ٹیم نے اب اپنی حکمت عملی کو بڑھا دیا ہے۔ کالی ندی میں آ کر ملنے والے تمام نالوں میں تلاشی مہم کو تیز کر دیا ہے۔ تلاشی مہم میں خالی پلاٹوں میں بھی آپریشن جاری ہے۔ غوطہ خوروں اور جے سی بی مشینوں کا بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ صورتحال کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے صدر کوتوالی سمیت کئی تھانوں کی پولیس فورس جائے وقوعہ پر ڈیرا ڈالے ہوئے ہے۔ سینئر افسران بھی ذاتی طور پر موجود ہیں اور ریسکیو آپریشن کے ہر قدم کی نگرانی کر رہے ہیں۔

داخلہ نہ ملنے پر طالب علم نے آئی آئی ٹی کانپور کی ویب سائٹ کی ہیک

کانپور: 29 جولائی (پی این ایس) آئی آئی ٹی کانپور میں 'بی ٹیک سائبر سیکورٹی کورس' سے داخلہ مسترد کیے جانے پر ایک طالب علم نے ادارے کی ویب سائٹ ہیک کر لی اور انگریزی میں ایک پیغام بھی چھوڑا کہ 'سائٹ ہیک ہو گئی ہے۔ مجھے بس ایک مناسب موقع کی ضرورت ہے۔' طالب علم نے 'ایکس' اور 'ریڈیٹ' پر اسکرین شارٹ شیئر کر کے اپنی سائبر سیکورٹی کی مہارت کو ثابت کرنے اور موقع دیے جانے کی بات کی۔ دوسری جانب قانونی کارروائی کی جگہ ادارے کے ڈائریکٹر پروفیسر منیندر اگروال نے طالب علم کا مستقبل محفوظ رکھنے پر زور دیا۔ پروفیسر نے کہا، "آئی آئی ٹی کانپور میں ایڈمیشن کا سلسلہ پہلے ہی بند ہو چکا ہے اور اس میں قانونی اور ادارے کے طریقہ کار کے پہلو بھی شامل تھے۔ پھر بھی، ہم طالب علم کا مستقبل خراب ہوتے نہیں دینا چاہتے تھے۔ اس لیے ہم نے اسے ایک موقع دینے کا فیصلہ کیا ہے اور 'سی 3 آئی ہب' میں انٹرن شپ کے لیے اس پر غور کر رہے ہیں۔ وہ آئندہ سال داخلے کے لیے کوشش کر سکتا ہے۔" انہوں دوسرے طلبہ کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ موقع حاصل کرنے کے لیے اس قسم کے طریقہ؟ کار اختیار کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم سائبر سیکورٹی میں مہارت رکھنے والوں کا استقبال کرتے ہیں۔ ایسے طالب علم اپنا 'سی وی' ہمارے ساتھ شیئر کریں اور ہم 'سی 3 آئی ہب' میں انٹرن شپ یا ملازمت کے لیے غور کریں گے۔ طلباء کو چاہئے کہ اپنا ہدف حاصل کرنے کے لیے صحیح اور قانونی طریقہ کار پر عمل کریں۔

انجمن ذوالفقار حیدری اٹرورہ کے زیر اہتمام ایک جلوس نکالا جائے گا

جلال پور۔ تحصیل اکبر پور کے علاقہ اٹرورہ میں انجمن ذوالفقار حیدری اٹرورہ کے زیر اہتمام 30 جولائی کو صبح 9:00 بجے ثانیٔ زہرا اور بازار کوفہ و شام کا تاریخی جلوس نکالا جائے گا۔ جس میں درجنوں علمائے کرام اور معروف انجمنیں شرکت کریں گی۔ جلوس میں مولانا سید محمد عامر، مولانا سید کرتاس کربلائی، مولانا شارب عباس، مولانا عرشی مولائی خطاب کریں گے۔ انجمن فروغ عزا بارہ بنکی، انجمن دعائے زہرا مظفر نگر، انجمن گلشن اسلام بھنورا، انجمن عزائے اہلبیت جونپور، انجمن معصومیہ گوری خالصہ ہردوئی سمیت درجنوں تنظیمیں جلوس میں نوحہ ماتم ادا کریں گی۔

سدگرو روی داس جی مہاراج کا پیغام عملی طور پر نافذ کرنے کی ذمہ داری ہر ہندوستانی کی: یوگی

ہندوستان کے خلاف ہونے والی سازشوں کو سمجھنا ہوگا: یوگی

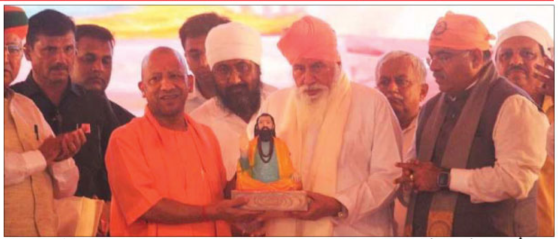

وارانسی، 29 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کے روز سنت شرومنی سدگرو روی داس جی مہاراج کے 650 ویں یومِ پیدائش کے سال کی مناسبت سے سمرستا سنکلپ ابھیان ٭ کا آغاز کیا۔ اس موقع پر انہوں نے سیر گووردھن پور میں واقع شری گرو روی داس جنم استھلی مندر میں ماتھا ٹیک کر سنت رویداس جی کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریا، نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک، بی جے پی کے ریاستی صدر پنکج چودھری، راجستھان کے نائب وزیر اعلیٰ پریم چند بیروا، مرکزی وزیر مملکت برائے قانون و انصاف ارجن رام میگھوال، سنت نرنجن داس سمیت متعدد عوامی نمائندے اور معزز مہمان موجود تھے۔ سنت رویداس جی مہاراج کی 650 ویں جینتی آنے والی 20 فروری (ماگھی پورنیا) کو منائی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے کہا کہ گرو پورنیا سے لے کر آنے والی 20 فروری (ماگھی پورنیا) تک بھارتیہ جنتا پارٹی وزیر اعظم نریندر مودی کے عزائم کے مطابق سمرستا سنکلپ ابھیان ٭ کو گاؤں گاؤں اور گھر گھر تک پہنچائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہر سچے ہندوستانی کی ذمہ داری ہے کہ سدگرو رویداس جی مہاراج نے 650 سال پہلے جو ہم آہنگی، مساوات اور سماجی بھائی چارے کا پیغام دیا تھا، اسے عمل کی ذریعہ سے زمین پر نافذ کرتے ہوئے ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو آگے بڑھایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کاشی کی مقدس سرزمین پر رہتے ہوئے سنت رویداس جی نے ماں گنگا کے لیے اپنے اٹوٹ عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا، "من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا"۔ یہ پیغام آج بھی معاشرے کو اندرونی پاکیزگی، مساوات اور ہم آہنگی کا راستہ دکھاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سدگرو رویداس جی مہاراج بھید بھاؤ، ذات پات اور اونچ نیچ سے پاک مساوی معاشرے کے قیام کے زبردست حامی تھے۔ ان کی زندگی اور پیغام آج بھی سماجی ہم آہنگی اور قومی اتحاد کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

☆ گورکش پیٹھادھیشور اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک کی ترقیاتی سفر میں رکاوٹیں پیدا کرنے والوں سے ہوشیار اور محتاط رہیں۔ وزیر اعلیٰ نے بدھ کے روز گرو پورنیا کے مقدس موقع پر گورکھ ناتھ مندر کے مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون میں گزشتہ 23 جولائی سے جاری شری رام کتھا ٭ کے اختتامی اجلاس اور گرو پورنیا مہوتسو سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "ہم سبھی کو ہندوستان کے خلاف ہونے والی سازشوں کو سمجھنا ہوگا۔ کچھ طاقتیں ہندوستان کے ترقیاتی سفر، سناتن ثقافت اور روایت کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ اپنے ہی معاشرے میں کالنیمی ٭ کا روپ دھار کر بیٹھے ملک دشمن سازش کاروں سے اگر ہم ناواقف رہیں گے تو اپنے ہی پیر پر کلہاڑی مارنے جیسی صورتحال ہوگی۔" گورکش پیٹھ کے برہم لین مہنت دوئے دگ وجے ناتھ اور مہنت اویدیا ناتھ کی تصاویر پر پھول نچھاور کرنے اور ویاس پیٹھ کی پوجا کرنے کے بعد وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اسی معاشرے کے کچھ لوگ ہی دنیا کی ان طاقتوں کے ترجمان بنے ہوئے ہیں جو سناتن ثقافت پر حملہ کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ ایسی طاقتوں اور ان کے ترجمانوں سے جو شخص اور معاشرہ محتاط اور ہوشیار رہ کر اپنی اصلاح کے لیے تیار رہے گا، اس کا خاندان اور معاشرہ اتنا ہی زیادہ خوشحال رہے گا۔ معاشرہ خوشحال رہے گا تو ریاست اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن ہونے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ 12 سال سے تیز رفتاری سے ترقی کرنے والا ہندوستان اگلے دو تین برسوں میں دنیا کے تین سرفہرست ممالک میں شامل ہو جائے گا۔ اپنے ترقیاتی سفر میں ہندوستان نے جن کو پیچھے چھوڑا ہے، انہیں اچھا نہ لگنا فطری بات ہے۔ کئی طاقتوں کو ہندوستان کی ترقی اچھی نہیں لگتی۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ ایسی طاقتوں نے ملک میں عدم استحکام، بدامنی اور بدنظمی پھیلانے کا منصوبہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ یوگی نے کہا کہ 12 سال پہلے ملک کے 120 اضلاع میں نکسل ازم تھا۔ آج ایک بھی ضلع میں نہیں ہے۔ ایسے میں نکسل ازم کو ترغیب اور شہ دینے والے چین سے بیٹھنے کے بجائے دوسری شکل میں اور فرضی ناموں سے آئیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے رامائن دور میں ہنومان جی کا راستہ روکنے والے کالنیمی ٭ کی مثال دیتے ہوئے سمجھایا کہ موجودہ دور کے کالنیمیوں سے سب کو محتاط رہنا ہوگا۔ ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا ہوگا جو ہندوستان کے خلاف سازش میں براہِ راست یا بالواسطہ طور پر شامل رہتے ہیں۔ معاشرے کو متحد ہو کر آواز بلند کرنی ہوگی کہ ہم ملک کے خلاف کسی بھی سازش کو قبول نہیں کریں گے۔

یوگی نے جنتا دربار لگایا، متاثرین کے مسائل سنے

گورکھپور، 29 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کے روز گرو پورنیا کے موقع پر مذہبی رسومات کی ادائیگی کے بعد گورکھ ناتھ مندر میں جنتا درشن ٭ کا انعقاد کر کے تقریباً 200 لوگوں کے مسائل سنے۔ انہوں نے حکام کو ہدایات دیں کہ ہر فرد کے مسئلے کا فوری، معیاری اور تسلی بخش حل یقینی بنایا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون کے باہر منعقدہ جنتا درشن میں خود لوگوں کے درمیان جا کر ایک ایک کر کے ان کے مسائل سنے۔ انہوں نے لوگوں کو یقین دلایا کہ کسی کو بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اور حکومت ہر مستحق فرد کے مسئلے کے حل کے لیے پرعزم ہے۔ وزیر اعلیٰ نے موصولہ درخواستیں متعلقہ حکام کے سپرد کرتے ہوئے ہدایت دی کہ تمام شکایتوں کا سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ وقت کے اندر تدارک کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص کے مسئلے کا حل حکومت کی ترجیح ہے۔ جنتا درشن میں سنگین بیماریوں کے علاج کے لیے مالی امداد کا مطالبہ لے کر پہنچے لوگوں سے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے کسی کا علاج نہیں رکنے دیا جائے گا۔ انہوں نے حکام کو ہدایت دی کہ متعلقہ مریضوں کے علاج کا تخمینہ جلد تیار کر کے حکومت کو بھیجا جائے، تاکہ ضروری رقم وقت پر فراہم کی جا سکے۔ جنتا درشن کے دوران کچھ خواتین اپنے بچوں کے ساتھ بھی پہنچیں۔ وزیر اعلیٰ نے بچوں کو شفقت کے ساتھ چاکلیٹ دیں اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔

سنپورنا نند سنسکرت یونیورسٹی میں تاریخی عمارتوں کی تجدید و مرمت کے منصوبوں کا افتتاح

گورنر آنندی بین پٹیل نے لال بھون، آثارِ قدیمہ عجائب گھر اور شتابدی بھون گیسٹ ہاؤس کی جدید کاری کا کیا افتتاح، ہندوستانی علمی ورثے کے تحفظ پر زور

لکھنؤ، 29 جولائی۔ اتر پردیش کی گورنر اور یونیورسٹی کی چانسلر محترمہ آنندی بین پٹیل نے سنپورنا نند سنسکرت یونیورسٹی، وارانسی میں تقریباً ساڑھے چار کروڑ روپے کی لاگت سے تاریخی لال بھون، اس میں قائم آثارِ قدیمہ کے عجائب گھر کی تجدید، مرمت اور جدید کاری، نیز شتابدی بھون گیسٹ ہاؤس کی تزئین و نو کے منصوبوں کا افتتاح کیا۔ چانسلر نے 1917 میں برطانوی دور میں تعمیر کیے گئے تاریخی لال بھون اور 15 نومبر 1998 کو افتتاح شدہ شتابدی بھون گیسٹ ہاؤس کی مرمت اور تزئین و نو کے بعد ان کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ انہوں نے عمارتوں کی اصل تاریخی شناخت برقرار رکھتے ہوئے کیے گئے تحفظ اور مرمتی کاموں کو سراہا۔ اس موقع پر چانسلر نے 1950 میں قائم آثارِ قدیمہ کے عجائب گھر کا بھی معائنہ کیا، جہاں محفوظ تقریباً سات ہزار سے زائد نایاب نوادرات، قدیم سکے، مجسمے اور تاریخی ورثے کا جائزہ لیا۔ انہوں نے عجائب گھر میں محفوظ عہدِ کشان کے انسانی سر کے مجسمے کا بھی مشاہدہ کیا اور ہندوستانی ثقافتی ورثے کے تحفظ اور جدید کاری کی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ جدید سہولیات سے آراستہ یہ عجائب گھر محققین، طلبہ اور ملک و بیرونِ ملک سے آنے والے سیاحوں کے لیے تحقیق اور کشش کا ایک اہم مرکز ثابت ہوگا۔ بعد ازاں گورنر نے سرسوتی بھون کتب خانے میں ** گیان بھارتم (قومی مخطوطات مشن) ** کے تحت قائم نایاب مخطوطات کے تحفظ کے مرکز کا معائنہ کیا۔ انہوں نے ایک لاکھ پچیس ہزار سے زائد نایاب مخطوطات کے تحفظ، دستاویز بندی اور ڈیجیٹلائزیشن کے کاموں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی علمی روایت کا تحفظ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ چانسلر نے ** ایئرپورٹ اتھارٹی آف انڈیا ** کے سی ایس آر فنڈ سے زیرِ تعمیر ** شرمن ودیا سنکائے ** کی مرمت اور جدید کاری کے کاموں کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے تعمیراتی معیار اور جدید طرزِ تعمیر پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اسے یونیورسٹی کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی ایک اہم پیش رفت قرار دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے دلائی لامہ بھون سمیت کیمپس میں جاری ترقیاتی اور تحفظ کے منصوبوں کی بھی تعریف کی۔

ہوم گارڈ نے کوٹ نہر پل سے چھلانگ لگائی، پولیس اور غوطہ خوروں نے بچائی جان

گریٹر نوئیڈا، 29 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش میں گریٹر نوئیڈا کے دادری تھانہ علاقے میں ایک شخص نے کوٹ نہر کے پل کے پاس سے نہر میں چھلانگ لگا دی۔ پولیس نے بدھ کے روز بتایا کہ اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس فوری طور پر موقع پر پہنچی اور مقامی غوطہ خوروں کی مدد سے امدادی و بچاؤ آپریشن چلایا۔ پولیس اور غوطہ خوروں کی فوری کارروائی کے باعث شخص کو نہر سے صحیح سلامت باہر نکال لیا گیا۔ اس کی شناخت ڈیوڈ (30) ولد دھن پال، ساکن گاؤں آمکا، قصبہ و تھانہ دادری کے طور پر ہوئی ہے۔ ڈیوڈ فی الحال ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹو آفس میں ہوم گارڈ کے عہدے پر تعینات ہے۔ پولیس کی جانب سے ڈیوڈ کو فوری طور پر ابتدائی طبی امداد کے لیے بھیجا گیا، جہاں اس کی دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔ پوچھ گچھ کے دوران ڈیوڈ نے بتایا کہ اس کے پہلے بھی کئی آپریشن ہو چکے ہیں، جس کی وجہ سے وہ طویل عرصے سے صحت کے مسائل سے جوجھ رہا تھا۔ اسی ذہنی اور جسمانی پریشانی کے باعث اس نے نہر میں چھلانگ لگانے جیسا قدم اٹھایا۔ پولیس کی جانب سے معاملے میں ضروری قانونی اور دیگر ضروری کارروائی کی جا رہی ہے۔

رام مندر چندہ چوری سے پیپر لیک تک، اکھلیش کا بی جے پی پر سخت حملہ

بی جے پی حکومت کو طلبہ، نوجوانوں اور کسانوں کے لیے 'سب سے بڑا بحران' قرار دیا

لکھنؤ/نئی دہلی: سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے بی جے پی حکومت کو طلبہ، نوجوانوں اور کسانوں کے لیے "سب سے بڑا بحران" قرار دیتے ہوئے کہا کہ جو حکومت ایودھیا کے شری رام مندر میں چندہ چوری نہیں روک سکی، اس سے پیپر لیک روکنے کی امید بھی نہیں کی جا سکتی۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں شری رام مندر میں چندہ چوری کے خلاف سماجوادی پارٹی کے ارکانِ پارلیمنٹ کے ساتھ احتجاج کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے کروڑوں عقیدت مندوں کے جذبات مجروح کیے ہیں اور اب نوجوانوں اور طلبہ کے مستقبل سے بھی کھلواڑ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک بی جے پی حکومت اقتدار سے نہیں جاتی، مسائل ختم نہیں ہوں گے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ طلبہ کے احتجاج کے دوران پیلیٹ گن، آنسو گیس اور لاٹھی چارج کا استعمال کیا گیا، جس میں متعدد طلبہ اور نوجوان زخمی ہوئے۔ اکھلیش نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ بتایا جائے کہ طلبہ پر طاقت کے استعمال کا حکم کس نے دیا۔ سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت کی پالیسیوں سے طلبہ، نوجوان، کسان اور مزدور سبھی پریشان ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ نوجوانوں کو روزگار نہیں مل رہا جبکہ کسانوں کو وقت پر ڈی اے پی اور یوریا جیسی کھاد دستیاب نہیں ہو رہی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اتر پردیش میں کھاد کی قلت، کالا بازاری اور منافع خوری عام ہے اور حکومت کے دعوے صرف کاغذوں تک محدود ہیں۔

بھدوہی ضلع کا نام سنت روی داس نگر رکھا جائے گا: کیشو

لکھنؤ: 29 جولائی۔ سارناتھ، وارانسی میں آشاڑھ پورنیا کے پرمسرت موقع پر منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے، اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ بھگوان بدھ کے ہمدردی، عدم تشدد، امن اور انسانی بہبود کے پیغامات آج بھی پوری دنیا کے لیے انتہائی متعلقہ ہیں۔ عالمی عدم استحکام، تنازعات اور سماجی چیلنجوں کے اس دور میں، بھگوان بدھ کے لازوال خیالات انسانیت کو امن، ہم آہنگی اور بقائے باہمی کا راستہ دکھا رہے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی بصیرت اور قابل قیادت میں ہندوستان، دنیا بھر میں نئی توانائی اور وقار کے ساتھ بھگوان بدھا کی ہمدردی، عدم تشدد اور امن کی لافانی میراث کو قائم کر رہا ہے۔ آج، ہندوستان اپنے قدیم ثقافتی اور روحانی ورثے کو موثر طریقے سے عالمی برادری کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان بدھ کی پہلی تبلیغ کے مقام سارناتھ کو یونیسکو کی عالمی ثقافتی ورثہ کی فہرست میں شامل کرنا ہندوستان کے شاندار ثقافتی ورثے کے لیے ایک تاریخی عالمی اعزاز ہے۔ یہ کامیابی نہ صرف ہندوستان کی قدیم تہذیب، ثقافت اور روحانی شعور کی عالمی اہمیت کو واضح کرتی ہے بلکہ سارناتھ کی تاریخی، مذہبی اور ثقافتی شناخت کو بھی نئی بلندیوں تک پہنچاتی ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ سارناتھ وہ مقدس سرزمین ہے جہاں بھگوان بدھ نے روشن خیالی حاصل کرنے کے بعد اپنا پہلا خطبہ دیا اور دھما چکر کی شروعات کی۔ یہیں سے ہمدردی، سچائی، عدم تشدد، دوستی اور انسانی فلاح کا پیغام مختلف ممالک تک پہنچا۔ سارناتھ بدھ مت کے پیروکاروں، عقیدت مندوں اور دنیا بھر کے سیاحوں کے لیے عقیدے، علم اور امن کا ایک بڑا مرکز بنا ہوا ہے۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ بھگوان بدھ کی تعلیمات کسی ایک ملک، سماج یا برادری تک محدود نہیں ہیں، بلکہ پوری انسانیت کی فلاح و بہبود کی راہ ہموار کرتی ہیں۔ بھگوان بدھ نے انسانی زندگی میں ہمدردی، نیکی، تحمل، رواداری اور باہمی احترام کو سب سے زیادہ اہمیت دی۔ ان کے نظریات کو اپنا کر ہی دنیا میں پائیدار امن، سماجی ہم آہنگی اور انسانی اقدار کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان کی ثقافتی اور روحانی ورثہ عالمی سطح پر نئی شناخت حاصل کر رہی ہے۔ ہندوستان اپنے قدیم علم، ثقافت اور اقدار کو عالمی برادری کے ساتھ بانٹ کر امن اور انسانی بہبود کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ بھگوان بدھ سے منسلک مقدس مقامات کے تحفظ، فروغ اور ترقی کے لیے بھی مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ اشدھا پورنیا کا مقدس تہوار بھگوان بدھ کے عظیم پیغامات کو یاد کرنے اور انہیں اپنی زندگیوں میں شامل کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

یونیسکو کی عالمی ثقافتی ورثہ کی فہرست میں سارناتھ کا شامل ہونا ہندوستان کے ثقافتی ورثے کی ایک تاریخی عالمی پہچان ہے

نوجوانوں کے خوابوں سے کھیلنے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 29 جولائی۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ عوامی امتحان (غیر منصفانہ طریقوں کی روک تھام) ترمیمی بل، 2026 آج لوک سبھا میں وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کی دور اندیش قیادت میں منظور ہونا نوجوانوں کے محفوظ مستقبل اور شفاف امتحانی نظام کی طرف ایک تاریخی سنگ میل ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ اس بل کے ذریعے پیپر لیک اور دیگر غیر منصفانہ طریقوں میں ملوث افراد کے خلاف سخت ترین کارروائی کو یقینی بنانے کے لیے موثر دفعات بنائی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دو ماہ کے اندر اندر تحقیقات مکمل کرنے کی فراہمی، چارج شیٹ داخل کرنے کے بعد تین ماہ کے اندر ٹرائل مکمل کرنے کا ہدف اور خصوصی فاسٹ ٹریک عدالت کا قیام قصورواروں کو جلد اور سخت سزا کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ موثر دفعات امتحانی نظام کو مزید شفاف، منصفانہ اور قابل اعتماد بنائیں گی اور محنتی اور باصلاحیت نوجوانوں کے مفادات کا موثر تحفظ یقینی بنائیں گی۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ حکومت واضح ہے کہ نوجوانوں کے خوابوں اور مستقبل کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے والوں کو مزید بخشا نہیں جائے گا۔ ہر ہونہار طالب علم کو منصفانہ مواقع فراہم کرنا اور ان کے روشن مستقبل کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت نوجوانوں کے مفادات کے تحفظ، امتحانی عمل میں شفافیت کو یقینی بنانے اور بھرتی کے نظام کی ساکھ کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل ٹھوس اور فیصلہ کن اقدامات کر رہی ہے۔

خریف سیزن میں کسانوں کے لیے بیج، کھاد اور آبپاشی کے وسیع انتظامات

ریاست میں کھاد کی کوئی قلت نہیں، کم بارش کے باوجود کسانوں کو ہر ممکن سہولت فراہم کی جا رہی ہے: وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی

لکھنؤ: 29 جولائی۔ ریاستی وزیر برائے زراعت، زرعی تعلیم اور زرعی تحقیق جناب سوریہ پرتاپ شاہی نے بدھ کو لوک بھون کے میڈیا سنٹر میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ریاستی حکومت نے خریف کے موسم میں کسانوں کو بروقت بیج، کھاد اور آبپاشی کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے وسیع انتظامات کیے ہیں۔ عالمی حالات، کم بارش، اور بین الاقوامی سپلائی چیلنجوں کے باوجود، ریاست میں کھادوں کی کوئی کمی نہیں ہے، اور کسانوں کو مناسب مقدار میں کھاد فراہم کی جا رہی ہے۔ وزیر شاہی نے بتایا کہ 2026 میں خریف کی فصلوں کے لیے تقریباً 107 لاکھ ہیکٹر رقبہ کا ہدف مقرر کیا گیا تھا جس کے مقابلے میں اب تک تقریباً 95 فیصد کوریج حاصل کی جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال بارش معمول سے تقریباً 25 فیصد کم ہونے کے باوجود محکمہ زراعت، محکمہ آبپاشی اور زرعی سائنس مراکز کی مربوط کوششوں سے کسانوں کو کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے بتایا کہ خریف سیزن میں ریاست کے کسانوں کو 50 فیصد سبسڈی پر 173641 کوئنٹل تصدیق شدہ بیج دستیاب کرائے گئے ہیں۔ مزید برآں، تقریباً 13.6 لاکھ کسانوں میں دالوں، تیل کے بیج، باجرہ اور ساوا جیسی فصلوں کے 16449 کوئنٹل مفت منی کٹس تقسیم کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ کسانوں کو سبسڈی پر 123379 کوئنٹل بیج دستیاب کرائے گئے ہیں۔ ریاست میں دالوں، مونگ پھلی، سویابین اور تیل کے بیجوں کی کاشت کو وسعت دینے پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن علاقوں میں بارش معمول سے کافی کم ہوئی ہے وہاں کسانوں کو راحت فراہم کرنے کے لیے توریا سیڈ منی کٹ اسکیم شروع کی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت 1000 کوئنٹل توریا کے بیج دستیاب کیے جائیں گے، جس میں 600 کوئنٹل مفت منی کٹس اور 400 کوئنٹل سبسڈی پر شامل ہیں۔ اس مقصد کے لیے ایک پورٹل کھول دیا گیا ہے۔ وزیر زراعت نے بتایا کہ زرعی میکانائزیشن کو فروغ دینے کے لیے زرعی آلات کی آن لائن بکنگ شروع کر دی گئی ہے۔ کسانوں کو فارم مشین بینکوں، کسٹم ہائرنگ سینٹرز اور زرعی آلات پر 40٪ سے 80٪ تک سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے۔ اس سال کسانوں کو 25900 زرعی آلات فراہم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے اور اب تک 41000 سے زائد کسان آن لائن بکنگ کر چکے ہیں۔ کھاد کی دستیابی کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے جناب شاہی نے کہا کہ 1 اپریل سے 28 جولائی 2026 کے درمیان ریاست کو 70.57 لاکھ میٹرک ٹن کھاد موصول ہوئی، جس میں سے 88.28 لاکھ میٹرک ٹن کسانوں میں تقسیم کی جا چکی ہے، اور 82.28 لاکھ میٹرک ٹن ابھی بھی دستیاب ہے۔ دستیاب اسٹاک میں تقریباً 52.14 لاکھ میٹرک ٹن یوریا، 81.4 لاکھ میٹرک ٹن ڈی اے پی، 91.4 لاکھ میٹرک ٹن این پی کے، 47.3 لاکھ میٹرک ٹن ایس ایس پی، اور 11.1 لاکھ میٹرک ٹن ایم او پی شامل ہیں۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ کسانوں کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ ریاست کے پاس کھاد کے کافی ذخائر ہیں۔ وزیر شاہی نے کہا کہ آبنائے ہرمز سے متعلق بین الاقوامی بحران اور سپلائی میں رکاوٹوں کے باوجود مرکزی حکومت نے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں کھادوں کی بروقت دستیابی کو یقینی بنایا۔ بھارتی حکومت کی کوششوں سے ضروری کھاد وقت پر ریاست میں پہنچ گئی، اس لیے کسانوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران کھاد کی فروخت روزانہ ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی ہے۔ کئی دنوں میں، روزانہ 50000 سے 65000 میٹرک ٹن یوریا تقسیم کیا جاتا تھا، جو کسانوں کو ہموار فراہمی کا ثبوت ہے۔ تمام فروخت POS مشینوں کے ذریعے کی گئی تھی، جو ہر کسان کے لیے ڈیجیٹل ریکارڈ فراہم کرتی تھی۔ وزیر زراعت نے کہا کہ مودی اور یوگی حکومتوں نے کسانوں کے مفادات کو ترجیح دی ہے، کھادوں کی دستیابی کو یقینی بنانا، کوآپریٹو اداروں کو مضبوط کرنا، زرعی میکانائزیشن، معیاری بیجوں کی تقسیم، اور آبپاشی کے نظام کو مضبوط کرنا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ موجودہ حکومت میں کسانوں کو دستیاب کھادوں کی مقدار میں پچھلی حکومتوں کے مقابلے میں اضافہ ہوا ہے، ریاستی حکومت کسانوں کی ضرورت کو بروقت پورا کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔

لکھنؤ میں کنٹریکٹ بجلی ملازمین کا احتجاج

18,000 روپے ماہانہ تنخواہ کا مطالبہ

لکھنؤ: 29 جولائی (پی این ایس) بدھ کو لکھنؤ میں بجلی محکمہ کے کنٹریکٹ ملازمین نے ایکو گارڈن میں احتجاج کیا۔ انہوں نے اپنے مطالبات کو لے کر وزیر توانائی اے کے شرما اور افسران کے خلاف نعرے بازی کی۔ کنٹریکٹ ملازمین کا کہنا ہے کہ ملازمین مختلف اضلاع سے چل کر لکھنؤ آئے ہیں لیکن وزیر توانائی موجود نہیں تھے۔ افسران نے انھیں گمراہ کیا ہے۔ بجلی کے آؤٹ سورس ملازمین نے منگل کو شکتی بھون میں احتجاج کیا۔ انہیں وہاں سے حراست میں لے کر ایکو گارڈن لایا گیا۔ اس کے بعد کنٹریکٹ ملازمین نے وہاں غیر معینہ مدت کی ہڑتال شروع کر دی۔ مظاہرین نے بتایا کہ فی الحال اتر پردیش کے 75 اضلاع میں سے 1-1 یا 2-2 ملازمین ہی مظاہرہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اگر ان کے مطالبات کو جلد پورا نہیں کیا گیا تو اتر پردیش کے 75 اضلاع کے تمام ملازمین لکھنؤ میں احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گے اور ضرورت پڑنے پر شٹ ڈاؤن بھی کیا جا سکتا ہے۔ اتر پردیش پاور کارپوریشن کنٹریکٹ ایمپلائز یونین کے نائب صدر سریندر پانڈے نے کہا کہ وہ اپنے مطالبات کیلئے طویل عرصے سے جدوجہد کر رہے ہیں، لیکن ان کے مطالبات کو نہیں سنا جا رہا ہے۔ ہم انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہر کنٹریکٹ ملازم کو ماہانہ 18,000 کی تنخواہ دی جائے۔ ہمارے محکمہ میں کام کرنے والے سابق فوجیوں کو ماہانہ 28,000 کی تنخواہ ملتی ہے۔ ہم 10,000 سے 12,000 مل رہا ہے۔ جبکہ ہمارا لائن مین رسک لے کر کام کرتا ہے اور وہ 440 وولٹ اور 11000 وولٹ کی چلتی لائنوں پر کام کرتا ہے۔ سریندر پانڈے نے کہا کہ حادثات کے لحاظ سے گزشتہ 30 دنوں میں ریاست بھر میں 56 حادثات ہوئے ہیں۔ اس میں 30 کنٹریکٹ ملازمین کی موت ہو گئی ہے، جب کہ 26 دیگر شدید زخمی ہیں۔ کچھ کے اعضاء کو کاٹا گیا ہے اور کچھ کو چوٹیں آئی ہیں۔ اس سب کے باوجود ہمیں ابھی تک مناسب تنخواہ نہیں مل رہی۔ انتظامیہ سننے کو تیار نہیں۔ جب ہم نے مینیجنگ ڈائریکٹر سے بات کی تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ حفاظتی سامان کیلئے 28 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

عالم بدیع اعظمی کی یاد میں 2 اگست کو لکھنؤ میں تعزیتی اجلاس

لکھنؤ، 29 جولائی: اعظم گڑھ کی نظام آباد اسمبلی نشست سے سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی عالم بدیع اعظمی مرحوم کی یاد میں آئندہ 2 اگست کو لکھنؤ کے سہکاریتا بھون آڈیٹوریم میں ایک تعزیتی اجلاس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر فریدی بیداری فورم کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اس پروگرام میں سیاسی، سماجی، ادبی اور عوامی زندگی کی ممتاز شخصیات مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کریں گی۔ واضح رہے کہ عالم بدیع اعظمی کی ولادت 16 مارچ 1936 کو ہوئی تھی جبکہ 22 جولائی 2026 کو ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی رحلت سے سیاسی و سماجی حلقوں میں غم کی لہر دوڑ گئی تھی۔ ڈاکٹر فریدی بیداری فورم کے صدر زید احمد فاروقی کے مطابق، تعزیتی اجلاس کا انعقاد ودھان سبھا مارگ پر واقع سہکاریتا بھون کے آڈیٹوریم میں شام 5 بجے ہوگا۔ اس تقریب میں مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں، سماجی تنظیموں کے نمائندوں، دانشوروں اور معزز شہریوں کی بڑی تعداد میں شرکت متوقع ہے۔